# چمن زارِ عندلیبان

شرح

# گلزارِ دبستان

حضرت علامہ حلیم احمد اشرفی

باسمہ تعالیٰ

# چمن زار عندلیباں

ترجمہ

# گلزار دبستاں

مترجم

تلمیذ حضرت صدر الافاضل

حضرت علامہ حلیم احمد اشرفی

دار العلوم امجدیہ کراچی

نوریہ بکڈپو، براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی ۲۷۲۱۵۳

**الحمدللہ رب العالمین – والعاقبۃ للمتقین، والصلوٰۃ والسلامُ علی نبینا اشرف الانبیاء والمرسلین. وعلی آلہٖ واصحابہٖ المھدیین الی یوم الدین –**

موجودہ زمانہ میں جبکہ لوگ محنت سے جی چراتے ہیں اور ہر کام بے کدو کاوش کے حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ یہ سہل پسندی اور تن آسانی ہمارے طلباء میں بھی آچکی ہے اور مدارس میں بھی تحصیل علم کیلئے محنت و جانفشانی نہ کرنا طلباء کا مزاج بنتا جارہا ہے یہ افسوس ناک بات ہے۔

بعض احباب کا اصرار ہوا کہ درسی کتاب گلزارِ دبستان کا اردو میں ترجمہ لکھ دیجئے۔ ان کے تعمیل حکم کیلئے یہ ترجمہ گلزارِ دبستان آپ کے سامنے حاضر ہے اگر آپ کو کوئی خامی نظر آئے تو انسان خطا و نسیان سے مرکب ہے۔ اس پر محمول کرتے ہوئے مجھے معذور رکھیں اور معاف فرمائیں۔ اس کارِ خیر میں دارالعلوم امجدیہ کے چند طلباء نے میری معاونت کی۔ ایک محمد عظمت خان مغل اختری دوسرا محمد اسمٰعیل نقشبندی ملتانی ان دونوں عزیز طالب علموں نے میرا ساتھ نہ دیا ہوتا تو یہ کام تقریباً مشکل ترین کام ہو جاتا۔ اس لئے کہ میں ضعفِ نگاہی و بصارت کا مریض ہوں دعا ہے اللہ رب العزت ان دونوں مذکور طلباء کو علم دین حاصل کرنے کا شوقِ بلیغ عطا فرمائے۔ **آمین بجاہ نبینا الصادق والامین مادامت السموت والارضین –**

فقط : بندۂ آسی الی رحمت باری

**حلیم احمد اشرفی نعیمی**

خادم دارالعلوم امجدیہ کراچی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اِن فقروں میں اِضافت کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو

آبِ زر۔ کفِ دست۔ دلِ من۔ سروے۔ رگِ پا۔ سُمِ خر۔ دَمِ آب۔

(۲) صفت موصوف کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو

شیر نر۔ اسپِ چابک۔ خطِ خوب۔ نانِ گرم۔ آبِ خنک۔ رنگِ شوخ۔ رَختِ کہنہ۔ کلاہِ نو۔

(۳) دیکھو ان جملوں میں موصوف، مفرد اور صفتیں مرکب ہیں

گل خوش رنگ۔ آواز دلکش۔ کتاب خوشخط۔ پیر خم کمر۔ زن خوب رُو۔ طفلِ نوخیز۔

(۴) دیکھو یہ خبری جملے ہیں، ان کے واحد اور جمع پر خیال کرو۔

احمد ذہین ست۔ ہمہ خوب اند۔ محمود غبی ست۔ کارد کند ست۔ دلہا خوش اند۔ چاقو تیز ست۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم وعلی اله واصحابه اجمعین الیٰ یوم الدین

(۱) آبِ زر۔ کفِ دست۔ دلِ من۔

سونے کا پانی۔ ہاتھ کی ہتھیلی۔ میرا دل۔ اس کا سر۔ (اس کا خیال) پاؤں کی رگ۔ گدھے کا کھر۔ پانی کا گھونٹ۔

لفظ جب اکیلا ہو تو اس کو مفرد کہتے ہیں اور دو الفاظ کو معلوم طریقے سے یکجا کیا جائے تو اس کو مرکب کہتے ہیں اور مرکب کی پہچان یہ ہے کہ لفظ اول کے حرف آخر کے نیچے زیر کو دیا جاتا ہے اور اگر ترکیب اضافی ہو تو پہلے کو مضاف کہتے ہیں اور دوسرے کو مضاف الیہ اور اگر ترکیب توصیفی ہو تو پہلے کو موصوف کہتے ہیں اور دوسرے کو صفت۔

## ترکیب توصیفی کے فقرے:

(۲) نرشیر۔ چالاک گھوڑا۔ اچھی لکھائی۔ گرم روٹی۔ ٹھنڈا پانی۔ گہرا رنگ۔ پرانا سامان۔ نئی ٹوپی۔

(۳) اچھے رنگ والا پھول۔ دل کو لبھانے والی آواز۔ اچھی لکھی ہوئی کتاب۔ جھکی ہوئی کمر والا بوڑھا۔ خوبصورت عورت۔ نوجوان لڑکا۔

(۴) احمد ذہین ہے سب اچھے ہیں۔ محمود کند ذہن ہے۔ چھری بغیر دھار کے ہے۔ (کاٹتی نہیں ہے) سارے دل خوش ہیں۔ چاقو تیز ہے۔



(۱) ضمیروں کی ترکیب کی خبری حالت پر اور ان کے واحد اور جمع پر خیال کرو

او ہست۔ آنہا ہستند۔ تو ہستی۔ شما ہستید۔ من ہستم۔ ما ہستیم۔

(۲) ضمیروں کی اضافت کی حالت دیکھو

خر او بود۔ خر آنہا بود۔ کتاب تو کجاست؟ خط شما خوب ست۔ خط من بد نیست۔ سگ ماست۔

(۳) ان کی فاعلی حالت پر غور کرو

اوی گوید۔ آنہا می روند۔ تو چرا رفتی؟ شما دیدید؟ من دادم۔ ما گرفتیم۔

(۴) مفعول کی حالت دیکھو

او را۔ آنہا را۔ ترا۔ شما را مرا۔ ما را

(۵) یہ فعل لازم ہیں فاعل اور فعلوں کے واحد اور جمع پر خیال کرو

احمد آمد۔ ہمہ بودند۔ احمد تو میروی؟ شما کے میروید؟ من می آیم۔ ما نمی آئیم۔

(۶) یہ فعل متعدی ہیں فاعل کے ساتھ ان کے مفعول پر بھی خیال کرو

احمد خط نوشت۔ ہمہ سلامش کردند۔ تو درس گرفتی؟ شما کتابم دیدید؟ سگے دیدم۔ بطے دیدیم۔

(۷) مختلف فعلوں کی گردانیں مشق کیلئے ان کے زمانوں پر خیال کرو

(۱) او مشق می کند۔ آنہا زور می کنند۔ تو چہ می کنی؟

(۲) او بخانہ نمی رود۔ آنہا می روند۔ آنہا شیر می خورند۔ تو بمدرسہ میروی؟ شما کار می کنید؟ من کار می کنم۔ مشق نمی کنم۔

(۳) او نان نمی خورد۔ ما نشستہ بودیم۔ تو خط نمی نویسی؟ شما آب نمی خورید؟ من درس میگیرم۔ ما قلم نمی دہیم۔ شما بازار نمی روید؟ من بالا می(۱) روم۔ ما پائین نمی رویم۔

(۱) وہ ہے۔ وہ سب ہیں۔ تو ہے۔ تم ہو۔ میں ہوں۔ ہم ہیں۔

(۲) اس کا گدھا تھا۔ ان سبھوں کا گدھا تھا۔ تیری کتاب کہاں ہے۔ آپ سب کی لکھائی اچھی ہے۔ میری لکھائی بری نہیں ہے۔ ہمارا کتا ہے۔

(۳) وہ کتا ہے۔ وہ سب جاتے ہیں یا وہ سب چلتے ہیں۔ تو کیوں گیا۔ تم لوگوں نے دیکھا میں نے دیا۔ ہم نے پکڑا۔

(۴) اس کو (اس کیلئے) ان سبھوں کو (ان سبھوں کیلئے)۔ تجھ کو تم سب کو۔ مجھ کو۔ ہم کو

(۵) فعل لازم

احمد آیا۔ سب لوگ تھے۔ احمد تو جاتا ہے؟ تم کب جاتے ہو یا آپ کب جاتے ہیں۔ میں آتا ہوں۔ ہم نہیں آتے ہیں۔

(۶) فعل متعدی

اردو میں فعل متعدی کی پہچان یہ ہے کہ جب اس کا معنی کیا جائے تو "نے" آتا ہو۔ احمد نے خط لکھا۔ سب نے اس کو سلام کیا۔ تو نے سبق لیا؟ تم لوگوں نے میری کتاب دیکھی؟ میں نے ایک کتا دیکھا۔ ہم نے ایک بطخ دیکھی۔

## مختلف فعلوں کی گردانیں مشق کیلئے

(۱) وہ مشق کرتا ہے۔ وہ سب زور کرتے ہیں۔ تو کیا کرتا ہے۔

(۲) وہ گھر کو نہیں جاتا ہے۔ وہ سب جاتے ہیں۔ وہ سب دودھ پیتے ہیں۔ تو مدرسہ کو جاتا ہے؟ تم لوگ کام کرتے ہو؟ میں کام کرتا ہوں۔ ہم مشق نہیں کرتے ہیں۔

۳۔ وہ روٹی نہیں کھاتا ہے۔ (وہ کھانا نہیں کھاتا ہے) ہم لوگ بیٹھے تھے۔ تو خط نہیں لکھتا ہے؟ تم لوگ پانی نہیں پیتے ہو؟ میں سبق لیتا ہوں۔ ہم قلم نہیں دیتے ہیں۔ تم لوگ بازار نہیں جاتے ہو؟ میں اوپر جاتا ہوں۔ ہم نیچے نہیں جاتے ہیں۔



(۴) او گفتہ بود۔ آنہا گفتہ بودند۔ تو دیدہ بودی؟ شما خواندہ بودید؟ من نہ گرفتہ بودم۔ ما نشستہ بودیم۔

(۵) او طلبیدہ است۔ آنہا شنیدہ اند؟ تو چیزے شنیدی؟ شما چہ می شنیدید؟ من طلبیدم۔ ما نہ طلبیدم۔

(٦) او راہ رفتن نمی تواند۔ آنہا کے رفتن می توانند؟ تو حالا نوشتن می توانی؟ شما خواندن می توانید؟ من ہنوز گفتن نمی توانم۔ ما نشستن نمی توانیم۔ آں شکستہ بود۔

## مشق کیلئے صیغہ امر کے مختلف جملے:

(۱) آب بیار۔ زود بیار۔ خم شو۔ پیش بیار۔ پس تر بنشیں۔ کتاب وا کن۔ ورق بگرداں۔ ایں را نخواں ہجا کن باز خواں۔ از سر خواں۔ بلند خواں۔ حفظ کن۔ گوش کن۔ ازیادت (۲) نہ رود۔ بس کن، بس کن۔

(۲) محکم بگیر۔ زود بنویس۔ زود باش۔ زود برو۔ زود بیار۔ بگذار کہ برود۔ مگذار کہ نپرد۔ دست چپ برگرد۔ پس پس بیا۔ پیش پیش برو۔ دست راست ببیں و بنویس۔ پائے چپ بردار۔ آہستہ برو۔

(۳) پیش شو پیش۔ صبر کن۔ آرام بگیر۔ دروں بیا۔ از خانہ برآ۔ قدرے آب بگیر۔ باز گو۔ ہوش دار۔ ساعتے پس برو۔ ایں را بنویس۔ درست بنشیں۔ سر مشق پیش گیر۔ زود بنویس۔

## چھوٹے چھوٹے جملے مشق کیلئے:

۱) اجازت ست؟ بیروں روم؟ آب بخورم؟ میروم و می آیم۔ او سیب می خورد۔

۴۔ اس نے کہا تھا۔ ان سب لوگوں نے کہا تھا۔ تو نے دیکھا تھا؟ تم لوگوں نے پڑھا تھا؟ میں نے نہیں پکڑا تھا' (میں نے اختیار نہیں کیا تھا یا میں نے نہیں لیا تھا) ہم بیٹھے تھے۔

۵۔ اس نے طلب کیا ہے۔ (اس نے تلاش کیا ہے' اس نے مانگا ہے) ان لوگوں نے سنا ہے' تم نے کچھ سنا؟ تم لوگ کیا سنتے تھے۔ میں نے طلب کیا (میں نے مانگا) ہم نے طلب نہیں کیا' (ہم نے نہیں مانگا۔)

۶۔ وہ راستہ نہیں چل سکتا ہے۔ وہ لوگ کب چل سکتے ہیں۔ تو اب لکھ سکتا ہے؟ تم لوگ پڑھ سکتے ہو؟ میں ابھی نہیں کہہ سکتا ہوں۔ ہم بیٹھ نہیں سکتے ہیں۔ وہ ٹوٹا ہوا تھا۔

## صیغہ امر کے مختلف جملے :

۱۔ پانی لاؤں۔ جلدی لاؤ۔ جھک جاؤ۔ سامنے لاؤ۔ بہت پیچھے بیٹھو۔ کتاب کھولو۔ ورق پلٹو۔ اس کو پڑھو۔ ہجے کرکے پھر پڑھو۔ شروع سے پڑھو۔ اونچی آواز سے پڑھو۔ زبانی یاد کرو۔ غور سے سنو۔ تیری یاد سے نہ جائے۔ (بھولو نہیں) بس کرو۔ بس کرو۔

۲۔ مضبوط پکڑو۔ جلدی لکھو۔ جلدی کرو۔ جلدی جاؤ یا جلدی چلو۔ جلدی لاؤ۔ چھوڑو تاکہ وہ جائے۔ نہ چھوڑو کہ وہ نہ اڑے۔ بائیں ہاتھ مڑو پیچھے پیچھے آ۔ آگے آگے چلو۔ داہنا ہاتھ دیکھو اور لکھو۔ بایاں پاؤں اٹھاؤ۔ آہستہ جاؤ یا آہستہ چلو۔

۳۔ سامنے ہو سامنے۔ صبر کر۔ آرام لو۔ اندر آؤ۔ گھر سے نکلو۔ تھوڑا پانی لو۔ پھر کہو یا دوبارہ کہو۔ ہوش رکھو۔ ایک گھڑی بعد جاؤ یا ایک گھڑی بعد چلو۔ اس کو لکھو۔ صحیح بیٹھو۔ خوشخطی کی کاپی سامنے رکھو۔ جلدی لکھو۔

## مشق کیلئے چھوٹے چھوٹے جملے :

۱۔ اجازت ہے؟ میں باہر جاؤں؟ میں پانی پیو؟ میں جاتا ہوں اور آتا ہوں۔ وہ



خط می نویسد۔ احمد کجا میروی؟ باش باش(۱) کہ میرسم۔ ساعتے آرام بگیر۔ احمد میرود تو ہم برو

۲) قلمت چہ شد؟ در قلمدان باشد۔ او حفظ می خواند۔ تو دیدہ می خوانی۔ این ہمان ست۔ آں مالِ شماست۔ این مال ماست۔ ہمہ آنجا ہستند۔ شب اینجا بودند۔ ہماں وقت رفتند یکے نماند۔

۳) ہیچ کس نرفتہ۔ او کیست؟ چہ کارہ ست؟ ہمیں ست۔ خیر دیگر ست۔ نہ این ست نہ آن ست۔ فردای روم چہ حکم ست؟ این رامی گیرم عیب کہ ندارد؟ بگیر عیبے نیست۔ ہمہ اش تراست۔

۴) خیلے بلند ست۔ احمد کجا ماندہ؟ پس پس می آید۔ یکے حرف می زند۔ گاہ گاہ میروم چنین ست یا چناں؟ ہملبد ہید۔ دیگر ندارم۔ بخدا کہ ندارم۔ خیر من ہم نمی خواہم۔ بکار ندارم۔ این چہ می خواند؟

۵) اینجا کہ می ماند؟ او احمق ست۔ عجب احمقے ست! سخت بے عقل ست۔ عجب بے کمالیست! بالا بود' بزمیں افتاد۔ سرش بسنگ خورد۔ استخوانش ریزہ ریزہ شد۔ این سیاہ ست یا کبود؟(۲) این گلنار ست یا نارنجی؟

## ضمیریں اور ان کی مختلف ترکیبیں مشق کیلئے :

۱) پیش او ہست؟ او دارد؟ او سگے دارد؟ پیش شاں ہست۔ آنہا دارند۔ آنہا گربہ دارند۔ پیشت ہست؟ اسپ داری؟ پیشت اسپ ہست۔ پیش شماہست۔ پیش شاخرو سے ہست؟ شماسگ دارید؟ پیش من ست۔ کارد او پیش من ست۔ بندہ(۱) کارد دارم۔ پیش ماہست۔ پیش ماشتر ست۔ ما داریم۔ ماشتر داریم۔

سیب کھاتا ہے۔ وہ خط لکھتا ہے۔ احمد آپ کہاں جاتے ہیں۔ ٹھہرو ٹھہرو کہ میں پہنچتا ہوں۔ ایک گھڑی آرام لو (کرو)۔ احمد جاتا ہے تو بھی جا۔

۲۔ آپ کا قلم کیا ہوا؟ قلم دان میں ہوگا۔ وہ حفظ پڑھتا ہے۔ (زبانی) یاد کرتا ہے۔ تو دیکھ کر پڑھتا ہے۔ یہ وہی ہے۔ وہ تمہارا مال ہے یہ ہمارا مال ہے۔ سب وہاں ہیں۔ رات کو سب لوگ یہاں تھے۔ اسی وقت سب چلے گئے کوئی ایک نہ رہا۔

۳۔ کوئی شخص نہیں گیا ہے۔ وہ کون ہے؟ وہ کیسا آدمی ہے۔ یہی ہے اچھا دوسرا ہے۔ نہ یہ ہے نہ وہ ہے۔ کل میں جاتا ہوں کیا حکم ہے؟ میں اس کو لیتا ہوں عیب کون نہیں رکھتا ہے۔ تو لے کوئی عیب نہیں ہے۔ اسکے تمام آپ کیلئے ہیں۔

۴۔ بہت اونچا ہے۔ احمد کہاں رہ گیا ہے؟ وہ پیچھے پیچھے آتا ہے۔ کسی سے وہ بات کر رہا ہے۔ (کرتا ہے) کبھی کبھی نہیں جاتا ہوں۔ ایسا ہے یا ویسا؟ ہمیں آپ لوگ دیں۔ دوسرا میں نہیں رکھتا ہوں۔ خدا کی قسم کہ میں نہیں رکھتا ہوں۔ خیر میں بھی نہیں چاہتا ہوں مجھے ضرورت نہیں ہے۔ یہ کیا پڑھتا ہے؟

۵۔ یہاں کون رہتا ہے۔ وہ بے وقوف ہے۔ وہ ایک عجیب بے وقوف ہے۔ انتہائی بے وقوف ہے۔ وہ عجیب بے ہنر ہے۔ وہ اوپر تھا۔ وہ زمین پر گر پڑا۔ اسکے سر کو پتھر نے کھایا۔ اسکی ہڈی چور چور ہوگئی۔ یہ کالا ہے یا نیلا۔ یہ سرخ ہے یا نارنگی رنگ کا۔

## ضمیریں اور ان کی مختلف ترکیبوں کی مشق :

۱۔ اس کے سامنے ہے وہ رکھتا ہے؟ وہ ایک کتا رکھتا ہے؟ (اس کے پاس ایک کتا ہے) ان سب کے سامنے ہے۔ وہ سب رکھتے ہیں۔ وہ سب بلی رکھتے ہیں۔ آپ کے سامنے ہے؟ تو گھوڑا رکھتا ہے؟ تیرے سامنے گھوڑا ہے۔ تمہارے سامنے ہے۔ تمہارے سامنے ایک مرغا ہے؟ تم کتا رکھتے ہو؟ میرے سامنے ہے۔ اس کی چھری میرے سامنے ہے میں بندہ چھری رکھتا ہوں۔ ہمارے سامنے ہے۔ ہمارے سامنے اونٹ ہے۔ ہم رکھتے ہیں۔ ہم اونٹ رکھتے ہیں۔



۲) خروس من پیش تست؟ پیش من نیست۔ پیش بندہ نیست۔ یابوئے من پیش شما است؟ پیش مانیست۔ مانداریم۔ خرمن پیش اوست۔ خرمن پیش اونیست۔ او ندارد۔(۲) قیچی شما پیش من ست۔ پیش اونیست۔ اوندارد۔ کلاہ شماپیش آنہاست؟ خیر پیش آنہانیست۔ آنہاندارند۔

۳) کلاہت پیش شاں ہست۔ خیر پیش شاں نیست۔ پیش آنہا نیست۔ کتابت پیش ماست۔ خیر پیش شمانباشد۔ پیش آنہاباشد۔ قلم ماپیش شان ست۔ پیش آنہا نیست۔ پیش خودت باشد۔ چاقوئے شاں پیش تونیست؟ پیش ماکے دیدید؟ پنسل آنہا پیش ماست۔ پیش شما کجا باشد؟ پیش شاں خود باشد۔

۴) پیش من بود۔ من داشتم بندہ داشتم۔ پیشت بود۔ تو داشتی؟ پیشش بود۔ اوداشت۔ پیش مابود۔ ماداشتیم۔ پیش شمابود۔ شماداشتید؟ پیش شاں بود۔ آنہاداشتند۔

۵) من نداشتم۔ بندہ نداشتم۔ تو نداشتی۔ ماند اشتیم۔ شماند اشتید۔ آنہاند اشتند۔ اونداشت۔

۶) پیش من نبود۔ پیشت نبود۔ پیشش نبود۔ پیش مانبود۔ پیش شمانبود۔ پیش شاں نبود۔

دیکھو ہر قسم کی چیز کیلئے اور آدمی کیلئے اور وقت کیلئے کن کن لفظوں سے پوچھتے ہیں :

۱) ایں کیست؟ کدام کس ست؟ چہ کارہ ست؟ بہ بغلت چیست؟ ایں از کیست؟

۲۔ میرا مرغا آپ کے سامنے ہے؟ میرے سامنے نہیں ہے۔ مجھ بندے کے سامنے نہیں ہے۔ میرا ٹٹو تیرے سامنے ہے؟ ہمارے سامنے نہیں ہے۔ ہم نہیں رکھتے ہیں۔ (ہمارے پاس نہیں ہے) میرا گدھا اس کے سامنے ہے۔ میرا گدھا اس کے سامنے نہیں ہے۔ وہ نہیں رکھتا ہے۔ آپ کی چھڑی میرے پاس ہے اس کے پاس نہیں ہے۔ وہ نہیں رکھتا ہے۔ آپ کی چھڑی میرے پاس ہے۔ اس کے پاس نہیں ہے۔ وہ نہیں رکھتا ہے۔ آپ کی ٹوپی ان کے پاس ہے۔ خیر ان سب کے پاس نہیں ہے۔ وہ سب نہیں رکھتے ہیں۔

۳۔ آپکی ٹوپی ان سب کے سامنے ہے۔ خیر انکے پاس نہیں ہے۔ ان سب کے پاس نہیں ہے۔ آپکی کتاب ہمارے پاس ہے۔ خیر آپکے سامنے نہیں ہوگی۔ انکے پاس ہوگی۔ ہمارا قلم انکے پاس ہے۔ ان سب کے پاس نہیں ہے۔ خود آپکے پاس ہوگا۔ انکا چاقو تیرے پاس نہیں ہے؟ ہمارے پاس آپ نے کب دیکھا۔ انکی پنسل ہمارے پاس ہے۔ آپکے سامنے کہاں ہوگی۔ خود انکے پاس ہوگی۔

۴۔ میرے پاس تھی۔ میں(۱) رکھتا تھا۔ میں بندہ رکھتا تھا۔ آپ کے سامنے تھی۔ تو رکھتا تھا؟ اس کے سامنے تھی۔ وہ رکھتا تھا۔ ہمارے سامنے تھی۔ ہم رکھتے تھے۔ تمہارے سامنے تھی۔ تم رکھتے تھے؟ ان سب کے پاس تھی۔ وہ سب رکھتے تھے۔

۵۔ میں نہیں رکھتا تھا۔ میں بندہ نہیں رکھتا تھا۔ تو نہیں رکھتا تھا۔ ہم نہیں رکھتے تھے۔ تم سب نہیں رکھتے تھے۔ وہ سب نہیں رکھتے تھے۔ وہ نہیں رکھتا تھا۔

۶۔ میرے پاس وہ نہ تھا۔ تیرے پاس وہ نہ تھا۔ اس کے پاس نہ تھا۔ ہمارے پاس نہ تھا۔ تمہارے پاس نہ تھا۔ ان سب کے پاس نہ تھا۔

دیکھو ہر قسم کی چیز کیلئے اور آدمی کیلئے اور وقت کیلئے کن کن لفظوں سے پوچھتے ہیں :

ا۔ یہ کون ہے؟ کون آدمی ہے؟ کیسا شخص ہے؟ تیری بغل میں کیا ہے؟ یہ کس

(۱) ماضی مطلق کا معنی بھی ماضی استمراری کا بھی ہوتا ہے۔



بدست چہ داری؟ چہ قدرست؟ دواتم پیش کہ بود؟ ایں چہ قدر باشد؟ کہ دادہ است بشما؟ ایں چیست؟

۲) کدام کس بشما دادہ است؟ سیب از کجا یافتی؟ بہی(۱) از کیست کتابم پیش کیست؟ تصویر ہا از کجا بہم رسیدند؟ شما کدامش می خواہید؟ کدام یکے بہ احمد بدہم؟ احمد چرا اینجا نمی آید؟

۳) اکنوں چہ گونہ ست؟ کے می آید؟ خانہ محمود کجاست؟ بکدام محلّہ می نشیند؟ ساعت(۲) چند زدہ؟ چند ساعت روز بر آمدہ؟ شب چہ قدر گزشتہ؟ کتاب چند گرفتی؟ بنظر شما مالِ چندست؟ امروز چندم ماہ ست؟

## متفرق جملے مشق کیلئے :

۱) بیائید نشینید۔ سخنے دارم بشما۔ در قفس(۳) چیست؟ عجب مرغ خوش الحان ست۔ پوستینے می خواہم۔ از کجا بدست آید؟ تلاش می کنم۔ پیدا می شود۔ تمام روز گشتم دو تا یافتم۔ لباس شما چرک شدہ۔ امروز تبدیل می کنم۔ ہنوز گازر نیاوردہ است۔ پیراہن شما نجس شدہ۔ حالا بہ آب می(۴) کشم۔

۲) ہر صبح بہ ارک طنبوری زنند۔ گاؤرا دیدید؟ شاخ ندارد۔ ایں سنگ چہ قدر سنگیں باشد؟ زنجیر ساعت بہ بنیم۔ چند حلقہ دارد؟ قیمت ایں فیروزہ چہ باشد؟ فقیرے بر در استادہ است۔ بگو ماہم مہماں ہستیم۔ خانہ خانہ مانیست۔ بگو بدروازہ بنشیند۔

سے ہے؟ (یہ کس کی ہے) تو ہاتھ میں کیا رکھتا ہے؟ کتنا ہے۔ دوات کس
کے سامنے (پاس) تھی؟ یہ کتنا ہوگا۔ آپ کو کس نے دیا ہے۔ یہ کیا ہے؟

۲۔ کس آدمی نے آپ کو دیا ہے۔ سیب کہاں سے تو نے پایا ہے۔ بہی کہاں کا
ہے۔ میری کتاب کس کے سامنے ہے؟ تصویریں کہاں سے اکٹھی ہوئیں
(دستیاب ہوئیں) ان میں سے کونسی آپ چاہتے ہیں۔ کون سی ایک احمد کو
میں دوں۔ احمد یہاں کیوں نہیں آتے ہیں۔

۳۔ اب وہ کیسا ہے۔ کب وہ آتا ہے۔ محمود کا گھر کہاں ہے۔ کس محلے میں وہ رہتا
ہے۔ (بیٹھا ہے) گھڑی نے کتنا بجایا ہے۔ کتنی گھڑی دن نکلا ہے۔ رات کتنی
گذری ہے۔ کتاب کتنے میں تو نے لی۔ آپ کی نظر میں کتنے کا مال ہے۔ آج
چاند کی کتنی تاریخ ہے؟

## متفرق جملے مشق کیلئے:

۱۔ آپ آئیں۔ آپ بیٹھیں۔ ایک بات میں آپ سے رکھتا ہوں۔ پنجرے میں کیا
ہے۔ عجیب خوش آواز پرندہ ہے۔ بالوں والا ایک چغہ میں چاہتا ہوں۔ کہاں
سے ملے گا (حاصل ہوگا) میں تلاش کرتا ہوں۔ وہ ظاہر ہوتا ہے۔ تمام دن
میں پھرا دو عدد میں نے پایا۔ آپ کا لباس میلا ہوگیا ہے۔ آج میں تبدیل کرتا
ہوں ابھی دھوبی نہیں لایا ہے۔ آپ کا کرتہ ناپاک ہوگیا ہے۔ اب میں پانی میں
ڈالتا ہوں۔ (اب میں پانی سے دھوتا ہے)

۲۔ ہر صبح کو قلعے میں نقارہ بجاتے ہیں۔ گائے کو آپ نے دیکھا؟ وہ سینگ نہیں
رکھتی ہے۔ یہ پتھر کتنا سنگین ہوگا۔ گھڑی کی چین میں دیکھوں۔ کتنا کڑی وہ
رکھتی ہے۔ اس فیروزہ کی قیمت کیا ہوگی؟ ایک فقیر دروازہ پر کھڑا ہوا ہے۔ تو
کہہ ہم بھی مہمان ہیں۔ گھر ہمارا گھر نہیں ہے۔ تو کہہ وہ دروازے پر بیٹھے۔



۳) کار خود را بانجام رسانیدی؟ زود بیار زود بیار۔ چابک بیار۔ اگر دیری کنی کار راز
دست می رود۔ اگر زود ترنمی کنی کار راز تو میگیرم۔ آوازم کہ شنیدند ہمہ
ترسیدند۔ بارے سخنم گوش کردند۔ ہمہ شاں باہمد گر آزردگی دارند۔ خدا از
دشمنم نگہ داشت۔

۴) چرا بگریزم؟ باکے نیست۔ من بلند بالا ہستم۔ شاپست قامت ہستید۔ او میانہ قدست۔
ریشش چہ قدر درازست۔ عجب ریش(۱) درازے دارد۔ کفش خودم گم کردم۔ نارنج
از کجا آوردید؟ ہما بدہید۔ ہمیں یک دانہ ست۔ دیگر ندارم۔ خدا کہ ندارم۔

۵) بندہ امروز بہ لشکر رفتہ بودم۔ راہ(۲) غلط کردم۔ بسیار سرگرداں شدم۔ شما بخانہ
رفتہ بودید؟ ایں شہر از علاقہ پنجاب ست۔ کیست کہ بز میں افتادہ؟ بے چارہ
حال ست بسیار خستہ شدہ۔ بارش خیلے گراں بود۔ از پشت انداختہ' بسایہ درخت
آرام میگیرد۔

۶) احمد روز نامۂ اش آوردہ بود۔ حساب خود فیصل کردم۔ دہ روپیہ بذمہ شماہم نوشتہ۔
ہنوز بست روپیہ بروادارم۔ بدبدہ(۳) آدم ست۔ خیر من ہم بدبگیر ہستم۔ صبح بزود
میروم۔ سر راہش می گیرم۔ بندہ بایں کارہا غرض ندارم۔

۷) ملا فرقان خود را خراب کرد۔ بعیش و عشرت افتاد۔ تمام مائش برباد داد۔ اکنوں
غیر از حسرت چارہ چیست! روزے زنجیر(۱) خانہ می رود۔ پیش خدمت شما

۳۔ اپنے کام کو انجام تک تو نے پہنچایا؟ جلدی لاؤ جلدی لاؤ۔ چابک لاؤ (کوڑا لاؤ) اگر تو دیر کرتا ہے تو کام ہاتھ سے جاتا ہے (نکل جاتا ہے) اگر تو بہت جلد کام نہیں کرتا ہے تو میں تجھ سے لے لیتا ہوں۔ میری آواز جو کہ انھوں نے سنی وہ سب ڈر گئے۔ پھر میری بات کو انھوں نے سنا۔ وہ سب کے سب ایک دوسرے کے ساتھ رنجش رکھتے ہیں۔ خدا نے دشمن سے میری حفاظت کی۔

۴۔ میں کیوں بھاگوں؟ کچھ ڈر نہیں ہے۔ میں اونچے قد کا ہوں (لمبے قد) تم چھوٹے قد کے ہو۔ وہ میانہ قد کا ہے۔ اس کی داڑھی کس قدر لمبی ہے۔ وہ ایک عجیب لمبی داڑھی رکھتا ہے۔ میں نے اپنے جوتے کو گم کیا۔ نارنگی کہاں سے آپ لائے؟ ہمیں آپ دیں۔ یہی ایک دانہ ہے۔ دوسرا میں نہیں رکھتا ہوں۔ خدا کی قسم کہ میں نہیں رکھتا ہوں۔

۵۔ میں بندہ آج لشکر میں گیا تھا۔ میں راستہ بھول گیا میں بہت پریشان ہوا۔ آپ گھر کو گئے ہوئے تھے؟ یہ شہر پنجاب کے علاقے سے ہے۔ کون ہے جو زمین میں گرا پڑا ہے؟ بے چارہ مزدور ہے۔ بہت تھکا ہوا ہے اس کا بوجھ بہت بھاری تھا۔ پیٹھ سے ڈال کر (گرا کر) درخت کے سایہ میں آرام لیتا ہے۔

۶۔ احمد اس کی ڈائری لائے ہوئے تھا۔ میں نے اپنے حساب کا فیصلہ کیا۔ دس روپے آپ کے ذمہ بھی لکھے ہوئے ہیں۔ ابھی بیس روپے اس پر میں رکھتا ہوں نادہندہ آدمی ہے۔ خیر میں بھی بری طرح وصول کرنے والا ہوں۔ صبح جلدی سے میں جاتا ہے۔ سر راہ میں اس کو پکڑ تا ہوں۔ میں بندہ ان کاموں میں کوئی عرض نہیں رکھتا ہوں۔

۷۔ ملا فرقان نے اپنے کو خراب کیا۔ عیش و عشرت میں وہ پڑا۔ اس نے اپنے تمام مال کو برباد کیا۔ اب حسرت کے سوا کیا چارہ ہے۔ کسی دن جیل خانے کو وہ جاتا ہے۔



کجاست؟ بازار رفتہ۔ ہمپائے آغا رفتہ۔ پے کارے رفتہ۔ درونِ خانہ ست۔ خانہ راصفائی دہد۔ مگر ایں برادرے دارد۔

۸) خود شما چنیں کارہا چرا می کنید؟ پیش خدمت ما سلیقہ ندارد۔ برادر شما چہ می کند؟ غذا می خورد می آید۔ چہ می خوانید؟ ہماں کتاب دیروزہ ست۔ برادر شما چہ می خواند؟ ہمیں می خواند۔ ہرچہ او می خواند من می خوانم۔ میروید اکنواں شمارا کے می بینم؟ فردا۔

۹) شما چرا می روید؟ چہ طور نہ روم؟ اگر نہ روم او می آید۔ اگر صورت انیست من ہم بروم۔ اگر ایں کارے کردی گوی از میداں ربودی۔ ہرچہ او میکند می کنم۔ آب(۲) می بارد۔ بیائید دروں بنشینیم۔ پیش بندہ چرا می نشیند؟ اینجا چرا نمی نشیند؟ پہلویم بنشینید۔

۱۰) آغا ہرچہ کردید شما کردید۔ من ہمہ ہمیں فکر ہستم۔ ایں بسیار خوب ست۔ اگر نہ چنین ست شما بفرمائید۔ خیر ست؟ امروز متفکر بنظر می آئی۔ دلم ہم غمگین ست فکر چیست؟ فضل خداست۔ شما ہیچ فکر نہ کنید۔ خاطر جمع باشید۔ بآرام بنشینید۔

## دیکھ مختلف وقتوں کیلئے کیا کیا لفظ ہیں اور کیونکر بولے جاتے ہیں:

۱) من اوّل بشما گفتہ بودم۔ پیش ہم گفتہ بودم۔ او پیشتر بمن گفتہ بود۔ خیر آخر بچشم خود می بیند۔ امسال خیلے گرانی ست۔ سال گذشتہ ایں حال نبود۔ سال آئندہ ارزانی می شود۔ دیروز(۱) اورا دیدم۔ پریروز خودش اینجا بود۔ پری پریروز خبر ندارم۔ امروز ہلال خواہد بر آمد۔

آپکا خدمتگار کہاں ہے۔ بازار گیا ہوا ہے۔ آغا کے ساتھ گیا ہوا ہے۔ کسی کام کیلئے گیا ہوا ہے۔ گھر کے اندر ہے۔ گھر کو صفائی دیتا ہے۔ شاید یہ ایک بھائی رکھتا ہے۔

۸۔ آپ ایسے کام خود کیوں کرتے ہیں؟ ہمارا خدمتگار سلیقہ نہیں رکھتا ہے۔ آپ کا بھائی کیا کرتا ہے۔ کھانا کھاتا ہے آتا ہے۔ تم سب کیا پڑھتے ہو۔ وہی کل کی کتاب ہے۔ آپ کا بھائی کیا پڑھتا ہے۔ وہ بھی پڑھتا ہے۔ جو کچھ وہ پڑھتا ہے۔ میں پڑھتا ہوں۔ آپ جاتے ہیں اب آپ کو کب میں دیکھوں گا؟ کل۔

۹۔ آپ کیوں جاتے ہیں۔ میں کس طرح نہ جاؤں۔ اگر میں نہ جاؤں وہ آئے گا۔ اگر صورت یہ ہے میں بھی جاؤں اگر یہ ایک کام آپ نے کیا تو میدان سے گیند تو لے گیا (بازی لے گیا) جو کچھ وہ کرتا ہے میں کرتا ہوں۔ پانی برستا ہے۔ تم لوگ آؤ ہم سب اندر بیٹھیں۔ بندے کے سامنے وہ کیوں نہیں بیٹھتا ہے۔ وہ یہاں کیوں نہیں بیٹھتا ہے۔ میرے پہلو میں (بغل میں) آپ بیٹھیں۔

۱۰۔ جناب جو کچھ آپ نے کیا۔ میں بھی اسی فکر میں ہوں۔ یہ بہت اچھا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو آپ فرمایئے۔ ٹھیک ہے؟ آج فکرمند آپ نظر آتے ہیں میرا دل بھی غمگین ہے۔ کیا فکر ہے۔ خدا کی مہربانی ہے۔ آپ کچھ فکر نہ کریں۔ آپ اطمینان سے رہیں۔ آپ آرام سے بیٹھیں۔

## دیکھ مختلف وقتوں کیلئے کیا کیا لفظ ہیں اور کیونکر بولے جاتے ہیں:

۱۔ میں نے پہلے آپکو کہا تھا۔ پہلے بھی میں نے کہا تھا۔ اس نے پہلے مجھ سے کہا تھا۔ خیر آخر اپنی آنکھ سے وہ دیکھتا ہے۔ اس سال بہت مہنگائی ہے۔ پچھلے سال یہ حال نہ تھا۔ آئندہ سال سستائی ہوتی ہے۔ (ہوگی) کل کے دن میں نے اسکو دیکھا۔ پرسوں کے دن وہ خود یہاں تھا۔ ترسوں کی میں خبر نہیں رکھتا ہوں آج چاند نکلے گا۔



۲) اکنوں شب ماہ ست۔ فرداو عوت شماست۔ فرداکہ فرصت ندارد۔ فرصتم نیست۔ پس فردایا پس پس فردا۔ دی شب نیامدید؟ پری شب ہم غائب بودید؟ امشب ہمیں جاباشید۔ خیر۔ فرداشب می آئیم۔ پاسے از شب گذشتہ بود۔ پارۂ از شب باقی بود۔ نیم شب بر آسماں روشنی چہ بود؟ بلے شہابہ باشد۔

۳) دو روز تعطیل ست۔ بیائید سیر باغ کنیم۔ ایں قدر فرصتم کو؟ صباح زود بروید۔ پایاں(۲) روز پس بیائید۔ شام خانہ می رسم۔ احمد ایں جاکے می آید؟ گاہ گاہ می آید۔ اینک ایں جابود۔ ساعتے پیش از شمارفتہ صبح و شام می آید۔ ہنوز نیامدہ۔ ساعتے پس بیائید۔

۴) اکنوں مامی رویم۔ کے رفتن می توانید؟ حالا کے میگزاریم؟ بگزارید کہ بروم۔ بازمی آیم۔ ہر گاہ شما آئید من ہم می آیم۔ درزمستاں قریب چاشت مدرسہ وامی شود۔ پایاں روز رخصت می شود۔ وقت رخصت ساعت چارست۔ درتابستاں صبح وامی شود کہ ساعت شش باشد۔ نیم روز رخصت میشود کہ ساعت دوازدہ ست۔

## مدرسہ اور مکتب کی گفتگو:

۱) برادر برخیز' آفتاب برآمد۔ برخیز کہ آفتاب بلند شد۔ وقت مکتب قریب ست۔ آب گرم موجودست۔ آفتابہ بگیر دست و رویت بشو۔ موہائے خود راشانہ(۱) کن۔ ناشتہ ہم حاضرست۔ ناسپاتی کہ دادہ است بشما؟ نہار نخورید کہ رطوبت می آرد۔ چرا گریہ می کنی؟

۲) لباس خود بپوش۔ کاہلی مکن۔ لباس تو کثیف شدہ چرا تبدیل نمی کنی؟ بردامنت

۲۔ اب چاند رات ہے۔ کل آپ کی دعوت ہے۔ کل جو کہ وہ فرصت نہیں رکھتا ہے۔ مجھے فرصت نہیں ہے۔ پرسوں یا ترسوں۔ کل کی رات آپ نہیں آئے؟ پرسوں رات بھی آپ غائب تھے۔ آج کی رات آپ یہیں رہیں۔ اچھا کل رات میں آتا ہوں رات کی ایک گھڑی گزری تھی۔ رات کا ایک ٹکڑا باقی تھا۔ آدھی رات آسمان پر کیسی روشنی تھی۔ جی ہاں ٹوٹا ہوا تارہ ہوگا۔

۳۔ چھٹی دو دن ہے آپ آئیں باغ کی سیر ہم کریں۔ اتنی فرصت مجھے کہاں؟ سویرے آپ جلدی جائیں۔ تیسرے پہر کے بعد آپ آئیں شام کو میں گھر پہنچتا ہوں۔ احمد اس جگہ کب آتا ہے؟ وہ کبھی کبھی آتا ہے۔ ابھی وہ یہاں تھا۔ ایک گھڑی آپ سے پہلے گیا ہے۔ وہ صبح اور شام کو آتا ہے۔ وہ ابھی نہیں آیا ہے۔ ایک گھڑی بعد آپ آئیں۔

۴۔ اب ہم چلتے ہیں۔ کب آپ جاسکتے ہیں۔ اب ہم کب چھوڑتے ہیں۔ آپ چھوڑیں کہ میں جاؤں پھر میں آتا ہوں۔ جس وقت آپ آتے ہیں میں بھی آتا ہوں۔ سردیوں کے موسم میں چاشت کے وقت مدرسہ کھلتا ہے۔ شام کو چھٹی ہوتی ہے۔ چھٹی کا وقت چار بجے ہے۔ گرمیوں کے موسم میں صبح وہ کھلتا ہے جو کہ چھ بجے ہوتا ہے۔ دوپہر کو چھٹی ہوتی ہے جو کہ بارہ بجے ہے۔

**مدرسہ اور مکتب کی گفتگو:**

۱۔ بھائی اٹھو آفتاب نکل گیا۔ اٹھو کہ آفتاب بلند ہوا۔ مدرسے کا وقت قریب ہے۔ گرم پانی موجود ہے۔ لوٹا لو۔ اپنے ہاتھ منہ دھو۔ اپنے بالوں کو کنگھا کرو۔ ناشتہ بھی حاضر ہے۔ ناشپاتی کس نے آپ کو دی۔ نہار منہ آپ نہ کھائیں۔ کیونکہ رطوبت(۱) وہ لاتی ہے۔ کیوں آپ روتے ہیں؟

۲۔ اپنا لباس تو پہن۔ سستی نہ کرو۔ تیرا لباس میلا ہوگیا ہے۔ کیوں آپ نہیں



داغ گردست۔ سر انگشت پاک کن۔ کتاب تو کجاست؟ جزوداں چہ کردی؟ بگیر و بمکتب برو۔ امروز بمدرسہ نمی روی؟ بلے روزِ آزادیست۔ ساعت دہ نزدہ۔ ہنوز دیرست۔ بست لحہ باقی ست۔

۳) کتاب خودر اخراب مکن۔ ببیں دریدہ(۲) می رود۔ میان مقوئی نگہدار۔ امروز نسبت بہر روزہ دیر شدہ۔ زود بیائید کہ دیری شود۔ خیر ہنوز وقت ست۔ عمارتیکہ پیش روئے شماست ہمیں مدرسہ ست۔ آغا حسین! افتاں و خیزاں کجا میروی؟ باش باش کہ من ہم می رسم۔

۴) جنابِ آغا! بندہ امروز بمکتب آمدم۔ کدام کتاب خوانم؟ خانہ پندنامہ میخواندم۔ در قواعد ہنوز چیزے نخواندہ ام۔ الفاظ باملا نوشتن میتوانی۔ خیر نو آموزم ہنوز یاد(۳) نہ گرفتہ ام۔ از شفقت جناب قریب ترمی آموزم۔ طوریکہ فرمایند بہ عمل آرم۔ ایں الفاظ را رواں کن۔ ہمیں را مشق بنویس کہ املائے تو درست شود۔ بچشم۔

۵) صبح زود برخیز۔ تا آفتاب بر آید از ضروریات فارغ باشی۔ لباس پاکیزہ بپوش۔ بروقت، خود را بمدرسہ برسا۔ چوں بمکتب در آئی آدابِ جائے رانگہدار۔ چوں پیش استاد آئی سلام کن۔ ردائے خود را بہ آرام بہ نشیں۔ پیش وپس، راست وچپ نظر مکن۔ تانشستہ باشی مودب بنشیں۔

۶) چوں رخصت شوی خانہ برو۔ در راہ بازی مکن۔ خانہ کہ می رسی بزرگاں را سلام کن۔ کتاب سر طاقچہ بگذار۔ دست وروشستہ ہرچہ حاضر باشد قدرے بخور۔

بدلتے ہیں۔ آپ کے دامن پر گرد کا داغ ہے۔ انگلی کے سرے پاک کر (صاف کر) تیری کتاب کہاں ہے؟ تو نے کتابوں کا بستہ کیا کیا۔ تو لے اور مدرسے کو جا۔ آج مدرسے کو تو نہیں جاتا ہے۔ جی ہاں آزادی کا دن ہے۔ گھڑی نے دس نہیں بجایا ہے۔ ابھی دیر ہے۔ بیس منٹ باقی ہے۔

۳۔ اپنی کتاب کو خراب مت کرو۔ تو دیکھ پھٹی جاتی ہے۔ کتاب کی جلد کی تو حفاظت کر۔ آج ہر دن کی نسبت دیر ہو گئی ہے۔ آپ جلدی آیئے کیونکہ دیر ہوتی ہے خیر ابھی وقت ہے۔ جو عمارت کہ آپ کے سامنے ہے یہی مدرسہ ہے۔ آغا حسین گرتے پڑتے آپ کہاں جاتے ہیں۔ ٹھہرو ٹھہرو کہ میں بھی پہنچتا ہوں۔

۴۔ آغا صاحب۔ میں بندہ آج مکتب آیا۔ کون سی کتاب میں پڑھو۔ گھر میں پندنامہ میں پڑھتا تھا۔ قواعد میں ابھی کچھ میں نے نہیں پڑھا ہے۔ الفاظ کو املا سے تو لکھ سکتا ہے۔ خیر میں نیا سیکھنے والا ہوں۔ ابھی میں نے یاد نہیں کیا۔ جناب کی شفقت سے جلدی میں سیکھ لوں گا۔ جو طریقہ آپ فرمائیں میں عمل میں لاؤں گا۔ ان الفاظ کو رواں کرو۔ اسی کو مشق سے تو لکھ تاکہ تیری املا درست ہو۔ آپ کی بات سر آنکھ پر۔

۵۔ صبح جلدی اٹھو۔ جب تک آفتاب نکلے ضروری باتوں سے فارغ تو ہو۔ صاف ستھرا لباس تو پہن۔ وقت پر اپنے کو مدرسے میں پہنچاؤ۔ جب مدرسے میں تو آئے مدرسے کے آداب کی حفاظت کر۔ جب استاد کے سامنے تو آئے تو سلام کر۔ اپنی چادر کو آرام سے تو جھاڑ۔ آگے پیچھے' دائیں بائیں نظر نہ کر جب تک تو بیٹھے باادب تو بیٹھ۔

۶۔ جب تجھ کو رخصت ہو جائے تو گھر کو جا۔ راستے میں کھیل مت کر۔ گھر جب تو پہنچتا ہے بڑوں کو سلام کر۔ کتاب طاقچہ پر تو چھوڑ۔ ہاتھ منہ دھوکر جو کچھ حاضر ہووے تھوڑا تو کھا۔

---

(۱) رطوبت' نزلہ



ساعتے بیروں تفرج(۱) کن۔ باطفال ہرزہ مگردی۔ پیش از شام خانہ بیا۔ ہرچہ بروز خواندی بازش بخواں۔ خواندنِ شب بردل نقش می شود۔ بحرفہائے بد' زباں آشنا مکن۔ مکتب جائے خواندن ست۔ نہ جائے بیہودہ گفتن۔

۷) احمد بیا۔ کتاب خود بیار۔ بشنوم چہ خواندی۔ اگر یاد داری چرا نمی خوانی؟ محمود تو بگو۔ اگر میدانی چرا نمی گوئی؟ درست بخواں۔ غلط مکن آغا! در کتاب ہمیں نوشتہ۔ خیر کاتب غلط کردہ۔ قلم بگیر و درست کن۔ روئے ورق بگرداں۔ ہرچہ خوانی فہمیدہ بخواں۔ باہستگی بخواں۔ طوطی وار از بر کردن فائدہ ندارد بمطلب نہ رسیدن والفاظ از بر کردن حاصل چیست؟ بخواں ہنوز رواں نہ شدہ۔

۸) چہ نام داری آغا زادہ!(۲) نام پدر شما چہ باشد؟ چہ کار میکنید؟ سوداگری۔ عمر شما چہ قدر باشد؟ چار دہ سالہ۔ بکدام محلہ می نشینید؟ کلاہ بر سر' درست بگذار۔ چرا کج گذاشتی؟ بنشیں وراست یاد کن۔ پیش رویم بنشیں۔ پشت سرم چرا نشستی؟ بیا! بہ پہلوئے احمد بنشیں۔ ہاشم را آوازدہ۔ دریں ماہ دوسہ روز غیر حاضر بود۔ آغا حسین ہم ہفت روز نبود۔ تا توانید شما غیر حاضر نباشید۔

۹) وقت برخاست قریب ست۔ دو ساعت چہاردہ لحہ باقیست۔ اجازت ہست می روم' آب خوردہ می آیم۔ برو مشق خود بیار کہ بہ بینم۔ ایں از کیست؟ ایں نسبت باو بہتر ست۔ ایں سطر بہتر نوشتہ۔ کرسی(۱) ایں اندک درست ترنشتہ۔ ایں حرف شما بیقاعدہ ست۔ سر مشق را دیدہ بنولیس۔ مرکب خیلے غلیظ ست۔

ایک گھڑی باہر تفریح کرو۔ بے ہودہ لڑکوں کے ساتھ تو نہ پھر۔ شام سے پہلے تو گھر کو آ۔ جو کچھ دن میں تو نے پڑھا اس کو دوبارہ پڑھ۔ رات کا پڑھنا دل پر نقش ہوتا ہے۔ برے الفاظ سے زبان کو آشنا مت کر۔ مدرسہ پڑھنے کی جگہ ہے تاکہ بے ہودہ بولنے کی۔

۷۔ احمد تو آ۔ اپنی کتاب لاؤ۔ میں سنوں تو نے کیا پڑھا۔ اگر تو یاد رکھتا ہے۔ کیوں نہیں پڑھتا ہے۔ محمود تو کہہ۔ اگر تو جانتا ہے تو کیوں نہیں کہتا ہے۔ تو صحیح پڑھ۔ جناب غلطی مت کریں۔ کتاب میں یہی لکھا ہوا ہے۔ خیر کاتب نے غلطی کی ہے۔ قلم لو اور صحیح کرو۔ تم ورق پلٹو۔ جو کچھ تو پڑھے سمجھ کر تو پڑھ۔ آہستگی سے پڑھو۔ طوطے کی طرح رٹنا فائدہ نہیں رکھتا ہے۔ مطلب تک نہ پہنچنا اور الفاظ رٹنا کیا فائدہ ہے؟ تو پڑھ کر ابھی رواں (چالو) نہیں ہوا ہے۔

۸۔ صاحبزادے آپ کا کیا نام ہے؟ آپ کے باپ کا نام کیا ہوگا؟ آپ کیا کام کرتے ہیں؟ تجارت۔ آپ کی عمر کتنی ہوگی۔ چودہ سال کی۔ کس محلے میں آپ رہتے ہیں۔ ٹوپی سر پر صحیح چھوڑ۔ تو نے کیوں ٹیڑھی رکھی ہے۔ تو بیٹھ اور صحیح یاد کر۔ میرے سامنے تو بیٹھ میرے پیچھے تو کیوں بیٹھا؟ تو آ۔ احمد کی بغل میں تو بیٹھ۔ ہاشم کو آواز تو دے۔ اس مہینے میں وہ دو تین دن غیر حاضر تھا۔ آغا حسین بھی سات دن نہ تھا۔ جب تک تم سے ہوسکے غیر حاضر نہ ہو۔

۹۔ اٹھنے کا وقت قریب ہے۔ دو گھنٹہ چودہ منٹ باقی ہیں۔ اجازت ہے۔ میں جاتا ہوں پانی پی کر میں آتا ہوں۔ جاؤ اپنی مشق لاؤ میں دیکھوں یہ کس کی ہے۔ یہ اس کی نسبت بہتر ہے۔ یہ سطر اچھی لکھی ہوئی ہے۔ اس کی کرسی زیادہ بہتر بیٹھی ہوئی ہے۔ یہ تمہارا حرف بے قاعدہ ہے۔ (خوشخطی کے قواعد کے مطابق نہیں ہے) تھوڑی خوشخطی کی کاپی کو دیکھ کر لکھو۔ روشنائی بہت گاڑھی ہے۔



۱۰) کاغذ(۲) آہار ندارد۔ مرکب رای کشد۔ بہ بینید! مرکب ماچہ قدر روشن ست! دوات شما آنگی ست۔ ہمیں صفحہ را کہ خواندہ نقل بردار۔ ایں طفل را چرا اشلاق می کنند؟ البتہ خطائے سرزدہ باشد۔ درسِ خودش رواں نہ کردہ باشد۔ از ہمیں ست کہ زیر چوبش می کشند۔ احمد! کجا؟ بگذار کہ ہنوز فرصت بازی ندارم۔ احمد ساعتے ہم خانہ نمی ماند۔ کجا میرود؟ خبر ندارم۔

۱۱) خواں' ایں چہ لفظ ست؟ ہجا کردہ بگو۔ ایں فقرہ چہ معنی دارد؟ بندہ طفل ام۔ چگونہ توانم گفت۔ ہنوز حرف شناس ہستم۔ قدرے خواندہ ام۔ رفیقت نیم صفحہ خواند مگر شرے نداری؟ سر جناب سلامت باشد۔ یک ماہ پس عرض میکنم۔(۳) احمد! تو می توانی کہ ایں راخوانی؟ بلے چرانمی توانم۔ ایں لفظ ظلم ست۔ آفریں آفریں کرسی بگیر و بنشیں۔

۱۲) احمد سعادت مند پسریست۔ سبق ہر روزہ اش یاد می کند۔ اکنوں سوادش روشن شدہ خیلے محنت کش ست۔ باندک مدت استعداد بہم رسانیدہ۔ بفارسی حرف زدن می توانی؟ قبلہ خیر۔ چرا بفارسی حرف نمی زنی؟ ربطے بزبان فارسی ندارم۔ زبان فارسی خیلے دشوارست۔ لاکن عجب زبانِ شیرین ست! شرم مکن۔ ہرچہ بتوانی بفارسی حرف بزن۔ ہمیں طور مشق می شود۔ بیا بفارسی حرف زنیم و یکدست ترک ہندی گوئیم۔

۱۰۔ کاغذ چکنائی نہیں رکھتا ہے۔ سیاہی کو کھینچتا ہے۔ (جذب کرتا ہے) آپ دیکھیں میری روشنائی کتنی روشن ہے۔ آپ کی دوات پانی ملی ہوئی ہے۔ اس صفحہ کو کہ جس کو تو نے پڑھا ہے نقل کرو۔ اس بچے کو کیوں گھونسہ مار رہے ہیں۔ یقیناً کوئی خطا سرزد ہوئی ہوگی۔ اس نے اپنے سبق کو رواں(۱) نہیں کیا ہوگا۔ اسی (وجہ) سے ہے کہ اس کو چھڑی مار رہے ہیں۔ احمد کہاں؟ تو چھوڑ کہ ابھی کھیلنے کی فرصت میں نہیں رکھتا ہوں احمد ایک گھڑی بھی گھر میں نہیں رہتا ہے۔ وہ کہاں جاتا ہے؟ میں خبر نہ رکھوں۔

۱۱۔ تو پڑھ یہ کیا لفظ ہے؟ ہجے کرکے تو کہہ۔ یہ فقرہ کیا معنی رکھتا ہے۔ میں ہمدہ چہ ہوں۔ کس طرح میں کہہ سکتا ہوں۔ ابھی میں حرف پہچان رہا ہوں۔ تھوڑا میں نے پڑھا ہے۔ تیرے ساتھی نے آدھا صفحہ پڑھا مگر تو کوئی شرم نہیں رکھتا جناب کا سر سلامت رہے۔ ایک مہینے بعد میں عرض کرتا ہوں۔ احمد تو اس کو پڑھ سکتا ہے؟ جی ہاں میں کیوں نہیں پڑھ سکتا۔ یہ لفظ ظلم ہے۔ شاباش شاباش کرسی لو اور بیٹھو۔

۱۲۔ احمد ایک نیک نصیب لڑکا ہے۔ اپنے ہر دن کا سبق یاد کرتا ہے۔ ابھی اس کی استعداد نے قابلیت لی ہے۔ بہت محنتی ہے۔ بہت تھوڑے سے وقت میں اس نے استعداد مہیا کی ہے۔ فارسی میں آپ گفتگو کر سکتے ہیں۔ قبلہ خیر (نہیں جناب) آپ فارسی میں کیوں گفتگو نہیں کرتے ہیں۔ فارسی زبان کے ساتھ کوئی تعلق میں نہیں رکھتا۔ فارسی زبان بہت مشکل ہے۔ لیکن عجیب میٹھی زبان ہے۔ شرم نہ کرو جو کچھ آپ کو ہر ممکن ہے فارسی میں بات کرو۔ اسی طرح مشق ہوتی ہے۔ آؤ فارسی میں ہم بات کریں ایک دم ہندی زبان کو چھوڑ دیں۔



## بچوں کی فریادیں اور شکایتوں کی باتیں:

۱) جناب آغا! کاردم(۱) گم شد۔ کجا گذاشتہ بودی؟ در جزودانم بود۔ احمد تو دیدی؟ من چہ خبر دارم؟ دیگر کہ برداشتہ؟ آخر دزد کہ نمی آید اینجا۔ جناب آغا! ہاشم کتابم گرفتہ نمی دہد۔ پیش من بیار۔ ہاشم چرا بہ محمود منازعت(۲) کردی؟ چرا ہر دم جنگ میکنی؟ آخر او چہ گفتہ بود بتو؟ بسیار بیباک شدہ۔ دیگر باز شکایت بگوشم نہ رسد والا سخت گوشمالت می دہم۔

۲) احمد! چہ می کنی؟ خاموش نمی مانی؟ مگر نمی ترسی؟ می بینم یک ساعت بآرام نمی نشینی۔ دیگر بارہ آنجانہ روی۔ چرا خندہ می کنی؟ خیلے گستاخ شدۂ۔ بسیار بے ادب ہستی۔ بیک گوشہ آرام بنشین۔ بیا کہ ترا پیش اخوندت برم۔ معاف کنید آغا۔ باز چنیں حرکت نخواہم کرد۔ چہ غوغا است؟ عجب بے تمیز چہ ہا ہستند۔ یکے کہ سزا یافت اکنوں ہمہ دم خود نشستند۔ چہ میگوئی؟ تحت بفہم نمی آید۔ تلفظ خودت درست کن۔ مرکب بر دامن از کجار یختی؟ عجب پسرہ کثیف ہستی! ہوش دار۔ باز ایں حرکت نہ کنی۔ چہ بلا چرا غوغائی کنید؟ حالا کہ مغز سرم خوردید۔ احمد! بار بار می پرسی۔ چرا یاد نمی داری؟ ہرچہ می گویم خاطر نگہدار۔

۳) بالائے(۱) درخت چرا رفتی؟ پائیں بیا۔ زود تر فرود آئی۔ اگر پایت خطا می کند استخوانت ریزہ ریزہ می شود۔ بہاری رخصت می طلبد۔ پدر و مادرش می روند۔ او ہم می رود۔ حالا کجا بماند؟ اینجا کہ پدر و مادرش بود۔ آغازادہ! چند تا برادر

## بچوں کی فریادیں اور شکایتوں کی باتیں:

۱۔ جناب صاحب میری چھری گم ہوئی۔ آپ نے کہاں چھوڑی تھی؟ میرے بستے میں تھی۔ احمد تو نے دیکھی؟ میں کیا خبر رکھوں۔ دوسرا یہاں سے کون لے گیا۔ آخر چور جو کہ یہاں نہیں پڑتا ہے۔ (نہیں آتا ہے) جناب صاحب ہاشم میری کتاب لے کر نہیں دیتا ہے۔ میرے سامنے لاؤ۔ ہاشم تو نے محمود سے جھگڑا کیوں کیا۔ کیوں لوگوں سے تو جنگ کرتا ہے۔ آخر اس نے تجھے کیا کیا تھا۔ تو بہت شریر ہوا ہے۔ دوسری بار تیری شکایت میرے کان میں نہ پہنچے۔ ورنہ سخت میں تجھے دیتا ہوں۔

۲۔ احمد تو کیا کرتا ہے۔ تو خاموش نہیں رہتا ہے۔ شاید تو نہیں ڈرتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک گھڑی آرام (چین) سے تو نہیں بیٹھتا ہے۔ دوسری بات وہاں تو نہ جائے۔ کیوں تو ہنستا ہے۔ تو بہت گستاخ ہوا ہے۔ تو بہت بے ادب ہے۔ ایک کونے میں آرام (چین) سے تو بیٹھ۔ تا کہ تجھ کو تیرے استاد کے سامنے میں لے جاؤں۔ جناب معاف کیجئے۔ پھر ایسی حرکت میں نہیں کرونگا۔ کیا شور ہے۔ عجیب بے تمیز لڑکے ہیں۔ ایک جس نے سزا پائی اب تمام دم خود بیٹھے ہیں۔ آپ کیا کہتے ہو۔ آپ کی بات میری سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ اپنا تختہ ٹھیک کرو۔ سیاہی دامن پر کہاں سے تو نے گرائی۔ تو عجیب گندہ لڑکا ہے۔ ہوش رکھو پھر یہ حرکت نہ کر۔ بلا بچہ تو کیوں شور کرتا ہے۔ خدا کی قسم میرے سر کا مغز تو نے کھایا۔ احمد بار بار تو پوچھتا ہے۔ تو کیوں یاد نہیں رکھتا ہے۔ جو کچھ میں کہتا ہوں تو دل سے یاد رکھ۔

۳۔ درخت کے اوپر تو کیوں گیا۔ نیچے آ۔ بہت جلد نیچے آ۔ آخر تیرا پاؤں خطا کرتا ہے تو تیری ہڈی چور چور ہو جائیگی۔ موسم بہار کی چھٹی وہ چاہتا ہے۔ اسکے ماں باپ جاتے ہیں۔ وہ بھی جاتا ہے۔ اب کہاں وہ رہیگا۔ اس جگہ جہاں اسکے ماں باپ تھے۔ صاحبزادے کتنے بھائی



داری؟ پنج برادر ہستم و یک خواہر۔ عم زادۂ شما چند سالہ است؟ برادرت کدخدا شدہ؟ بے خانہ پدر زنش می ماند۔ خانم(۱) بدخلق و ذہنی ست۔

(۴) امروز احمد نیامد۔ گویند دیروز تب کرد۔ گرم ست یا لرزہ۔ نوبت ست یا ہر روزہ؟ گاہے عرق ہم می کند۔ می گویند اکنون چیزے بہتر ست مگر ہنوز بالکل صحیح وسالم نشدہ۔ تلاش کہ می کند؟ پدرش می کند۔ مگر بسیار متفکر ست۔ ہیچ دوا نفعے نمی کند۔ علاج ڈاکٹر چرا نمی کند؟ مردم ہند از ڈاکٹری ترسند۔ آخر چرا؟ فقط بے عقلی۔ نفعے کہ در علاج ڈاکٹر دیدم ہیچ علاج ندیدم۔ دوا اندک و نفع بسیار! مگر خدا انش شفا دہد۔

(۵) احمد در دست و پایت چند تا انگشت ست؟ دہ الی شماری؟ بلے می توانم تا صد شمار۔ ببینم۔ شصت دقیقہ(۲) یک ساعت ست۔ بست و چہار ساعت

یک شبانہ روز۔ یک ہفتہ ہفت روز۔ چہار ہفتہ یک ماہ۔ دوازدہ ماہ یک سال۔

## دوست کی ملاقات:

السلام علیکم۔ وعلیکم السلام۔ مزاج عالی؟ الحمد للہ۔ دعائے جان شما۔ خوش آمدید۔ مردم خیر اند؟ کوچک و بزرگ بسلامت۔ بے ہمہ دعا می کنند۔ بعد مدت تشریف آوردید؟ این قدر بے اتفاقی؟ معاف دارید۔ چہ کنم؟ کارہائے دنیا نمی گذارند۔ ہم دولت خانہ آمدہ بودم۔ مزاج چہ طور ست؟ امروز درد سر دارم۔ آغا! کرم وردی کند۔ نصیب(۱) اعدا۔ نزلے؟ صبح کہ از رخت خواب برخاستم دیدم سرم دردی کند۔ از تکان ست۔ ساعتے خواب کنید؟ رفع می شود۔ امروز آغا احمد آمد۔ حیف کہ خانہ نبودم۔ کدام خبرے تازہ دارید؟ می گویند امروز دو تا کشتی غرق شد۔ کجا شنیدید؟ از بازار(۱) شنیدم۔ واے

آپ رکھتے ہیں۔ ہم پانچ بھائی اور ایک بہن ہیں۔ آپ کا چچیرا بھائی کتنے برس کا
ہے۔ تیرا بھائی شادی شدہ ہوگیا ہے۔ جی ہاں۔ اپنی بیوی کے باپ کے گھر
(سسرال) میں رہتا ہے۔ میرا ماموں دہلی میں ڈپٹی ہیں۔

۴۔ احمد آج نہیں آیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کل دن سے بخار کئے ہوئے ہے۔ گرم بخار ہے
یا میعادی کا بخار یا ہر دن والا۔ کبھی پسینہ آتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں اب کچھ اچھا ہے۔
لیکن ابھی بالکل اچھا (تندرست) نہیں ہوا۔ اسکی دیکھ بھال کون کرتا ہے۔ اسکے ابا
کرتے ہیں۔ مگر وہ بہت فکرمند ہے۔ کوئی دوا کچھ نفع نہیں کرتی ہے۔ ڈاکٹر کا علاج
وہ کیوں نہیں کرتا ہے۔ ہند کے لوگ ڈاکٹر سے ڈرتے ہیں۔ آخر کیوں۔ صرف
ناسمجھی ہے۔ جو فائدہ ڈاکٹر کے علاج میں میں نے دیکھا کسی علاج میں میں نے نہیں
دیکھا۔ دوا تھوڑی اور بہت فائدہ۔ خیر اللہ تعالیٰ اسے شفا دے۔

۵۔ احمد تیرے ہاتھ پاؤں پر کتنی انگلیاں ہیں۔ تو گن سکتا ہے جی ہاں میں گن سکتا
ہوں۔ بیس تک تو شمار کر، سر آنکھوں پر۔ ساٹھ منٹ کا ایک گھنٹہ ہوتا ہے۔ چوبیس
گھنٹے کا ایک دن رات ہے۔ ایک ہفتہ سات دن کا ہے۔ چار ہفتے کا ایک مہینہ ہے
بارہ مہینوں کا ایک سال۔

**دوست کی ملاقات:**

السلام علیکم۔ وعلیکم السلام۔ آپکے مزاج کیسے ہیں۔ الحمدللہ خدا کا شکر ہے۔ آپکی جان کی دعا۔ آپ
اچھے آئے۔ لوگ خیریت سے ہیں؟ چھوٹے اور بڑے سلامت ہیں۔ جی ہاں۔ سب دعا کرتے ہیں
آپ کیلئے۔ ایک زمانے کے بعد آپ آئے۔ اتنی ہے تو بھی۔ آپ معاف رکھیں۔ میں کیا کروں دنیا
کے کام نہیں چھوڑتے۔ گھر سے بھی میں واقف نہیں تھا۔ مزاج کیسا ہے؟ آج میں سر میں درد
رکھتا ہوں۔ جناب میری کمر درد کرتی ہے۔ دشمنوں کو ہو۔ کب سے؟ صبح جبکہ میں بستر سے اٹھا
تو میں نے دیکھا میرا سر درد کرتا ہے۔ ممکن سے ہے۔ ایک گھڑی آپ آرام کریں دور
ہوجائیگا۔ آج احمد صاحب آئے۔ افسوس کہ میں گھر میں نہیں تھا۔ کون سی تازہ خبر آپ رکھتے
ہیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ آج دو کشتیاں ڈوب گئیں۔ آپ نے کہاں سنا۔ بازار سے میں نے سمجھا۔



بر حال صاحب مال، بیچارہ چہ قدر نقصان برداشتہ باشد؟ البتہ دہ دوازدہ ہزار روپیہ
باشد۔ اجازت ست؟ حالا رخصت می شوم۔ چرا چرا ایں قدر زودی! بنشینید ساعتے
حرف زنیم و دل خوش کنیم۔ خدمت شما کار ہم دارم۔ امرے صلاح طلب ست۔ خیر
حالا کہ وقت مدرسہ قریب ست۔ باز کے تشریف می آرید؟ انشاء اللہ فردا روزی رسم۔

**ناواقف مسافر سے ملاقات:**

خوش آمدید۔ صفا آوردید۔ بنشینید۔ مزاج مقدس؟ دعا۔ مزاج جناب؟ از کجامی رسید؟
از شیراز۔ چند روز ست از شیراز بر آمدید؟ سہ ماہ۔ بکدام راہ؟ راہ کابل۔ چرا براہِ دریا نیا
مدید؟ راہِ دریا خطر دارد۔ جہاز(۲) دودی وسعت نہ داشتم۔ آغا بملک شما راہ خشکی از دریا
خطرناک ترست۔ کسانیکہ می روند سر بہ کف می روند۔ کابل ازیں جا یک ماہ راہ باشد؟
خیر کمتر ست۔ از پشاور تا لاہور دہ روزہ راہ ست۔ اگر منزل بہ منزل(۱) گیرید۔ واگر سر
ڈاک رسید فقط سہ روز۔ باز از پشاور تا کابل دوازدہ روز۔ اینجا کجا منزل گرفتید؟ نزدیک
سرائے مکانے گرفتہ ام۔ تنہا ہستید؟ عیال ہمراہ دارید؟ چرا بغریب خانہ تشریف نیا
وردید؟ ایں کیست کہ ہمراہ شماست؟ رفیق راہ ست۔ چہ کارہ ست؟ صفاہان ست،
قنادی میکند۔ بلے از نشست و برخاستش دریافتہ بودم کہ اصلش از خاک صفاہان(۲)
ست۔ ہندوستان عجب خاک دامنگیر دارد۔ جائیکہ آدم بنشیند و گرد دل بر نمی خیزد۔ سبحان
اللہ! ہندوستان جنت نشاں اگرچہ تابستانش جہنم ست، مگر زمستانش بر جگر کشمیر داغ می
نہد۔ امنے کہ در ینجاست بہفت کشور ندیدم۔

مال والے کے حال پر افسوس بے چارہ نے کتنا نقصان اٹھایا ہوگا۔ یقیناً دس بارہ ہزار روپے ہونگے۔ اجازت ہے۔ اب میں رخصت ہوتا ہے۔ کیوں کیوں اتنی جلدی۔ بیٹھئے ایک گھڑی ہم گفتگو کریں اور دل خوش کریں۔ آپ کی خدمت میں ایک کام بھی میں رکھتا ہوں۔ ایک مشورہ طلب کام ہے۔ خیر اب جبکہ مدرسے کا وقت قریب ہے۔ آپ پھر کب تشریف لاتے ہیں انشاء اللہ کل دن میں پہنچتا ہوں۔

## اجنبی مسافر سے ملاقات

آپ اچھے آئے۔ آپ اچھائی لائے۔ آپ بیٹھیں آپ کے مزاج کیسے ہیں۔ آپ کی دعا ہے۔ آپ کا مزاج کیسا ہے۔ آپ کہاں سے پہنچے۔ شیراز سے۔ کتنے دن ہوئے شیراز سے آپ نکلے۔ تین مہینے ہوئے کس راستے سے کابل کے راستے سے۔ آپ دریا کے راستے سے کیوں نہیں آئے۔ دریا کا راستہ خطرے رکھتا ہے۔ مشینی جہاز کی وسعت میں نہیں رکھتا تھا۔ جناب آپ کے ملک میں خشکی کا راستہ دریائی راستے سے زیادہ خطرناک ہے۔ جو لوگ جاتے ہیں۔ ہتھیلی پر سر رکھ کر جاتے ہیں۔ یہاں سے کابل ایک مہینے کا راستہ ہے۔ خیر بہت کم ہے۔ پشاور سے لاہور تک دس دن کا راستہ ہے۔ اگر منزل بہ منزل آپ اختیار کریں۔ اور اگر ڈاک سے چاہیں تو صرف تین دن کا۔ پھر پشاور سے کابل تک بارہ دن ہے۔ یہاں آپ نے کہاں منزل اختیار کی۔ ایک مسافر خانے کے قریب ایک مکان میں نے لیا ہے۔ آپ اکیلے ہیں بال بچے ساتھ رکھتے ہیں۔ غریب خانے پر آپ تشریف کیوں نہیں لائے۔ یہ کون ہے جو آپ کے ساتھ ہے۔ سفر کا ساتھی ہے وہ کیسا آدمی ہے۔ اصفہان کا رہنے والا ہے حلوائی کا کام کرتا ہے۔ جی ہاں اس کے اٹھنے بیٹھنے کے طریقے سے میں نے معلوم کیا تھا کہ اس کی بنیاد اصفہان کی مٹی ہے۔ ہندوستان عجب دامن پکڑنے والی مٹی رکھتا ہے۔ جس جگہ آدمی بیٹھتا ہے۔ دوسری بار دل نہیں اٹھتا ہے۔ (جگہ چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا ہے) سبحان اللہ۔ ہندوستان جنت نشاں ہے اگرچہ اس کی گرمی کا موسم جہنم جیسا ہے۔ مگر اس کی سردی کا موسم کشمیر کے جگر پر داغ رکھتا ہے۔ جو امن یہاں ہے۔ ہفت اقلیم میں میں نے نہیں دیکھا۔



## نوکروں سے ضروری باتیں

خانہ آغا جعفری دانی؟ ایں رقعہ بدہ و صبر کن تا جوابے بدہند۔ اگر در خانہ نباشند پیش خدمت رلبدہ و زود تر واپس بیا۔ روپیہ بگیر و پیسہ بیار۔ ہنوز صراف(۲) دکان نکشادہ۔ چند تا پیسہ بر آوردی؟ روپیہ قلب ست۔ صراف نمی گیرد۔ خیر دیگر ببر۔ کتاب روز نامچہ و قلمداں زیر کرسی بگذار۔ پیش خدمت شماچہ مواجب(۴) مے گیرد۔ نان و شش ماہہ رخت۔ ایں رائج روپیہ شہر یہ می دہم۔ کفش مرا پاک کن۔ امروز صحن خانہ راکس جاروب نہ کردہ۔ بیائید' فرش رلنکانید۔ بر دستہ راہمراہ خود بیار۔ بگو آب تنک(۵) باشد۔ کہ زمیں شل نہ شود۔ دو پیسہ بہ حجام بدہ۔ پیسہ ندارم۔ سائیس رابگو کہ اسپ عربی رازیں کند۔ بگی نیارد۔ امروز بر اسپ سواری شوم۔ بگو ساز انگریزی بہ بندد۔ اسپہائے ہندی بسیار سرکش می باشند۔ بریں اسپ سمند روزے سوار شدم ایں قدر شوخی کرد کہ از جاں بتنگ آمدم۔ زیں را درست کن۔ بہ بیں قاش(۱) زیں کج بہ نظری آید۔ اسپ کمیت راچہ کردید؟ فروختم چالاک نبود۔ ایں سبزہ خیلے خوب است۔ بسیار تیز ست۔ مہمیز را ہم تاب نمی آرد۔ بہ قیچی چہ رسد! چہ سبب ست فربہ نمی شود۔ آب ودانۂ ہند بہ اسپہائے ولایت موافق نمی آید۔ اسپ چالاک گاہے فربہ نمی شود۔

## لباس اور کپڑوں کی باتیں :

بقچہ(۲) بیار کہ امروز تبدیل لباس میکنم۔ کلاہ کجاست؟ قبائے قلمکار ہم بکش۔ خفتان بانات بیار۔ پیراہن رلبہ بیں'(۳) تکمہ ندارد۔ گریبانش تنگ ست۔

بند در زیر جامہ بکش۔ آستین ایں پارہ شدہ۔ خیاط رلبدہ کہ رفو کند۔ بندہائے قبا شکستہ اند' درخانہ بدہ کہ درست کنند۔ لباس دربار بدہ کہ وقت تنگ شدہ۔ آئینہ پیش بگذار کہ عمامہ بر سر بپیچم۔ بر خفتاں خیلے گرد نشستہ۔ می تکانم حالا پاک میشود۔ ایں تکاندن پاک

## نوکر سے بات

آقا جعفر کا گھر تو جانتا ہے؟ یہ رقعہ تو دے اور صبر کر۔ یہاں تک کہ وہ جواب دیں اگر وہ گھر میں نہ ہوں تو خدمت گار کو تو دے۔ اور بہت جلد واپس آؤ۔ روپیہ لو اور پیسہ لاؤ (کھلا لاؤ) اب صراف(۱) نے دکان نہیں کھولی ہے۔ کتنے پیسے تو لایا۔ روپیہ کھوٹا ہے۔ صراف نہیں لیتا ہے۔ خیر دوسرا لے جاؤ۔ ڈاڑی اور قلمدان کرسی کے نیچے چھوڑ۔ آپکا خدمت گار کتنی تنخواہ لیتا ہے۔ خوراک اور چھ مہینے کا سامان۔ اسکو ماہانہ پانچ روپیہ میں دیتا ہوں۔ میرے جوتے کو صاف کرو۔ آج گھر کے صحن کو کسی نے جھاڑو نہیں دیا۔ آؤ فرش کو ہم جھاڑیں جاؤ بہشتی (۱) کو اپنے ساتھ لاؤ۔ بولو پانی تھوڑا چھڑکے۔ تاکہ زمین کیچڑ نہ ہو جائے۔ حجام کو دو پیسے دو۔ میں پیسہ نہیں رکھتا ہوں۔ سائیس کو بولو کہ عربی گھوڑے کو زین کرے وہ بگھی نہ لائے۔ آج گھوڑے پر میں سوار ہوتا ہوں۔ تو کہہ انگریزی سازو سامان وہ باندھے۔ ہندی گھوڑے بہت نافرمان ہوتے ہیں۔ ایک دن اس گلابی رنگ والے گھوڑے پر میں سوار ہوا اس نے اتنی شرارت کی کہ میں جان سے تنگ آگیا۔ زین کو صحیح کرو۔ دیکھو زین کی کاٹھی ٹیڑھی نظر آتی ہے۔ اس چاکلیٹ رنگ والے گھوڑے کو تو نے کیا کیا۔ میں نے بیچ دیا۔ چالاک نہیں تھا۔ یہ سفید رنگ کا گھوڑا بہت اچھا بہت تیز ہے۔ ایڑ کو بھی برداشت نہیں کرتا ہے۔ کوڑے تک کیا پہنچے۔ (صبا رفتار ہو جائے گا) کیا سبب ہے کے وہ موٹا نہیں ہوتا ہے۔ ہند کا آب و دانہ ولایتی گھوڑوں کے موافق نہیں آتا ہے۔ چالاک گھوڑا کبھی موٹا نہیں ہوتا ہے۔

### لباس اور کپڑوں کی باتیں :

گھڑی لاؤ کیونکہ آج میں لباس بدلتا ہوں۔ ٹوپی کہاں ہے۔ چھینٹ والے چغہ کو تو لے آ اونی کوٹ لا۔ کرتے کو دیکھو بٹن نہیں رکھتا ہے۔ اس کا گریبان تنگ ہے۔ ازار بند پاجامے میں ڈال۔ اس کی آستین پھٹ گئی ہے (ٹکڑے ہو گئی ہے) درزی کو دو تاکہ وہ رفو کرے۔ (سی دے) قبا کے بند ٹوٹ گئے ہیں گھر میں دو تاکہ وہ درست کریں۔ دربار کا لباس تو دے کیونکہ وقت تنگ ہو گیا ہے۔ آئینہ سامنے چھوڑو تاکہ سر پر عمامہ میں لپیٹوں کوٹ پر بہت گرد پڑ گئی ہے۔ میں جھاڑتا ہوں۔ اب صاف ہو جاتا ہے۔ یہ جھاڑنے سے صاف



نمی شود۔ برش بگیر۔ دستمال(۲) کرپاسی بدہ۔ ابریشمی رانگمدار۔

### کھانے پینے کی باتیں :

بسم اللہ۔ جنابِ آغا! چہ بروقت رسیدید! چاشت حاضرست۔ بیائید' نوش جاں بفرمائید۔ بندہ طعام خوردہ آمدہ ام' اشتہا ندارم۔ خیر چیزے اینجا ہم نوش جاں فرمائید۔ آخر نانِ اینجا ہمانِ آنجا جنگ نمی کند۔ بہر شما قسم ست کہ سیر ہستم۔ شام دیر تر خوردہ بودم۔ میل ندارم۔ خیر' قدرے بخورید۔ یک دو لقمہ بیش نخورید۔ بیائید بیائید! نان خنک می شود۔ صبح مردانست از غذا انکار خوب نیست۔ نان گرم و آب خنک نعمت الٰہی ست۔ نظر قلی برو۔ یک پیسہ رہاماست(۱) بستاں قیماق ہم برائے چائے بگیر۔ آب خوردن بدہ۔ ہشدار کہ نریزد۔ آب گرم ست' برو آب تازہ از چاہ بیار تابستانِ ہند ہمیں یک قباحت دارد۔ رکابی پلاؤ پیشترک بگذار۔ نگاہ کن کاسہ شوربا کج نشود۔ روغن بستہ شدہ۔ بلے! ایں کت زمستان ست۔ دیگداں گرم ست۔ زغال روشن کن۔ منقل(۲) گذاشتہ بیار۔ آتشگیر ہمن بدہ۔ بگو قدرے چائے دم کنند۔ چائے حاضرست۔ معاف دارید آغا! نمی خورم کہ خشکی می آرد۔ خیر از یک فنجان چہ می شود۔ قدرے شیر جیدازید کہ کشکیش رامی برد۔ نبات تہ نشیں شدہ۔ چمچہ بدہ کہ جنبانم۔ بسیار گرم ست۔ چلم پر کن۔ میل بفرمائید۔ الطافِ(۲) شما کم نشود۔ قلیاں پیش جناب آغا بگذار۔ دودے کردہ بدہ۔

### خرید و فروخت کی باتیں :

میوہ فروش حاضرست۔ بیارید' کجاست؟ انار یک سیر چند میدہی؟ سیرے دہ آنہ۔ سیب روپیہ راچند؟ بست و پنج۔ خدارا ببیں۔ بابا راست بگو آغا! ہنوز دشت(۲) ہم نکردہ

نہیں ہوتا ہے۔ برش لو۔ سوتی مال تو دے۔ ریشمی رومال کو حفاظت سے رکھ۔

## کھانے پینے کی باتیں:

بسم اللہ جناب صاحب کیا ہی وقت پر آپ پہنچے۔ ناشتہ حاضر ہے۔ آپ آئیں کھانا ملاحظہ کریں۔ میں بندہ کھانا کھا کر آیا ہوں۔ بھوک میں نہ رکھوں۔ خیر اس جگہ بھی کچھ آپ ملاحظہ فرمائیں۔ آخر یہاں کی روٹی وہاں کی روٹی سے جنگ نہیں کرتی ہے۔ تمہارے سر کی قسم میں آسودہ ہوں (شکم سیر) شام کو بہت دیر میں میں نے کھایا تھا۔ خواہش نہیں رکھتا ہوں خیر تھوڑا آپ کھائیں۔ ایک دو لقمہ زیادہ نہ کھائیں۔ آپ آئیں آپ آئیں۔ روٹی سوکھی جا رہی ہے۔ صبح سویرا ہے۔ غذا سے انکار کرنا اچھا نہیں ہے۔ گرم روٹی اور ٹھنڈا پانی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ نظر قلی جاؤ۔ ایک پیسے کا دہی لو ملائی بھی چائے کیلئے لو۔ پینے کا پانی تم دو۔ ہوش رکھو کہ وہ نہ گرے۔ پانی گرم ہے۔ تو جا اور تازہ پانی کنویں سے لاؤ۔ ہند کا موسم گرما بھی ایک قباحت رکھتا ہے۔ پلاؤ کی رکابی سامنے چھوڑو (رکھو) نگاہ کرو کہ شوربے کا پیالہ تیز جانہ ہو۔ گھی جم گیا ہے۔

جی ہاں موسم سرما کی بات ہے۔ چولہا گرم ہے۔ کوئلہ جلاؤ انگیٹھی میں چھوڑ کر لاؤ۔ جلد مجھ کو دو۔ تو کہہ کر تھوڑی چائے وہ گرم کریں چائے حاضر ہے۔ معاف رکھیں صاحب میں نہیں پیتا ہوں کیونکہ وہ خشکی لاتی ہے۔ خیر ایک پیالی سے کیا ہوتا ہے۔ تھوڑا دودھ ڈالیں کیونکہ اسکی خشکی کو وہ لے جاتا ہے۔ چینی نیچے بیٹھ گئی ہے۔ چمچ تو دے کہ میں ہلاؤں وہ بہت گرم ہے۔ چلم بھرو ملاحظہ فرمائیں۔ آپ کی مہربانیاں کم نہ ہوں۔ جناب آغا کے سامنے حقہ تو چھوڑ (تو رکھ) سلگا کر تو دے۔

## خرید و فروخت کی باتیں:

پھل بیچنے والا حاضر ہے۔ آپ لائیں کہاں ہے۔ انار ایک سیر کتنے میں تو دیتا ہے۔ ایک سیر دس آنہ۔ سیب روپے کے کتنے ہیں؟ خدا کو دیکھو۔ بابا ٹھیک بولو۔ جناب ابھی میں نے بونی



ام۔ از شما زیادہ نمی خواہم۔ انار سیرے ہشت آنہ و سیب روپیہ راسی دانہ می دہم۔ سیب خام ست۔ خیر پختہ است آغا۔ رنگش بہ بینید بویش کنید۔ ازیں بہتر دگرچہ خواہد بود؟ ہرچہ خام باشد مال من۔ بے 'ملک ہندست بابا۔ ہرچہ خواہی بگیر تا کابل برو۔ ہمیں کہ بچو سیب ہارا آنجا و گوسفند ہم نمی خورند۔ انارت شیرین ست یا ترش؟ درقی چیست؟ زعفران ست۔ یک تولہ چند آنہ میدہی؟ ہشت آنہ۔ بسیار گراں! خیر یک سخن دارم آغا۔ از پنج آنہ کمتر نمی دہم۔ ایں قدر گراں جانی مکن بابا۔ کہ میگیرد؟ خیر مردم بآرزوی(۱) برند۔ گفتہ شدہ حرف مرا گوش کن' در گراں فروشی نفع نیست۔ اگر ارزاں می فروشی بسیاری فروشی و بسیار نفع می بری۔ خیر۔ گفتہ شما چناں منظور ست بگیرید۔ پنج تولہ میخواہم۔ وزن کن۔ ترازوئے مثقالی ندارم۔ ایں نافہ ست؟ یک نافہ چہ قیمت میدہی؟ ہفت روپیہ۔ پناہ خدا۔ یک حرف دارم آغا۔ از پنج روپیہ کم نیست۔ اکنوں من ہم بگویم۔ بفرمائید۔ اگر چار روپیہ می گیری بگیر۔ ورنہ اختیار داری۔ بامان خدا۔ خیر بگیرید۔ ہرچہ پسند شما باشد بردارید۔ خود دودانہ چیدہ بدہ۔ ہمہ اش یکساں است۔ سر موئے(۲) فرق نیست۔ فیروزہ داری؟ بلے حالا از نیشاپور رسیدہ۔ انگشترش از نقرہ ست یا سرب؟ از نقرہ۔

## رات کا وقت:

آفتاب بمغرب رفت۔ اکنوں شام شد۔ شفق ہم طرف شد۔ چراغ روشن کن۔ شمع روشن کن۔ چراغ روشنی کمتر دارد۔ روغن در چراغ بریز کہ خاموش نہ شود۔ گل بگیر۔(۳) سر فتیلہ راپیش کن۔ ہمہ ستارہ ہا چہ طور گرد ماہ صف زدہ اند۔ ماہ ہالہ بر آوردہ است۔ البتہ دلیل باران ست۔ اکنوں شب ماہ ست۔ مہتاب عجب لطفے دارد! ماہ چہار

بھی نہیں کی ہے۔ میں آپ سے زیادہ نہیں چاہتا ہوں انار ایک سیر آٹھ آنے میں اور سیب
روپے کے تیس دانے میں دیتا ہوں۔ سیب کچا ہے۔ جناب پکا ہوا ہے۔ اسکا رنگ آپ دیکھیں
اور آپ اس کی خوشبو سونگھیں۔ اس سے بہتر دوسرا کیا ہوگا۔ جو کچھ کچا ہوا میرا مال ہے۔ جی
ہاں ملک ہندوستان ہے بابا۔ جو کچھ چاہو لے لو۔ کابل تک جاؤ۔ دیکھو۔ ایسے سیبوں کو وہاں
بھیڑ و بکری بھی نہیں کھاتی ہیں۔ تیرا انار میٹھا ہے یا کھٹا۔ ڈبیہ میں کیا ہے۔ زعفران ہے۔ ایک
تولہ کتنے آنے میں تو دیتا ہے آٹھ آنے میں۔ بہت مہنگا ہے۔ اچھا ایک بات میں رکھتا ہوں
پانچ آنے سے کم میں میں نہیں دیتا ہوں۔ اتنا مہنگا بیچنا آپ نہ کریں۔ کون لیتا ہے؟ خیر لوگ
شوق سے لے جاتے ہیں۔ خراب ہو گیا ہے۔ میری بات کو غور سے سنو۔ مہنگا بیچنے میں فائدہ
نہیں ہے۔ اگر تو سستا بیچتا ہے۔ تو بہت بکتا ہے۔ اور بہت نفع تو لے جاتا ہے۔ اچھا۔ آپ کا
کہا ہوا جان سے منظور ہے۔ آپ لیں۔ پانچ تولے میں چاہتا ہوں وزن کرو۔ میں کانٹے والا
ترازو نہیں رکھتا ہوں۔ یہ نافہ ہے۔ ایک نافہ کس قیمت میں تو دیتا ہے۔ سات روپے میں اللہ
کی پناہ ایک بات میں رکھتا ہوں بابا۔ پانچ روپے سے کم میں نہیں ہے۔ اب میں بھی کہوں
فرمایئے۔ اگر چار روپیہ تو لیتا ہے تو لے ورنہ تو اختیار رکھتا ہے۔ خدا کی پناہ۔ میں اچھا آپ
لیں۔ جو کچھ آپ کو پسند ہو آپ اٹھالیں۔ خود دو دانے چن کر آپ دیں۔ اسکے تمام ایک جیسے
ہیں ایک بال برابر فرق نہیں ہے۔ فیروزے تو رکھتا ہے (قیمتی پتھر کا نام ہے) جی ہاں ابھی
نیشاپور سے پہنچا ہے۔ اسکی انگوٹھی چاندی سے ہے یا رانگ سے۔ چاندی سے۔

## رات کا وقت:

سورج مغرب کو گیا۔ اب شام ہوئی۔ شفق بھی کنارے ہو گئی۔ چراغ جلاؤ۔ شمع جلاؤ۔ چراغ
بہت کم روشنی رکھتا ہے۔ چراغ میں تیل ڈالو تاکہ گل نہ ہو۔ گل تولے (تو جھاڑ) فتیلہ کے
سرے کو آگے کرو۔ تو دیکھ ستارے کس طریقے سے چاند کے گرد صف باندھے ہوئے ہیں۔
چاند نے ہالہ نکالا ہے۔ یقیناً بارش کی دلیل ہے۔ اب چاند رات ہے۔ چاندنی عجیب ایک لطف



دہم بدرست۔ خیر پنج روزہ روشنی ست باز ہماں شب تار و جہان تاریک۔ اجازت
ست؟ حالا رخصت می شوم۔
کجا می روید؟ وقت' وقت رفتن نیست۔ ہمیں جا خواب کنید۔ شب بسیار گذشت۔
برائے جناب آغا فرش(۱) خواب بیندازد۔ توشک رابفگن۔ لحاف را پائیں بگذار۔ شما کجا
خواب می کنید؟ ہمیں جا۔ از شب چہ خبر ست؟ البتہ سہ پاسے از شب گذشتہ یک نیم
پاس باشد۔ امروز مرا زودتر خواب گرفت۔ چراغ را کنارہ بگذار۔ شمعدان سر طاقچہ بنہ۔
کلید را زیر بالینم بماند۔ دروازہ را پیش کن۔ چوں پارہ(۲) از شب گذرد' مرا بیدار کن'
کہ چیزے نوشتن دارم۔ چشم گربہ را دیدید؟ ما ایں را لنگ می گوئیم۔ از قسم براق
ست۔ دو تا بچہ ہم دارد۔ تماشا کنید' چہ بازیہای کنند؟ دست بر پشتش کشید خوش می
شود۔ خرخری کند۔ ہمیں نشانِ محبتش ہست۔ بگذار کہ بدود۔ بہ دہن چہ دارد؟ موشکے
باشد۔ مگذار کہ سر فرش بیاید۔ فرش خراب میشود۔ بدرش کن۔ گربہ مسکیں جانورے
ست۔ بلے! پیش شما مسکین ست۔ از موش و گنجشک پرسید۔
بچہ را دیدم گربہ را آزار داد۔ دمش محکم گرفت۔ گربہ پنجہ زد کہ خون از دیدۂ طفل
چکید۔ ناخن گربہ قہر خداست۔ کم از خنجر خونریز نیست۔ کارے کہ از گربہ می آید از
شیر نمی آید۔
سگ را نگاہ کنید۔ چہ محبت میکند! بہ بینید' چہ طور دمش می جنباند! نشانِ محبتش ہمین
ست۔ خویش و بیگانہ را خوب می شناسد۔ دوست و دشمن خوب می داند۔ یک وصفش
قناعت ست' کہ برابر صد وصف ست۔ یک استخوانش بس ست۔ صدا(۳) لیش می کم
دیدہ می آید۔ بشما آشنا شدہ۔ دست بہ پشتش مکنید کہ می گزد۔ دمش مگیرید کہ خوشش
نمی آید۔ مگذار کہ درون بیاید۔ روزے بسحر ابدوم و سر گرگش سر دادم چہ گوئیم؟ ہماں
نقل گربہ و موش بود۔

رکھتی ہے۔ چودھویں کا چاند بدر ہے۔ خیر پانچ دن کی روشنی ہے پھر وہی اندھیری رات اور تاریک دنیا اجازت ہے۔ اب میں رخصت ہوتا ہوں۔ آپ کہاں جاتے ہیں وقت جانے کا وقت نہیں ہے۔ یہیں آپ سوئیں' رات بہت گزری ہے' آغا صاحب کیلئے سونے کا بستر (نیند کا) تو ڈال (بچھادے) تو تشک کو تو جھاڑ (گدے کو تو جھاڑ) لحاف کو پائنتی تو چھوڑ۔ آپ کہاں سوتے ہیں۔ اسی جگہ رات کتنی ہے۔ یقیناً رات کے تین حصے گزر گئے۔ ایک آدھ حصہ باقی ہے۔ آج مجھے بہت جلدی نیند نے پکڑا۔ چراغ کو کنارے پر تو چھوڑ۔ شمعدان کو طاقچے پہ تو رکھ کنجی کو تو میرے تکیے کے نیچے رکھ دروازے کو سامنے کرو۔ (بھیڑادو) رات سے جب ایک گھڑی گزر جائے مجھ کو تو جگا دو۔ کیونکہ کچھ لکھنا میں رکھتا ہوں۔ بلی کی آنکھ کو آپ نے دیکھا ہم اس کو شک کہتے ہیں۔ براق کی قسم سے ہے۔ وہ دو بچے رکھتی ہے۔ آپ تماشہ دیکھیں کیسے وہ کھیل کرتے ہیں۔ اس کی پیٹھ پر آپ ہاتھ پھیریں۔ خوش ہوتا ہے۔ وہ خرخر کرتا ہے۔ یہی اس کی محبت کی پہچان ہے۔ تو چھوڑ کر وہ دوڑے۔ منہ میں وہ کیا رکھتی ہے۔ کوئی چوہیا ہوگی۔ تو مت چھوڑ کہ فرش پر وہ آئے۔ فرش خراب ہوتا ہے۔ اسے باہر کرو۔ بلی ایک مسکین جانور ہے۔ جی ہاں آپ کے سامنے مسکین ہے۔ چوہے اور چڑیا سے آپ پوچھیں۔ بچے کو میں نے دیکھا کہ بلی کو اس نے تکلیف دی۔ اس کی دم مضبوط پکڑی بلی نے پنجہ مارا خون بچے کی آنکھ سے ٹپکا۔ بلی کا ناخن خدا کا قہر ہے۔ خونریز خنجر سے کم نہیں ہے۔ جو کام کہ بلی سے حاصل ہوتا ہے شیر سے نہیں ہوتا ہے۔ (بلی جو کر سکتی ہے وہ شیر نہیں کر سکتا)

کتے کو آپ دیکھیں کتنی محبت کرتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ کس طریقے سے وہ اپنی دم ہلاتا ہے۔ اس کی محبت کی پہچان ہی ہے۔ اپنے اور بے گانے کو خوب۔ وہ پہچانتا ہے۔ دوست دشمن کو وہ خوب جانتا ہے۔ اس کا ایک صفت قناعت ہے۔ جو کہ سو خوبیوں کے برابر ہے۔ اس کو ایک ہڈی کافی ہے۔ اسکو آواز میں دیتا ہوں دوڑتا ہوا وہ آتا ہے۔ آپ سے آشنا ہو گیا ہے۔ اس کے منہ میں ہاتھ تم نہ کرو کیونکہ وہ کاٹتا ہے۔ اسکی دم آپ مت پکڑیں۔ کیونکہ اسے اچھا نہیں



شادی را دیدی؟ بوزنہ(۱) فارسی کتابی ست۔ ببیں سر دیوار نشستہ۔ دست پیشش کمن کہ می زند۔ بد جانوریست۔ مرا حرکاتش خیلے خوش می آید۔ چہ قدر با آدم می ماند۔ چہ صور تماشی سازد کہ خندہ می آید(۲)۔

ابر سیاہ از جانب شمال برخاستہ۔ البتہ خواہد بارید۔ برق ہم می تابد۔ دویدہ بیائید۔ قدم بردارید۔ پیش از باریدن بخانہ برسیم۔ اینک در رسید۔ حالا زور آورد۔ بیائید! بدکانے پناہ گیریم تاتر نشویم۔ آب زور می بارد۔ اکنوں استاد۔ حالا کم شد۔ ہنوز نا وہ جاری ہست۔ زمیں ہمہ گل شد۔ سوئے مشرق نگاہ کنید۔ قوس قزح بر آمدہ۔ پہ پہ(۳) خوش رنگہا دارد۔ ایں روشنی و صدائے مہیب چہ بود؟ ایں برق ست و رعد۔ صاعقہ ست کہ بر مردم می افتد و ہلاک می کند۔ پناہ بخدا۔ الٰہی از آسیبش نگہدار۔ باراں رحمتِ الٰہی ست۔ اکنوں گیاہ می روید۔ روئے زمین ہمہ سبزی شود۔ گلبن گل می کند۔ درخت ثمر می دہد۔ غلہ پیدا می شود۔

آتا ہے۔ نہ چھوڑو کہ وہ اندر آئے۔ ایک روز جنگل میں میں اسے لے گیا۔ اور بھیڑیئے کے سر کا خیال اس کو میں نے دیا۔ (بھیڑیئے پہ اس کو میں نے للکارا) وہی بلی اور چوہے کی نقل تھی۔ بندر کو تو نے دیکھا۔ بوزنہ کتابی فارسی ہے۔ تو دیکھ کہ دیوار پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے سامنے ہاتھ نہ کر کیونکہ وہ مارتا ہے ایک برا جانور ہے۔ مجھ کو اس کی حرکتیں بہت اچھی آتی ہے۔ وہ کتنا آدمی کے مشابہ ہوتا ہے۔ کتنی صورتیں بناتا ہے کہ ہنسی آتی ہے۔

شمال کی طرف سے ایک کالی بدلی اٹھی ہے۔ یقیناً برسے گی۔ بجلی بھی چمکتی ہے۔ دوڑ کر آپ آئیں۔ قدم اٹھائیں۔ برسنے سے پہلے ہم گھر پہنچیں۔ اب وہ پہنچ گئی (بارش) اب روز لائی۔ آپ آئیں کسی دکان میں ہم پناہ لیں تاکہ ہم ترنہ ہو جائیں۔ پانی روز سے برستا ہے اب ٹھہر گیا۔ اب کم ہو گیا۔ ابھی پرنالہ جاری ہے۔ زمین تمام گیلی ہو گئی۔ مشرق کی طرف آپ دیکھیں۔ دھنک نکلی ہوئی ہے۔ واہ واہ اچھے رنگ رکھتی ہے۔ یہ روشنی اور خوفناک آواز کیا تھی۔ یہ بجلی ہے یا بادل کی گرج۔ کڑکتی ہوئی بجلی ہے جو کہ لوگوں کے سر پر گرتی ہے اور ہلاک کرتی ہے۔ خدا کی پناہ۔ اے میرے اللہ اس کی تکلیف سے حفاظت فرما۔ بارش خدا کی رحمت ہے۔ اب گھاس اُگتی ہے۔ تمام روئے زمین ہری ہو جاتی ہے۔ (سبز ہو جاتی ہے) ڈالی کلی نکالتی ہے۔ درخت پھل باندھتا ہے۔ اناج پیدا ہوتا ہے۔

## حکایت اوّل

روزے بادشاہے مع شاہزادہ بشکار رفت۔ چوں ہوا گرم شد بادشاہ و شاہزادہ لبادۂ(۱) خود را بر دوشِ مسخرہ نہادند۔ بادشاہ تبسم کرد و گفت اے مسخرہ! بر تو باریک خرست۔ گفت بار دو خر۔

## حکایت دوم

شیرے و مردے دریک خانہ تصویرِ خود ہا دیدند۔ مرد شیر را گفت می بینی شجاعت انساں کہ شیر را تابع کردہ است۔ شیر گفت، مصورِ(۲) ایں انسان ست اگر شیر مصور بودے ایں چنیں نبودے۔

## حکایت سوم

شخصے مرتبۂ بزرگ یافت۔ دوستے برائے تہنیت نزدِ او رفت۔ آں شخص پرسید کیستی؟ وچرا آمدۂ؟ دوستِ او شرمندہ گردید و گفت مرانمی شناسی دوستِ قدیم تو ام برائے تعزیت نزدِ تو آمدہ ام شنیدہ ام کہ کور شدۂ۔

## حکایت چہارم

طبیبے ہر گاہ بگورستاں رفتے چادر بر سر و روئے خود کشیدے، مردماں پرسیدند کہ سبب ایں چیست؟ گفت از مردگانِ ایں گورستاں شرم می کنم زیرا کہ از دوائے من مردہ اند۔

## پہلی حکایت

کسی دن ایک بادشاہ شہزادے کے ساتھ شکار کو گیا۔ جب ہوا گرم ہو گئی بادشاہ اور شہزادے نے اپنا لبادہ مسخرے کے کاندھے پر رکھا۔ بادشاہ مسکرایا اور اس نے کہا اے مسخرہ تجھ پر ایک گدھے کا بوجھ ہے۔ اس نے کہا دو گدھوں کا بوجھ۔

## دوسری حکایت (قصہ)

ایک شیر اور ایک مرد نے ایک گھر میں اپنی تصویریں دیکھیں۔ مرد نے شیر کو کہا۔ تو دیکھتا ہے انسان کی بہادری کہ شیر کو اس نے چت کیا ہے۔ شیر نے کہا۔ اس تصویر کا بنانے والا انسان ہے۔ اگر شیر مصور ہوتا تو ایسا نہیں ہوتا۔

## تیسری کہانی

ایک شخص نے بڑا مرتبہ پایا (عہدہ) ایک دوست اس کی مبارکباد کیلئے اس کے پاس گیا۔ اس شخص نے پوچھا تو کون ہے اور تو کیوں آیا ہے۔ اس کا دوست شرمندہ ہوا اور اس نے کہا تو مجھے نہیں پہچانتا ہے۔ میں تیرا پرانا دوست ہوں۔ میں تعزیت کیلئے تیرے پاس آیا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ تو اندھا ہو گیا ہے۔

## چوتھی حکایت

ایک حکیم جس وقت قبرستان میں جاتا۔ چادر اپنے سر اور چہرے پر کھینچتا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے۔ اس نے کہا کہ اس قبرستان کے مردوں سے میں شرم کرتا ہوں اس لئے کہ وہ میری دوا سے مرے ہیں۔



## حکایت پنجم

درویشے نزد شیخے رفت و چیزے سوال کرد۔ شیخ گفت "اگر یک سخن من قبول کنی ہر چہ بخواہی تو را بدہم۔" درویش پرسید "آں سخن چیست؟" گفت "گاہے چیزے از من مخواہ" دیگر ہر چہ بخواہی بدہم۔

## حکایت ششم

یکے از اطفال پرسید کہ سالہائے بسیار در جہاز بودی و سفر دریا کردی۔ دریا چہ عجائب دیدی؟ گفت عجب ہمیں بود کہ از دریا بخیر و سلامت رسیدم۔

## حکایت ہفتم

شاعرے توانگرے را مدح کرد ہیچ التفات نہ کرد۔ توانگر او را ہیچ نگفت۔ روز دیگر شاعر بر در او رفت و نشست۔ توانگر گفت "اے شاعر مدح کردی ہیچ ترا ندادم، ذمت کردی ہیچ نہ گفتم" حالا چرا نشستہ؟ گفت حالا میخواہم کہ اگر میری ترا مرثیہ ہم بگویم۔

## حکایت ہشتم

یکے دستار درویشے گرفت و گریخت۔ درویش بگورستان رفت و نشست۔ مردمان او را گفتند کہ آں شخص دستار ترا بطرف باغے برد، تو در گورستان چرا نشستہ؟ او چہ میگوئی؟ گفت: "او نیز آخر اینجا خواہد آمد از ہمیں سبب اینجا نشستہ ام۔"

## پانچویں حکایت

کوئی فقیر ایک بخیل کے پاس گیا اور کچھ اس نے مانگا بخیل نے کہا۔ اگر تو میری ایک بات قبول کرے۔ جو کچھ تو کہے گا میں دونگا۔ درویش نے پوچھا وہ کیا بات ہے۔ اس نے کہا کبھی کوئی چیز مجھ سے نہ مانگ دوسرا جو کچھ تو کہے گا میں کروں گا۔

## چھٹی حکایت

کسی آدمی نے افلاطون سے پوچھا کہ بہت سارے برس جہاز میں تو تھا اور دریا کا سفر تو نے کیا دریا میں کیا عجیب چیز تو نے دیکھی۔ اس نے کہا۔ تعجب خیز بات یہی تھی کہ دریا سے کنارے پر سلامتی سے میں پہنچ گیا۔

## ساتویں حکایت

کسی شاعر نے کسی مالدار کی تعریف کی۔ کچھ نہیں پایا تو اس نے برائی کی۔ مالدار نے اسے کچھ نہیں کہا۔ دوسرے دن شاعر اس کے دروازے پر گیا اور بیٹھا۔ مالدار نے کہا۔ اے شاعر تو نے تعریف کی۔ میں نے تجھے کو نہیں دیا۔ میری برائی بیان کی میں نے کچھ نہیں کہا۔ اب کیوں تو بیٹھا ہے۔ اس نے کہا اب میں چاہتا ہوں کہ اگر تو مرجائے تیرا مرثیہ بھی میں کہوں۔

## آٹھویں حکایت

کسی آدمی نے کسی فقیر کی پگڑی پکڑی اور بھاگا۔ درویش قبرستان میں گیا اور بیٹھا۔ لوگوں نے اس کو کہا کہ وہ آدمی تیری پگڑی کسی باغ کی طرف لے گیا۔ قبرستان کے دروازے پر تو کیوں بیٹھا ہے۔ اور تو کیا کرتا ہے۔ اس نے کہا۔ وہ بھی آخر میں اسی جگہ آئے گا۔ اسی وجہ سے میں یہاں بیٹھا ہوں۔



## حکایت نہم

شخصے در خواب باشیطاں ملاقات کرد۔ یک سیلی(۱) بر روئے اوز د وریش اورا گرفت و گفت 'اے ملعون دشمن ماہستی و برائے فریب دادنِ مامردماں' ریش درازی، داری چوں سیلی دیگر بر روئے اوزد' بیدار شد و ریش خود را در دست خود دیده شرمنده گردید و بر خود خندید۔

## حکایت دہم

شخصے با بخیلے دوستی داشت' روزے بخیل را گفت کہ حالا بسفر می روم' انگشتری خود مارا بده آنرا نزد خود خواہم داشت' ہر گاه اورا خواہم دید ترا یاد خواہم کرد۔ جواب داد کہ اگر مرا یاد داشتن می خواہی' ہر گاه انگشت خود خالی بینی مرا یاد کن کہ انگشتری از فلاں خواستہ بودم' نداد۔

## حکایت یازدہم

روزے شاعری تقصیر کرد۔ بادشاه جلادر افرمود کہ رو بروئے من اورا بکش۔ لرزه بر اندام شاعر افتاد' ندیمے(۲) اورا گفت ایں چہ نامردی و بیجگریست! مرداں گاہے ایں چنیں نمی ترسند۔ شاعر گفت اے ندیم اگر مردی بیا' بجائے من بنشیں' تا من برخیزم بادشاه ایں لطیفہ پسندید و خندید و تقصیر او معاف فرمود۔

## حکایت دوازدہم

بادشاہے در خواب دید' کہ تمام دندانہائے او افتاده اند۔ از منجمے تعبیر آں پرسید۔ گفت

## نویں حکایت

کسی آدمی نے نیند میں شیطان سے ملاقات کی۔ ایک طمانچہ اس کے منہ پر مارا۔ اور اس کی داڑھی کو پکڑا اور کہا اے ملعون تو ہمارا دشمن ہے اور ہم لوگوں کو دھوکا دینے کیلئے تو لمبی لمبی ڈاڑھی رکھتا ہے۔ جب دوسرا طمانچہ اس کے منہ پر مارا وہ جاگ گیا۔ اور اپنی داڑھی کو اپنے ہاتھ میں دیکھ کر شرمندہ ہوا اور اپنے آپ پر ہنسا۔

## دسویں حکایت

ایک آدمی کسی خلیل کے ساتھ دوستی رکھتا تھا ایک دن خلیل کو اس نے کہا کہ اب میں سفر کو جاتا ہوں۔ اپنی انگوٹھی تو ہمیں دے اس کو میں اپنے پاس رکھونگا جس وقت اس کو میں دیکھوں گا۔ تجھے میں یاد کروں گا۔ اس نے جواب دیا کہ اگر تو مجھے یاد رکھنا چاہتا ہے۔ جس وقت اپنی انگلی کو تو خالی دیکھے۔ مرا یاد کر کہ انگوٹھی میں نے فلاں سے چاہی تھی (مانگی تھی) اس نے نہیں دی۔

## گیارہویں حکایت

کسی دن کسی شاعر نے غلطی کی۔ بادشاہ نے جلاد کو فرمایا کہ میرے سامنے اس کو قتل کرو۔ شاعر کے بدن پر کپکپی پڑی۔ ایک درباری نے اس کو کہا۔ یہ کیسی نامردی اور بزدلی ہے۔ بہادر لوگ کبھی ایسا نہیں ڈرتے ہیں۔ شاعر نے کہا کہ اے درباری اگر تو مرد ہے تو آ۔ میری جگہ تو بیٹھ۔ تاکہ میں اٹھ جاؤں بادشاہ نے اس لطیفے کو پسند کیا اور ہنسا اور اس کی خطا کو معاف کیا۔

## بارہویں حکایت

کسی بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ اس کے تمام دانت گر گئے ہیں کسی نجومی سے اس نے اس کی تعبیر پوچھی اس نے کہا



کہ ہمہ اولاد و اقارب بادشاہ روبروئے بادشاہ خواہند مرد' بادشاہ در خشم شد و منجم را قید کرد و منجم دیگرے را طلبید و تعبیر آں خواب پرسید' عرض کرد کہ از ہمہ اولاد و اقارب' بادشاہ زیادہ تر خواہد زیست۔ بادشاہ ایں لطیفہ پسندید و انعام داد۔

## حکایت سیز دہم

شخصے پیش یکے نویسندہ رفت و گفت خطے بنویس' گفت' پائے من درد می کند' آں شخص گفت' ترا جائے فرستادن نمیخواہم کہ چنیں عذری کنی۔ جواب داد کہ ایں سخن تو راست است لیکن ہر گاہ کہ برائے کسے خط می نویسم طلبیدہ می شوم برائے خواندن آں' زیرا کہ دیگر شخص خط من خواندن نمی تواند۔

## حکایت چہار دہم

درویشے تقصیر بزرگ کرد پیش حبشی کوتوال بروند۔ کوتوال حکم کرد کہ تمام روئے درویش سیاہ کنید و در تمام شہر بگردانید' درویش گفت اے کوتوال! نصف روئے من سیاہ کن ورنہ ہمہ مردمانِ شہر خواہند دانست کہ حبشی کوتوال' ہستم کوتوال ازیں سخن خندید و تقصیر درویش معاف کرد۔

## حکایت پانزدہم

شاعرے مسکیں(۱) پیش توانگرے رفت و چناں نزدیک او نشست کہ میاں شاعر و توانگر از یک وجب زیادہ تفاوت نبود۔ توانگر ازیں سبب برہم شد و روئ ترش کرد و پرسید کہ درمیان تو و خرچہ تفاوت ست؟ گفت' بقدر یک وجب۔ توانگر ازیں جواب بسیار خجل شد و عذر نمود۔

کہ بادشاہ کی تمام اولاد اور رشتہ دار بادشاہ کے سامنے مر جائینگے۔ بادشاہ غصہ ہوا اور نجومی کو قید کیا اور دوسرے نجومی کو بلایا۔ اور اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ اس نے عرض کیا کہ بادشاہ تمام رشتہ داروں سے بہت زیادہ جئے گا۔ بادشاہ نے یہ لطیفہ پسند کیا اور اسکو انعام دیا۔

## تیرہویں حکایت

ایک شخص ایک محرر کے پاس گیا۔ اور اس نے کہا کہ ایک خط لکھ دو۔ محرر نے کہا۔ میرا پاؤں دکھتا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ کسی جگہ تجھ کو میں بھیجنا نہیں چاہتا ہوں کہ ایسا عذر (بہانہ) کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ یہ تیری بات سچی ہے۔ لیکن جس وقت کسی شخص کیلئے میں خط لکھتا ہوں اس کے پڑھنے کیلئے میں لایا جاتا ہوں اس لئے کہ دوسرا آدمی میرا خط نہیں پڑھ سکتا ہے۔

## چودھویں حکایت

کسی فقیر نے بڑی غلطی کی۔ حبشی کوتوال کے سامنے لوگ لے گئے کوتوال نے حکم کیا فقیر کے تمام چہرے کو تم کالا کرو۔ اور تمام شہر میں اس کو پھراؤ۔ درویش نے کہا اے کوتوال میرا آدھا منہ کالا کرو۔ ورنہ شہر کے تمام لوگ جانیں گے کہ میں حبشی کوتوال ہوں کوتوال اس بات سے ہنسا اور فقیر کی غلطی کو معاف کیا۔

## پندرہویں حکایت

ایک مسکین شاعر کسی مالدار کے پاس گیا اور ایسا اس کے قریب بیٹھا کہ شاعر اور مالدار کے درمیان ایک بالشت سے زیادہ دُور نہیں تھا۔ مالدار اس وجہ سے ناراض ہوا اور چہرہ کھنا کیا۔ اور اس نے پوچھا۔ کہ تیرے اور گدھے کے درمیان کیا فرق ہے۔ شاعر نے کہا۔ ایک بالشت کی مقدار۔ مالدار اس جواب سے بہت شرمندہ ہوا اور معذرت کی۔



## حکایت شانزدہم

آوردہ اند کہ حضرت آدم علیہ السلام چوں در بہشت گندم تناول نمود و لباسہائے کہ پوشیدہ بود از تن او فرو ریخت، و چپ و راست می گریخت، و در زیر ہر درخت پنہاں می شد۔ خطاب رسید کہ اے آدم! ز ما می گریزی؟ گفت، نے خدا، از تو چگونہ گریزن و کجا تواں گریخت؟ لما از خطائے خود شرم می دارم۔

## حکایت ہفتدہم

اعرابی(۱) شترے گم کردہ بود، سوگند خورد کہ چوں بیابمیک درم بفروشم۔ چوں شتر یافت از سوگند خود پشیماں شد۔ گربہ در گردن شتر آویخت و بانگ زد کہ شتر رابیک درم می فروشم و گربہ را بصد درم لما ازیکدیگر جدا نمی فروشم۔ شخصے در آنجا وارد شد و گفت چہ ارزاں بودے اگر ایں شتر راقلادہ در گردن نبودے!

## حکایت ہجدہم

نابینائے در شب تار چراغ در، دست و سبوئے بر دوش(۲) گرفتہ در بازار میرفت شخصے از وے پرسید، کہ اے احمق روز و شب در چشم تو یکسان ست از چراغ ترا فائدہ چیست؟ نابینا خندید و گفت، ایں چراغ برائے من نیست بلکہ برائے تست تا در شب تار سبوئے مرا نشکنی۔

## حکایت نوزدہم

بادشاہے از منجمے پرسید کہ چند سال از عمر من باقیست؟ گفت دہ سال، بادشاہ بسیار متفکر

## سولھویں حکایت

بیان کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں جب گندم کا دانہ تناول فرمایا۔ اور جو لباس کہ انہوں نے پہنا تھا۔ ان کے بدن سے نیچے گر گیا۔ اور دائیں بائیں وہ بھاگتے تھے۔ اور ہر درخت کے پیچھے چھپتے تھے۔ خطاب پہنچا کہ اے آدم ہم سے تو بھاگتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا۔ نہیں اے خدا تجھ سے کیسے بھاگوں اور کہاں بھاگ سکتا ہوں۔ لیکن اپنی خطا سے میں شرم رکھتا ہوں۔

## سترھویں حکایت

دیہاتی نے ایک اونٹ گم گیا تھا اس نے قسم کھائی کہ جب میں پاؤں ایک درم میں میں بیچوں گا۔ جب اونٹ اس نے پایا۔ اپنی قسم سے وہ شرمندہ ہوا۔ ایک بلی اونٹ کی گردن میں اس نے لٹکائی اور آواز لگائی کہ اونٹ کو ایک درم میں میں بیچتا ہوں اور بلی کو سو درم میں لیکن ایک دوسرے سے جدا نہیں بیچوں گا۔ ایک شخص وہاں آیا اور اس نے کہا کتنا سستا ہوتا اگر اس اونٹ کی گردن میں بار نہ ہوتا۔

## اٹھارویں حکایت

کوئی نابینا اندھیری رات میں ہاتھ میں چراغ اور کندھے پر ایک صراحی لے کر بازار میں جاتا تھا۔ کسی شخص نے اس سے پوچھا کہ اے بے وقوف دن اور رات تیری آنکھ میں ایک جیسے ہیں۔ چراغ سے تجھ کو کیا فائدہ ہے۔ اندھا ہنسا اور اس نے کہا۔ یہ چراغ میرے لئے نہیں ہے۔ بلکہ تیرے لئے ہے۔ تاکہ اندھیری رات میں میری صراحی کو تو نہ توڑے۔

## انیسویں حکایت

ایک بادشاہ نے کسی نجومی سے پوچھا کہ میری عمر سے کتنے سال باقی ہیں۔ نجومی نے کہا دس سال بادشاہ بہت فکر مند



گردید و ہمچو بیمار بر بستر افتاد۔ وزیرِ عاقل بود منجم را روبروئے بادشاہ طلبید و پرسید کہ چند سال از عمر تو باقی ست؟ گفت بست سال، وزیر ہماں وقت از شمشیر منجم را روبروئے بادشاہ بقتل رسانید، بادشاہ خوشنود گردید و حکمت وزیر را پسندید، و باز ہیچ سخن منجم نشنید۔

## حکایت بستم

نقاشے در شہرے رفت و آنجا پیشہ طبابت آغاز کرد، بعد چند روز شخصے از وطن او در آں شہر رسید و او را دید و پرسید کہ حالا چہ پیشہ میکنی؟ گفت طبابت۔ پرسید چرا؟ گفت از برائے آنکہ اگر دریں پیشہ تقصیرے می کنم خاک آں را می پوشد۔

## حکایت بست و یکم

روزے شخصے باخود میگفت کہ ہرچہ در زمین و آسمان ست ہمہ برائے من ست۔ خدا مرا بسیار بزرگ آفرید۔ در آں اثناء پشہ بر بینیٔ او نشست و گفت ترا چنیں غرور نشاید زیرا کہ ہرچہ در زمین و آسمان ست خدا برائے تو آفرید لما ترا برائے من، ندانی کہ من از تو بزرگ ترام؟

## حکایت بست و دُوم

بادشاہے دانشمند را طلبید و گفت میخواہم کہ ترا قاضیٔ ایں شہر کنم، دانشمند گفت لائق ایں کار نیستم۔ بادشاہ پرسید چرا؟ جواب داد کہ آنچہ گفتم اگر راست گفتم، مرا معذور دارید، و اگر دروغ گفتم پس دروغ گو را قاضی کردن مصلحت نیست۔ بادشاہ عذر دانشمند

ہوا اور بیمار کی طرح بستر پر گر پڑا وزیر سمجھدار تھا نجومی کو بادشاہ کے سامنے بلایا اور پوچھا کہ کتنے سال تیری عمر سے باقی ہیں۔ اس نے کہا بیس سال وزیر نے اسی وقت تلوار سے نجومی کو بادشاہ کے سامنے قتل تک پہنچایا بادشاہ خوش ہوا اور وزیر کی حکمت کو پسند کیا۔ پھر نجومی کی کوئی بات بادشاہ نے نہ سنی۔

## بیسویں حکایت

کوئی تصویر بنانے والا کسی شہر میں گیا اور اس جگہ حکیمی کا پیشہ شروع کیا۔ کچھ دنوں کے بعد ایک شخص اس کے وطن سے اس شہر میں پہنچا اور اس کو دیکھا اور پوچھا کہ اب تو کیا کام کرتا ہے اس نے کہا حکیمی اس نے پوچھا کیوں اس نے کہا اس لیے کہ اگر اس پیشے میں اگر کوئی غلطی میں کرتا ہوں مٹی اسے چھپا دیتی ہے۔

## اکیسویں حکایت

کوئی شخص ایک دن اپنے آپ سے کہتا تھا کہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب میرے لیے ہے۔ خدا نے مجھ کو بڑا پیدا کیا۔ اس درمیان میں ایک مچھر اس کی ناک پر بیٹھا اور کہا ایسا غرور تیرے لائق نہیں ہے۔ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ خدا نے تیرے لیے پیدا کیا لیکن تجھ کو میرے لئے۔ تو نہیں جانتا ہے میں تجھ سے زیادہ بڑا ہوں۔

## بائیسویں حکایت

ایک بادشاہ نے کسی عقلمند کو بلایا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ تجھ کو میں اس شہر کا قاضی کروں۔ عقلمند نے کہا کہ اس کام کے لائق میں نہیں ہوں۔ بادشاہ نے کہا کیوں۔ اس نے جواب دیا وہ جو کہ میں نے کہا اگر سچ کہا۔ تو مجھ کو آپ معذور رکھیں۔ اگر میں نے جھوٹ کہا تو جھوٹے کو قاضی کرنے میں مصلحت نہیں۔ (قاضی بنانے میں مصلحت نہیں) بادشاہ نے عقلمند کے بہانہ کو



پسندید و اورا معذور داشت۔

## حکایت بست و سوم

کوژے را گفتند میخواہی کہ پشت تو راست شود یا پشت دیگر مردماں ہمچو پشت تو کوز گردد؟ گفت می خواہم کہ پشت دیگر مردماں کوز گردد۔ تا از آں چشم کہ دیگراں مرا می دیدند من آنہارا ہم بہ بینم۔

## حکایت بست و چہارم

دانشمندے مصاحب بادشاہ بود و موئے ریش خود میکند۔(۱) روزے بادشاہ اورا گفت کہ اگر بار دیگر موئے ریش خواہی بر کند' بر تو سیاست خواہم نمود۔ بعد چند روز دانشمند کارے کرد کہ بادشاہ برو مہرباں گردید' اورا گفت ہرچہ خواہی ترا بخشم' دانشمند گفت ریش من مرا بخش' دیگر ہیچ نمی خواہم۔ بادشاہ تبسم کرد و گفت: اگر خوشی تو در ہمین ست' بخشیدم۔

## حکایت بست و پنجم

دزدے در مقام شخصے برائے دزدیدن اسپ رفت' اتفاقاً گرفتار شد۔ صاحب اسپ(۱) دزد را گفت اگر حکمت دزدیٔ اسپ مرا بنمائی ترا آزاد بکنم۔ دزد قبول کرد' نزدِ اسپ رفت و رسن پائے او کشاد و بعد ازاں لگام داد و پس بر اسپ سوار شد و تیز راند و گفت: "ہمیں' ایں طور دزدی می کنند۔" مردماں ہر چند تعاقب او کردند نیافتند۔

## حکایت بست و ششم

شخصے بسیار مفلس بود اسپے داشت' آنرا در اصطبل(۱) بست لیکن طرفے کہ سر اسپاں شود او دُم او کرد' وند او در دلو کہ اے مردماں' تماشائے عجیب بہ بینید کہ سر اسپ جائے

پسند کیا اور اس کو معذور رکھا۔

## تیئیسویں حکایت

ایک کبڑے کو لوگوں نے کہا تو چاہتا ہے کہ تیری پیٹھ سیدھی ہو جائے یا دوسرے لوگوں کی پیٹھ تیری پیٹھ کی طرح کبڑی ہو جائے اس نے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے لوگوں کی پیٹھ کبڑی ہو جائے تاکہ اس آنکھ سے کہ دوسرے مجھ کو دیکھتے ہیں میں ان کو بھی دیکھوں۔

## چوبیسویں حکایت

ایک عقلمند بادشاہ کا ہمنشین تھا اور اپنی داڑھی کے بال کو اکھاڑتا تھا ایک دن بادشاہ نے اس کو کہا کہ اگر دوسری بار داڑھی کے بال تو اکھاڑے گا تجھ پر میں سیاست کروں گا (سزا دوں گا) چند دنوں کے بعد عقلمند نے ایک کام کیا کہ بادشاہ اس پر مہربان ہوا۔ اس کو کہا۔ جو کچھ تو چاہے تجھے میں بخشوں گا عقلمند نے کہا میری داڑھی کو مجھے بخش دے دوسرا کچھ میں نہیں چاہتا ہوں۔ بادشاہ مسکرایا اور کہا اور تیری خوشی اسی میں ہے تو میں نے بخشا۔

## پچیسویں حکایت

ایک چور کسی شخص کی جگہ میں گھوڑا چرانے کیلئے گیا اتفاق سے وہ گرفتار ہوا۔ گھوڑے کے مالک نے چور کو کہا اگر گھوڑا چوری کرنے کی ترکیب مجھ کو تو دکھائے تو تجھ کو آزاد میں کروں گا۔ چور نے قبول کیا۔ گھوڑے کے پاس وہ گیا اور اس کے پاؤں کی رسی کھولی اور اس کے بعد لگام دی تو گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور تیز بھگایا۔ اور گفت دیکھو اس طریقے سے میں چوری کرتا ہوں لوگوں نے ہر چند اس کا تعاقب کیا نہیں پایا۔

## چھبیسویں حکایت

ایک شخص بہت غریب تھا ایک گھوڑا رکھتا تھا اسکو اصطبل میں باندھا لیکن جس طرف گھوڑوں کا سر



دم است' همه مردمانِ شهر جمع شدند! هر شخصے که در اصطبل برائے تماشا رفتن می خواست ازو اند کے نقدی گرفت و اورا راه می داد' هر که در آں اصطبل می رفت' شرمنده از آنجا باز می آمد ہیچ نمی گفت۔

## حکایتِ بست و ہفتم

امیر تیمور لنگ بہندوستاں رسید مطرباں(۲) را طلبید و گفت' از بزرگاں شنیده ام که دریں شهر مطربانِ کامل اند' مطربے نابینا پیش بادشاه حاضر شد و سرودے آغاز کرد بادشاه بسیار خوش گردید و نام او پرسید' گفت نام من دولت ست۔ گفت' دولت هم کور میشود؟ جواب داد اگر دولت کور نبودے بخانهٔ لنگ نیامدے' بادشاه ایں جواب به پسندید و انعام بسیار داد۔

## حکایت بست و ہشتم

شخصے نزد طبیب رفت و گفت' شکم من درد میکند' دواکن۔ طبیب پرسید امروز چه خوردهٔ؟ گفت' نانِ سوخته۔ طبیب دوا در چشم او کردن خواست۔ آں شخص گفت اے طبیب! درد شکم را با چشم چه نسبت؟ حکیم گفت اوّل ترا دوائے چشم می باید کرد زیرا که اگر چشمت درست بودے نان سوخته نمی خوردے۔

## حکایت بست و نہم

شخصے را یک کیسه(۱) دینار در خانه گم شد۔ او بقاضی خبر کرد۔ قاضی همه مردمانِ خانه را طلبید و بهر کس یک یک چوب داد که همه آں در طول برابر بود گفت هر که دزد ست چوب او بقدر یک انگشت دراز خواهد شد۔ چوں همه را رخصت کرد شخصے که دزدیده بود

ہوتا ہے۔ اس نے اسکی دم کی اور پکارا کہ اے لوگوں عجیب تماشا دیکھو کہ گھوڑے کا سر دم کی جگہ پر ہے۔ شہر سے تمام لوگ جمع ہوگئے۔ جو آدمی کہ اصطبل میں تماشا دیکھنے کیلئے جانا چاہتا تھا۔ اس سے تھوڑا نقد (روپیہ) وہ لیتا تھا۔ اور اس کو راستہ دے دیتا تھا۔ جو کوئی اس اصطبل میں جاتا تھا۔ شرمندہ ہو کر اس جگہ سے واپس آتا تھا اور کچھ نہیں کہتا تھا۔

## ستائیسویں حکایت

امیر تیمور لنگ ہندوستان پہنچا۔ گویوں کو اس نے بلایا۔ اور اس نے کہا ہزرگوں سے میں نے سنا ہے۔ اس شہر میں ماہر گویے ہیں۔ ایک نابینا گویا بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا اور ایک گانا شروع کیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور اسکا نام پوچھا۔ اس نے کہا میرا نام دولت ہے۔ اس نے کہا (تیمور نے کہا) دولت بھی اندھی ہوتی ہے۔ اس نے جواب دیا اگر دولت اندھی نہ ہوتی لنگڑے کے گھر نہ آتی۔ بادشاہ نے یہ جواب پسند کیا اور بہت انعام دیا۔

## اٹھائیسویں حکایت

کوئی شخص حکیم صاحب کے پاس گیا اور کہا میرا پیٹ درد کرتا ہے۔ دوا کرو حکیم نے پوچھا۔ آج آپ نے کیا کھایا ہے۔ اس نے کہا جلی ہوئی روٹی۔ حکیم نے اس کی آنکھ میں دوا ڈالنا چاہی اس شخص نے کہا اے حکیم۔ پیٹ کے درد کو آنکھ کے ساتھ کیا نسبت حکیم نے کہا پہلے تجھ کو آنکھ کی دوا (علاج) کرنی چاہئے اس لیے کہ اگر تیری آنکھ صحیح ہوتی جلی ہوئی روٹی تو نہیں کھاتا۔

## انتیسویں حکایت

ایک شخص کی دینار کی ایک تھیلی گھر میں گم ہوئی۔ اس نے قاضی کو خبر کی۔ قاضی نے گھر کے تمام لوگوں کو بلایا اور ہر آدمی کو ایک ایک لکڑی دی جو کہ تمام لمبائی میں برابر تھیں۔ اس نے کہا جو کہ چور ہے۔ اسکی لکڑی ایک انگلی کی مقدار لمبی ہوجائیگی۔ جب تمام کو رخصت کیا۔ جس نے کہ چوری کی تھی



ترسید و چوب را بقدر یک انگشت تراشید۔ روز دیگر چوں قاضی ہمہ را طلبید و چوب ہا دید' معلوم کرد کہ دزد انیست کیسۂ دینار از و گرفت و سیاست نمود۔

## حکایت سی ام

شخصے با شخصے شرط کرد کہ اگر بازی نیابم یک آثار گوشت از اندام من بتراش۔ چوں بازی نیافت مدعی ایفائے شرط خواست او قبول نہ کرد۔ ہر دو پیش قاضی رفتند۔ قاضی مدعی را گفت معاف کن' قبول نہ کرد' قاضی برہم شد' فرمود کہ بتراش لیکن اگر اندک یا زیادہ از آثار خواہی تراشید ترا سیاست خواہم نمود مدعی نتوانست ناچار شدہ(۲) معاف کرد۔

## حکایت سی و یکم

شخصے طوطی پرورد و او را زبان فارسی آموخت۔ طوطی در جواب ہر سخن می گفت: "دریں چہ شک" روزے آں شخص طوطی را در بازار برائے فروختن برد و صد روپیہ قیمت آں ظاہر کرد' مغلے از طوطی پرسید کہ لائق صد روپیہ ہستی؟ گفت "دریں چہ شک" مغل خوشنود شد و طوطی را خرید و بخانہ خود برد۔ ہر سخن کہ با طوطی می گفت جواب آں "دریں چہ شک" می یافت۔ در دل خود شرمندہ و پشیماں گردید گفت' حماقت کردم کہ چنیں طوطی خریدم گفت "دریں چہ شک" مغل را تبسم آمد و طوطی را آزاد کرد۔

## حکایتِ سی و دوم

دانشمندے در مسجدے نشست۔ و با مرداں وعظ می گفت۔ شخصے در آں مجلس می گریست۔ روزے دانشمند(۱) گفت' سخن من در دل ایں شخص بسیار اثر می کند ازیں سبب

ہوتا ہے۔ اس نے اسکی دم کی اور پکارا کہ اے لوگوں عجیب تماشا دیکھو کہ گھوڑے کا سر دم کی جگہ پر ہے۔ شہر سے تمام لوگ جمع ہوگئے۔ جو آدمی کہ اصطبل میں تماشا دیکھنے کیلئے جانا چاہتا تھا۔ اس سے تھوڑا نقد (روپیہ) وہ لیتا تھا۔ اور اس کو راستہ دے دیتا تھا۔ جو کوئی اس اصطبل میں جاتا تھا۔ شرمندہ ہو کر اس جگہ سے واپس آتا تھا اور کچھ نہیں کہتا تھا۔

## ستائیسویں حکایت

امیر تیمور لنگ ہندوستان پہنچا۔ گویوں کو اس نے بلایا۔ اور اس نے کہا بزرگوں سے میں نے سنا ہے۔ اس شہر میں ماہر گویے ہیں۔ ایک نابینا گویا بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا اور ایک گانا شروع کیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور اسکا نام پوچھا۔ اس نے کہا میرا نام دولت ہے۔ اس نے کہا (تیمور نے کہا) دولت بھی اندھی ہوتی ہے۔ اس نے جواب دیا اگر دولت اندھی نہ ہوتی لنگڑے کے گھر نہ آتی۔ بادشاہ نے یہ جواب پسند کیا اور بہت انعام دیا۔

## اٹھائیسویں حکایت

کوئی شخص حکیم صاحب کے پاس گیا اور کہا میرا پیٹ درد کرتا ہے۔ دوا کرو حکیم نے پوچھا۔ آج آپ نے کیا کھایا ہے۔ اس نے کہا جلی ہوئی روٹی۔ حکیم نے اس کی آنکھ میں دوا ڈالنا چاہی اس شخص نے کہا اے حکیم۔ پیٹ کے درد کو آنکھ کے ساتھ کیا نسبت حکیم نے کہا پہلے تجھ کو آنکھ کی دوا (علاج) کرنی چاہئے اس لیے کہ اگر تیری آنکھ صحیح ہوتی جلی ہوئی روٹی تو نہیں کھاتا۔

## انتیسویں حکایت

ایک شخص کی دینار کی ایک تھیلی گھر میں گم ہوئی۔ اس نے قاضی کو خبر کی۔ قاضی نے گھر کے تمام لوگوں کو بلایا اور ہر آدمی کو ایک ایک لکڑی دی جو کہ تمام لمبائی میں برابر تھیں۔ اس نے کہا جو کہ چور ہے۔ اسکی لکڑی ایک انگلی کی مقدار لمبی ہوجائیگی۔ جب تمام کو رخصت کیا۔ جس نے کہ چوری کی تھی



ترسید و چوب را بقدر یک انگشت تراشید۔ روز دیگر چوں قاضی ہمہ را طلبید و چوبہا دید، معلوم کرد کہ دزد ہمانست کیسۂ دینار ازو گرفت و سیاست نمود۔

## حکایت سی ام

شخصے با شخصے شرط کرد کہ اگر بازی بیام یک آثار گوشت از اندام من بتراش۔ چوں بازی نیافت مدعی ایفائے شرط خواست او قبول نہ کرد۔ ہر دو پیش قاضی رفتند۔ قاضی مدعی را گفت معاف کن، قبول نہ کرد، قاضی برہم شد، فرمود کہ بتراش لیکن اگر اندک یا زیادہ از آثار خواہی تراشید ترا سیاست خواہم نمود مدعی نتوانست ناچار شدہ(۲) معاف کرد۔

## حکایت سی و یکم

شخصے طوطی پرورد و او را زبان فارسی آموخت۔ طوطی در جواب ہر سخن می گفت: "دریں چہ شک" روزے آں شخص طوطی را در بازار برائے فروختن برد و صد روپیہ قیمت آں ظاہر کرد، مغلے از طوطی پرسید کہ لائق صد روپیہ ہستی؟ گفت "دریں چہ شک" مغل خوشنود شد و طوطی را خرید و بخانہ خود برد۔ ہر سخن کہ با طوطی می گفت جواب آں "دریں چہ شک" می یافت۔ دردل خود شرمندہ و پشیماں گردید گفت، حماقت کردم کہ چنیں طوطی خریدم گفت "دریں چہ شک" مغل را تبسم آمد و طوطی را آزاد کرد۔

## حکایتِ سی و دوم

دانشمندے در مسجدے نشست۔ و با مرداں وعظ می گفت۔ شخصے در آں مجلس می گریست۔ روزے دانشمند(۱) گفت، سخن من در دل ایں شخص بسیار اثر می کند ازیں سبب

بات کچھ اثر نہیں کرتی ہے۔ کیسا دل رکھتے ہو کہ تم روتے ہو۔ اس نے کہا عقلمند کی بات پر میں نہیں روتا ہوں۔ بلکہ ایک خصی کو میں نے پالا تھا اور اس کو میں بہت دوست رکھتا تھا۔ جب خصی بوڑھا ہوا مر گیا۔ جس وقت عقلمند بات کہتا ہے اور اس کی داڑھی ہلتی ہے۔ خصی مجھے یاد آتا ہے۔ اس لیے کہ ایسی ہی لمبی داڑھی وہ رکھتا تھا۔

## تینتیسویں حکایت

ایک دن سکندر نے حاضریں مجلس کو کہا کہ کبھی کسی شخص کو میں نے محروم نہیں کیا۔ جس آدمی نے مجھ سے جو کچھ مانگا میں نے بخشا۔ ایک شخص نے اس وقت عرض کیا۔ کہ اے مالک مجھے ایک درم درکار ہے۔ تو بخش سکندر نے فرمایا کہ بادشاہوں سے کوئی چھوٹی چیز طلب کرنا بے ادبی ہے۔ اس شخص نے کہا کہ بادشاہ کو ایک درم دینے سے شرم آتی ہے۔ تو کوئی ملک مجھ کو بخش دے۔ سکندر نے کہا۔ پہلے میرے مرتبے سے کم کا تو نے سوال کیا (مانگا) اور دوسرا اپنے مرتبے سے زیادہ کا تو نے سوال کیا۔ دونوں بے جا سوال تو نے کیے۔ وہ شخص لاجواب ہوا اور شرمند ہو گیا۔

## چونتیسویں حکایت

ایک شخص نے اپنے نوکر کو کہا کہ اگر صبح سویرے دو کوے ایک جگہ میں بیٹھے ہوئے تو دیکھے۔ مجھ کو خبر کر کہ انکو میں دیکھوں گا۔ اچھا فال میں پاؤں گا۔ سارا دن میرا خوشی سے گزرے گا۔ حاصل کلام اسکے نوکر نے دو کووں کو ایک جگہ دیکھا اپنے آقا کو خبر کی۔ اسکا آقا جب باہر آیا ایک کوے کو دیکھا اور دوسرا کوا اڑ گیا تھا۔ نوکر پہ بہت غصہ ہوا۔ اور کوڑا (چابک) مارنے لگا۔ اسی وقت کسی دوست نے اس کیلئے کھانا بھیجا۔ نوکر نے عرض کی کہ اے آقا ایک کوے کو تو نے دیکھا کھانا پایا۔ اگر دو کووں کو آپ دیکھتے۔ وہ پاتے جو کچھ میں نے پایا۔



## حکایتِ سی و پنجم

شاعرے پیش توانگرے رفت و بسیار او را ستود، توانگر خوشنود شد و گفت نزد من نقد نیست لیکن غلہ بسیار ست اگر فردا بیائی بدہم، شاعر بخانہ خود رفت و وقت سحر(۲) نزد توانگر باز آمد۔ توانگر پرسید، چرا آمدی؟ گفت، دیروز وعدہ دادن غلہ کردی ازیں سبب باز آمدہ ام۔ توانگر گفت عجب احمق ہستی؛ تو از سخن مرا خوش کردی من نیز ترا خوش نمودم حالا چرا غلہ دہم؟ شاعر شرمندہ شدہ بازیافت۔

## حکایت سی و ششم

شبے قاضی در کتابے دید کہ ہر کہ سر خردی دارد و ریش دراز احمق می شود۔ قاضی سر خرد داشت و ریش بسیار دراز۔ باخود گفت کہ سر را بزرگ کردن نمی توانم لیکن ریش را کوتاہ خواہم ساخت۔ مقراض تلاش کرد نیافت، ناچار نیم ریش را در دست گرفت و نزد چراغ برد۔ چوں موئے را آتش گرفت شعلہ در دست او رسید، ریش را گذاشت، ہمہ ریش او سوختہ شد۔ قاضی بسیار شرمندہ گردید بسبب ایں کہ ہرچہ در کتاب بود باثبات رسید۔

## حکایت سی و ہفتم

دو مصور باہم گفتند کہ، ما ہر دو یکساں تصویر بکشیم و ببینیم کدام خوب میشد۔ یک مصور خوشہ انگور نقش نمود و آنرا بر دروازہ آویخت۔ مرغاں(۱) آمدند و بر آں منقار زدند۔ مردماں آں تصویر را بسیار پسندیدند و در خانۂ مصور دیگر رفتند و پرسیدند کہ کجا تصویر کشیدہ؟ گفت، در پس ایں پردہ۔ مصور اول خواست کہ پردہ بردارد، چوں دست بر پردہ نہاد معلوم کرد

## پینتیسویں حکایت

ایک شاعر کسی مالدار کے پاس گیا اور اس کی بہت تعریف کی۔ مالدار خوش ہوا اور کہا۔ میرے پاس روپیہ نہیں ہے اور غلہ بہت ہے۔ اگر تو کل آئے تو میں دوں گا۔ شاعر اپنے گھر گیا اور صبح کے وقت پھر مالدار کے پاس آیا مالدار نے پوچھا تو کیوں آیا اس نے کہا۔ کل گزشتہ تو نے غلہ دینے کا وعدہ کیا۔ اس سبب سے میں دوبارہ آیا ہوں مالدار نے کہا۔ تو عجیب بے وقوف ہے۔ تو نے بات سے مجھے خوش کیا میں نے تجھ کو خوش کیا۔ اب تجھے کیوں غلہ دوں۔ شاعر شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا۔

## چھتیسویں حکایت

کسی رات قاضی نے ایک کتاب میں دیکھا جو کوئی چھوٹا سر رکھتا ہے۔ اور لمبی داڑھی۔ بے وقوف ہوتا ہے۔ قاضی سر چھوٹا رکھتا تھا اور بہت لمبی داڑھی۔ اپنے کو کہا کہ سر اکو بڑا بنانے کی طاقت میں نہیں رکھتا ہوں لیکن داڑھی کو چھوٹی میں کرلوں گا۔ قینچی تلاش کی لیکن نہ پائی۔ مجبوراً آدھی داڑھی کو ہاتھ میں پکڑا چراغ کے قریب لے گیا۔ جب بال کو آگ نے پکڑا شعلہ اس کے ہاتھ میں پہنچا۔ داڑھی اس نے چھوڑ دی اس کی تمام داڑھی جل گئی۔ قاضی بہت شرمندہ ہوا۔ اس سبب سے کہ جو کچھ کتاب میں تھا ثبوت کو پہنچ گیا۔ (ثابت ہو گیا)

## سینتیسویں حکایت

دو مصوروں نے ایک دوسروں کو کہا کہ ہم دونوں آدمی تصویر بنائیں اور ہم دیکھیں کون اچھی تصویر بناتا ہے۔ ایک مصور نے انگور کا ایک گچھے کا نقش بنایا۔ اور اس کو دروازے پر لٹکایا۔ بہت سارے پرندے آئے اور اس پر چونچ ماری۔ لوگوں نے اس تصویر کو بہت پسند کیا اور دوسرے نقاش کے گھر میں گئے اور پوچھا لوگوں نے کہ کہاں تصویر تو نے بنائی ہے۔ مصور نے کہا اس پردے کے پیچھے پہلے مصور نے پردہ اٹھانا چاہا۔ جب ہاتھ پردے پر رکھا۔ اس نے معلوم کیا کہ



کہ پردہ نیست بلکہ دیوار ست کہ براں تصویر کشیدہ است۔ مصور دیگر گفت کہ تو چناں تصویر کشیدی کہ مرغاں فریب(۲) خوردند و من چناں تصویر کشیدم کہ مصور فریفت۔

## حکایت سی و ہشتم

روزے بادشاہے ظالم' تنہا از شہر بیروں رفت' شخصے را کہ زیر درخت نشستہ دید پرسید کہ بادشاہ ایں ملک چگونہ ست؟ ظالم یا عادل' گفت بسیار ظالم ست۔ بادشاہ گفت مرا شناسی؟ گفت نہ۔ بادشاہ گفت' منم سلطان ایں مملکت۔ آں مرد ترسید و پرسید مرا میدانی؟ بادشاہ گفت نہ۔ گفت' پسر صالح سوداگرم۔ ہر ماہ سہ روز دیوانہ می شوم' امروز یکے ازاں سہ روز ست' بادشاہ خندید و اورا ہیچ نگفت۔

## حکایت سی و نہم

حضرت موسیٰ علیہ السلام مناجات کرد کہ الٰہی چہ خوش بودے اگر چہار چیز بودے و چہار چیز نبودے۔ زندگانی بودے و مرگ(۱) نبودے۔ بہشت بودے و دوزخ نبودے۔ توانگری بودے و درویشی نبودے۔ تندرستی بودے و بیماری نبودے۔ ندا آمد کہ اے موسیٰ! اگر زندگی بودے و مرگ نبودے' بلقائے ما کہ مشرف شدے۔ اگر بہشت بودے و دوزخ نبودے' از عذابِ ما کہ ترسیدے۔ اگر توانگری بودے و درویشی نبودے شکر نعمت ما کہ گفتے۔ و اگر تندرستی بودے و بیماری نبودے' ما را کہ یاد کردے۔

## حکایت چہلم

دہقانے خرے داشت' از سبب بے خرچی خر را برائے چریدن بباغے سر میداد مردمانِ باغ خر را میزدند و از زراعت(۲) بدر میکردند' روزے دہقاں پوست شیرے را بر خر بست۔

---

(۱) مرغاں' پرندے۔ منقار' چونچ۔

(۲) فریب خوردند' دھوکا کھا گئے۔ عادل' انصاف کرنے والا۔ صالح' سوداگر کا نام ہے۔ مناجات' آہستہ سے بات کرنا۔

پردہ نہیں ہے بلکہ دیوار ہے کہ اس پر نقش بنایا ہوا ہے۔ دوسرے مصور نے کہا کہ تو نے ایسا نقش بنایا کہ پرندے دھوکہ کھا گئے۔ اور میں نے ایسا نقش بنایا کہ نقش بنانے والا دھوکہ کھا گیا۔

## اڑتیسویں حکایت

کسی دن ایک ظالم بادشاہ اکیلے شہر سے باہر گیا۔ ایک شخص کو جو کہ درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ہے دیکھا۔ بادشاہ نے پوچھا اس ملک کا بادشاہ کیسا ہے۔ ظالم ہے یا انصاف کرنے والا۔ اس نے کہا بہت ظالم ہے۔ بادشاہ نے کہا تو نے مجھے پہچانا۔ اس نے کہا (بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا) نہیں۔ بادشاہ نے کہا۔ میں اس سلطنت (ملک) کا بادشاہ ہوں۔ وہ شخص ڈرا اور پوچھا آپ مجھے جانتے ہیں؟ بادشاہ نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں صالح سوداگر کا بیٹا ہوں۔ ہر مہینے تین دن میں پاگل ہو جاتا ہے۔ آج ان تین دنوں سے ایک دن ہے۔ بادشاہ ہنسا اور اسے کچھ نہ کہا۔

## انتالیسویں حکایت

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی کہ اے اللہ کیا اچھا ہوتا اور چار چیزیں ہوتی اور چار چیزیں نہ ہوتیں۔ زندگی ہوتی اور موت نہ ہوتی۔ جنت ہوتی اور دوزخ نہ ہوتا۔ مالداری ہوتی اور غریبی نہ ہوتی۔ تندرستی ہوتی بیماری نہ ہوتا۔ آواز آئی اے موسیٰ اگر زندگی ہوتی اور موت نہ ہوتی۔ ہماری ملاقات سے وہ کب مشرف ہوتا۔ اور جنت ہوتی اور دوزخ نہ ہوتا۔ ہمارے عذاب سے کون ڈرتا۔ اگر امیری ہوتی اور غریبی نہ ہوتی۔ ہماری نعمت کا شکر کون ادا کرتا۔ اور اگر تندرستی ہوتی اور بیماری نہ ہوتی ہمیں کون یاد کرتا۔

## چالیسویں حکایت

کوئی کسان ایک گدھا رکھتا تھا۔ کم آمدنی کی وجہ سے گدھے کو چرنے کیلئے ایک باغ میں چھوڑ دیتا تھا۔ باغ کے لوگ گدھے کو مارتے تھے۔ اور کھیتی سے باہر کر دیتے تھے۔ ایک دن کسان نے



وقت شب برائے چریدن فرستاد‘ ...... آں‘ خر ہر شب با پوستِ شیر بباغ میرفت ہر کہ بشب می دید یقین میدانست کہ ایں شیریست‘ شبے باغباں اورا دید واز ہیبت آں بربالائے درختے رفت۔ دراثناء آں‘ خر دیگر کہ درآں نزدیکی بود آواز کرد۔ و خر دہقاں نیز بآواز درآمد و بانگ زدن ہمچو خراں گرفت‘ باغباں اورا بشناخت و دانست کہ ایں کیست۔ از درخت فرود آمد و آں خر را بسیار زدہ براند۔

## حکایت چہل و یکم

آوردہ اند کہ حضرت یوسف علیہ السلام در سالہائے قحط بوقتِ آنکہ در مصر بادشاہ بود ہر روز ضعیف و نزار(۱) ترشدے‘ سبب ایں حال ازوے پرسیدند جواب نداد‘ بعد ازاں بسیار الحاح کردند گفت مرضے دارم نہانی‘ حکما گفتند‘ شما مرض را تقریر فرمائید تا معالجہ مشغول شویم۔ گفت ہفت سال ست کہ بر مسند بادشاہی متمکن شدہ ام وزمام اختیار رعایائے مصر بدست تصرف من باز دادہ اند و دریں مدت نفس من در آرزوئے آنست کہ اورا ازنان جو سیر(۲) گردانم‘ و نکردہ ام‘ گفتند ایں ہمہ مشقت چرا میکشی؟ گفت موافقت محتاجاں و گرسنگاں میکنم و می ترسم کہ یک کس شبے در ولایت مصر گرسنہ باشد و من آں شب سیر باشم‘ مرا قیامت گرفتاری بود۔

## حکایت چہل و دوم

آوردہ اند کہ خواجہ غلامے پارسا خداترس داشت۔ ناگاہ(۳) خواجہ بیمار شد۔ عہد کرد باللہ اگر ازیں بیماری شفا یابم ایں غلام را آزاد کنم۔ حق سبحانہٗ اورا شفا داد خواجہ دل در غلام بستہ بود‘(۱) اورا آزاد نکرد و دیگر بارہ بیمار شد‘ غلام را گفت برو و طبیب را بیار تا مرا علاج کند۔ غلام بیروں رفت و درآمد۔ خواجہ گفت طبیب کو؟ گفت طبیب می گوید کہ

ایک شیر کی کھال کو گدھے پر باندھا (شیر کی کھال گدھے کو پہنائی) رات کے وقت چرنے کیلئے بھیجا اسکے بعد گدھا ہر رات شیر کی کھال کیساتھ باغ میں جاتا تھا۔ جو کوئی رات کو دیکھتا تھا۔ یقین سے جانتا تھا کہ یہ شیر ہے۔ ایک رات باغباں نے اسکو دیکھا۔ اور اسکے ڈر سے کسی درخت کے اوپر گیا۔ اسی درمیان میں دوسرا گدھا اسکے قریب تھا۔ بولنے لگا (ڈھینچو، ڈھینچوں کرنے لگا) اور کسان کا گدھا بھی بولنے لگا۔ گدھوں کی طرح بولنے لگا۔ باغباں نے اسے پہچان لیا اور جان لیا کہ یہ کون ہے۔ وہ درخت سے نیچے آیا اور اس گدھے کو بہت سی لاتیں مار کر بھگا دیا۔

## اکتالیسویں حکایت

لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام خشک سالی کے برسوں میں اس وقت جبکہ آپ مصر میں بادشاہ تھے۔ ہر روز زیادہ کمزور اور غم زدہ ہوتے۔ اس حال کا سبب آپ سے لوگوں نے پوچھا۔ آپ نے جواب نہ دیا۔ اسکے بعد کہ لوگوں نے بہت عاجزی سے اصرار کیا۔ آپ نے کہا ایک پوشیدہ مرض میں رکھتا ہوں حکیموں نے کہا آپ بیماری کو بیان فرمائیں تاکہ علاج میں ہم لوگ مشغول ہو جائیں۔ آپ نے کہا سات برس ہوگئے کہ مسند شاہی پر میں بیٹھا ہوں اور مصر کے رعایا کے اقتدار کی باگ میرے تصرف کے ہاتھ میں لوگوں نے دی ہے اور اس مدت میں میرا نفس اس آرزو میں ہے کہ اسکو جو کی روٹی سے آسودہ کروں (شکم سیر ہو کر روٹی کھاؤں) اور ایسا میں نے نہیں کیا ہے۔ لوگوں نے کہا۔ آپ یہ تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں آپ نے فرمایا۔ محتاجوں اور بھوکوں کی موافقت کیلئے۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ کوئی قومی کسی رات ملک مصر میں بھوکا ہو اس رات میں آسودہ رہوں میری قیامت کے دن گرفتاری ہو گی۔

## بیالیسویں حکایت

لوگ نے بیان کیا ہے کہ ایک خواجہ ایک خدا ترس اور پرہیزگار غلام رکھتا تھا۔ اچانک خواجہ بیمار ہو گیا۔ اس نے عہد کیا خدا سے اگر اس بیماری سے میں شفا پاؤں۔ اس غلام کو آزاد کر دونگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دی۔ خواجہ نے دل کو غلام میں باندھا تھا۔ (محبت کرتا تھا) اور اسے آزاد نہیں کیا اور دوسری مرتبہ بیمار ہوا۔ غلام کو کہا۔ جاؤ اور حکیم کو لاؤ تاکہ میرا علاج کرے۔ غلام باہر گیا اور اندر آیا۔ آقا نے کہا طبیب کہاں ہے۔



او مخالفت من می کند وبد انچہ می گوید وفا نمی کند' لورا علاج نمی کنم۔ خواجہ متنبہ(۲) شد و گفت اے غلام طبیب را بگوی کہ از مخالفت باز گشتم واز نقض عہد توبہ کردم' باز غلام گفت' اے خواجہ! طبیب می گوید کہ اگر تو ایں صفت پیش آری ما نیز شربت شفا ارزاں داریم۔ خواجہ غلام را آزاد کرد وفی الحال شفا یافت۔

## حکایت چہل و سوم

سپاہے پیش دیواں بطلب وظیفہ خود رفت و دستاویزے کہ باخود داشت دیواں را نمود' از خزانہ تہی بود وزیر فکرے اندیشید و گفت' سر خطِ تو مانند سرود کہنہ می نماید' اعتماد را نشاید' لشکری آشفتہ برخاست و بحضور بادشاہ رفت و بجمال تہور(۳) و شجاعت فرمانے کہ از مہر بادشاہی رونق گرفتہ بود پیش نظر بگماشت و مانند زمزمہ سرلیاں باآواز نرم سرائیدن گرفت' و سر را خود خود جنبانیدن' چوں چشم شاہ بر آں لشکری افتاد پرسید کہ چہ می کنی؟ وچہ میخواہی؟ سپاہی گفت کہ بندہ بطلب علوفہ رفتہ بود و فرماں را نمود۔ وزیر گفت کہ تمسک تو مثل سرود کہنہ معلوم میشود' حالا امتحاں می کنم کہ بکدام ترانہ موافق میشود' شاہ لطیفہ اش بہ پسندید و نعمت بے قیاس بخشید۔

## حکایت چہل و چہارم

دو کس مال خود را بہ پیرزنے(۱) بسپردند و گفتند کہ ہر گاہ ما ہر دو خواہیم آمد' خواہیم گرفت۔ بعد چند روز شخصے از آنہا نزد پیرزن آمد و گفت کہ شریک ...... من مرد' حالا آں مال مرا بدہ۔ پیرزن ناچار شد و بعد ساعتے چند' شخص دیگر آمد و مال خواست' پیرزن گفت کہ شریک تو آمدہ بود و ترا مردہ ظاہر ساخت ہر چند مبالغہ کردم لیکن سخن من

غلام نے کہا طبیب کہتا ہے وہ (آقا) میری مخالفت کرتا ہے۔ اور جو کچھ وہ کہتا ہے اور انہیں کرتا ہے۔ اسکا میں علاج نہیں کرتا ہوں خواجہ ہوشیار ہو گیا اور کہا۔ اے غلام طبیب کو تو کہہ کہ مخالفت سے میں پھر گیا اور عہد توڑنے سے میں نے توبہ کی۔ پھر غلام نے کہا۔ اے خواجہ طبیب کہتا ہے کہ اگر تو یہ صفت سامنے لائے گا۔ میں بھی شربت شفا کو ارزاں (سستا) رکھوں گا۔ خواجہ نے غلام کو آزاد کیا اور فوراً شفا پائی۔

## تینتالیسویں حکایت

کوئی سپاہی منشی کے سامنے اپنی پنشن (وظیفہ) لینے گیا۔ اور جو کاغذات (دستاویزات) اپنے ساتھ وہ رکھتا تھا۔ منشی کو دکھایا۔ جبکہ خزانہ خالی تھا۔ وزیر نے ایک سوچ سوچی اور کہا تیرے کاغذ پرانے گانے کی طرح نظر آتے ہیں۔ بھروسہ کے لائق نہیں ہیں۔ سپاہی ناراض ہو کر اٹھا اور بادشاہ کے دربار میں (سامنے) گیا اور انتہائی بہادری اور مردانگی کے ساتھ۔ وہ فرمان جو شاہی مہر سے مزین تھا۔ بادشاہ کے سامنے پیش کیا اور گانے والوں کی طرح دھیمی آواز میں گانے لگا۔ اور اپنے سر کو اپنے آپ ہلانے لگا۔ جب بادشاہ کی نظر اس سپاہی پر پڑی۔ اس نے پوچھا کہ تو کیا کرتا ہے۔ اور کیا چاہتا ہے۔ سپاہی نے کہا۔ بندہ وظیفہ طلب کرنے کو گیا تھا اور فرمان شاہی کو دکھلایا۔ وزیر نے کہا تیرا دستاویز پرانے گانے کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ اب میں امتحان کرتا ہوں۔ کہ کس گانے کیساتھ موافق ہوتا ہے۔ بادشاہ نے اس کے لطیفہ کو پسند کیا اور بے اندازہ نعمت بخشی۔

## چوالیسویں حکایت

دو شخصوں نے اپنا مال ایک بوڑھی عورت کے حوالے کیا اور کہا کہ جس وقت ہم دونوں آئیں گے تو (اپنا مال) لینگے۔ کچھ دنوں کے بعد ان میں سے ایک شخص بوڑھی عورت کے پاس آیا اور کہا کہ میرا ساتھی مر گیا۔ اب وہ مال مجھ کو تو دے بوڑھی عورت مجبور ہوئی۔ اور چند گھڑی بعد دوسرا آدمی آیا۔ اور اس نے مال چاہا بوڑھی عورت نے کہا کہ تیرا ساتھی آیا تھا اور تجھے مردہ ظاہر



کرد و ہمہ مال را برد۔ آں شخص زن را پیش قاضی برد و انصاف خواست۔ قاضی بعد از تامل(۲) دریافت کہ زن بے تقصیر ست، فرمود کہ اول شرط کردہ بودی کہ ہر گاہ ما ہر دو شریک خواہیم آمد، مال خواہیم گرفت، تو شریک خود را بیار و مال بگیر، تنہا چگونہ یابی؟ مرد لاجواب شدہ راہِ خود پیش گرفت۔

## حکایت چہل و پنجم

درویشے بر دکان بقالے رفت و در خریدن شتابی کرد۔ بقال درویش را دشنام داد۔ درویش در خشم شدہ پاپوشے بر سر بقال زد۔ بقال پیش کوتوال رفت و نالش(۳) نمود۔ کوتوال درویش را طلبیدہ پرسید کہ چرا بقال را زدی؟ درویش گفت کہ بقال مرا دشنام داد۔ کوتوال گفت اے درویش! تقصیر بزرگ کردی لیکن فقیر ہستی، ازیں سبب ترا سیاست نمی کنم، برو! ہشت آنہ بہ بقال بدہ کہ سزائے تقصیر تو ہمین ست۔ درویش یک روپیہ از جیب خود بر آوردہ، در دست کوتوال داد و یک پاپوش بر سر کوتوال زد و گفت، اگر چنیں انصاف ست ہشت آنہ تو بگیر و ہشت آنہ او را بدہ۔

## حکایت چہل و ششم

بادشاہے بر دشمنے فوج فرستاد، آں فوج شکست یافت، شخصے جلد نزد بادشاہ آمدہ خبر رسانید کہ فوج شما فتح یافت، بادشاہ بسیار خوشنود گردید و بعد از دو روز خبر ہزیمت یافت۔ بادشاہ بر آں شخص سیاست کردن خواست۔ عرض کرد کہ اے خداوند! لائق سیاست نیستم زیرا کہ دو روز شما را خوشنود کردم، تو چرا مارا ناخوش می کنی؟ بادشاہ ایں لطیفہ را پسندید و او را انعام فرمود۔

کیا میں نے ہر چند مبالغہ کیا(۱) (بات بنائی) لیکن اس نے میری بات نہ سنی اور تمام مال لے گیا۔ وہ شخص عورت کو قاضی کے سامنے لے گیا اور انصاف طلب کیا۔ قاضی نے غور کرنے کے بعد معلوم کیا کہ عورت بے قصور ہے۔ اس نے فرمایا کہ تو نے پہلے شرط کی تھی کہ جس وقت ہم دونوں شریک آئینگے مال لے لینگے تو اپنے ساتھی کو لا اور مال لے اکیلے تو کیسے پائے گا۔ مرد نے لاجواب ہو کر اپنی راہ اختیار کی۔

## پینتالیسویں حکایت

ایک فقیر کسی سبزی فروش کی دکان پر گیا اور خریدنے میں جلدی کی سبزی فروش نے فقیر کو گالی دی۔ فقیر غصہ ہوا۔ اور ایک جوتا سبزی فروش کے سر پر مارا سبزی فروش کوتوال کے سامنے گیا اور شکایت کی کوتوال نے فقیر کو بلا کر پوچھا کہ تو نے سبزی فروش کو کیوں مارا فقیر نے کہا کہ سبزی فروش نے مجھ کو گالی دی کوتوال نے کہا اے فقیر تو نے بڑی غلطی کی۔ لیکن تو فقیر ہے۔ اس سبب سے میں تجھ کو سزا نہیں دیتا۔ تو جا آٹھ آنے بقال (سبزی فروش) کو تو دے کہ تیرے قصور کی سزا یہی ہے۔ فقیر نے اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر کوتوال کے ہاتھ میں دیا اور ایک جوتا کوتوال کے سر پر مارا اور کہا اگر یہی انصاف ہے آٹھ آنے تو لے اور آٹھ آنے اس کو دے۔

## چھیالیسویں حکایت

کسی بادشاہ نے کسی دشمن پر فوج بھیجی اس فوج نے شکست پائی۔ ایک شخص نے بادشاہ کے پاس جلد آکر خبر پہنچائی کہ آپکی فوج نے کامیابی پائی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور دو دن کے بعد اس نے شکست کی خبر پائی۔ بادشاہ نے اس شخص پر سیاست کرنی چاہی (سزا دینا چاہی) اس نے عرض کیا کہ اے آقا۔ میں سزا کے قابل نہیں ہوں کہ اس لئے کہ میں نے دو روز آپ کو خوش کیا تو کیونکر ہمیں آپ ناخوش کرتے ہیں؟ بادشاہ نے اس لطیفے کو پسند کیا اور اس کو انعام فرمایا۔



## حکایت چہل و ہفتم

شخصے دوستے را گفت، یکہزار روپیہ نزد من ست، میخواہم کہ ایں روپیہ ہا را بیروں از شہر مدفون کنم و سوائے تو با کسے ایں راز(۱) نگویم۔ القصہ ہر دو کساں بیرونِ شہر رفتہ، زیر درختے نقد مذکور را دفن کردند۔ بعد چند روز شخص تنہا زیر آں درخت رفت و از نقد ہیچ نشاں نیافتہ با خود گفت کہ سوائے آں دوست کسے نبردہ است لیکن اگر ازو پرسم ہرگز اقرار نخواہد کرد، پس خانہ اور فت و گفت، بسیار نقد بدست من آمدہ است، میخواہم کہ ہماں جا نہم، پس اگر فردا بیائی باہم بردیم۔ دوست مذکور بطمع نقد بسیار آں نقد را آنجا باز نہاد و شخص روز دیگر آنجا تنہا برفت، نقد خود یافت و حکمت خود را پسندید و باز بر دوستی دوستاں اعتماد نکرد۔

## حکایت چہل و ہشتم

شخصے گرسنہ رفت، اعرابی را دید کہ بر کنار(۲) دریا طعام می خورد نزدِ او رفت و گفت، از طرف خانہ تو می آیم، اعرابی پرسید کہ زن و فرزند و شتر من ہمہ خیریت اند؟ گفت بلے۔ اعرابی را خاطر جمع شد و باز بر آں شخص نظر نہ کرد۔ آں شخص گفتن آغاز کرد کہ اے اعرابی ایں سگ کہ حالا بحضور تو نشستہ است اگر سگ تو زندہ می ماند چنیں می شد، اعرابی سر بالا کرد و گفت سگ من از چہ سبب مرد؟ گفت، گوشت شتر تو بسیار خورد، پرسید کہ شتر چگونہ مرد؟ گفت زن تو مرد ازیں سبب کہ او را کاہ و دانہ و آب نداد، پرسید زن چگونہ مرد؟ گفت در غم پسر تو بسیار گریست و سنگ را بر سر و سینہ زد۔ پرسید پسر چگونہ مرد؟ گفت خانہ بر و افتاد، اعرابی چوں ایں احوالِ خانہ خرابی شنید، خاک بر سر انداخت و طعام را ہمانجا گذاشت و طرف خانہ خود روانہ شد۔ آں شخص بدیں

## سینتالیسویں حکایت

ایک بخیل نے کسی دوست کو کہا میرے پاس ایک ہزار روپے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان روپوں کو شہر سے باہر دفن کروں اور تیرے سوا کسی شخص کو یہ راز میں نہ کہوں المختصر دونوں شخصوں نے شہر کے باہر جاکر کسی درخت کے نیچے مذکورہ رقم کو دفن کیا کچھ دن کے بعد بخیل اکیلا اس درخت کے نیچے گیا اور رقم سے کچھ نشان نہ پاکر اپنے آپ سے کہا کہ اس دوست کے سوا کوئی شخص نہیں لے گیا۔ لیکن اگر میں اس سے پوچھوں کبھی وہ اقرار نہیں کرے گا۔ تو وہ اس کے گھر گیا۔ اور اس نے کہا بہت سی رقم میرے ہاتھ میں آئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسی جگہ میں رکھوں تو اگر کل تو آئے ساتھ ہم چلیں۔ مذکورہ دوست نے زیادہ رقم کی لالچ میں اس رقم کو اس جگہ پھر رکھا اور بخیل دوسرے دن اس جگہ اکیلے گیا اپنی رقم اس نے پائی اور اپنی دانائی کو پسند کیا۔ اور پھر دوستوں کی دوستی پر اعتماد نہ کیا۔

## سینتالیسویں حکایت

ایک بھوکا شخص جاتا تھا۔ اس نے دیہاتی کو دیکھا کہ دریا کے کنارے وہ کھانا کھا رہا ہے۔ وہ اسکے پاس گیا اور کہا کہ تیرے گھر کی طرف سے میں آتا ہوں دیہاتی نے اس سے پوچھا وہی بچے اور میرا اونٹ سب خیریت سے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں دیہاتی کو اطمینان ہوا اور پھر اس شخص پر اس نے نظر نہ کی۔ اس شخص نے بولنا شروع کیا۔ کہ اے دیہاتی یہ کتا جو کہ آپکے سامنے بیٹھا ہے۔ اگر تیرا کتا زندہ رہتا ایسا ہوتا؟ دیہاتی نے سر اٹھایا اور کہا۔ میرا کتا کس سبب سے مرا۔ اس نے کہا کہ تیرے اونٹ کا گوشت اس نے زیادہ کھایا۔ اس نے پوچھا کہ اونٹ کیسے مرا۔ اس نے کہا کہ تیری بیوی مرگئی۔ اسی وجہ سے کسی نے اسکو گھاس دانہ پانی نہیں دیا۔ اس نے پوچھا بیوی کیسے مرگئی۔ اس نے کہا تیرے بیٹے کے غم میں وہ بہت روئی اور سینہ اور سر پر پتھر اس نے مارا اس نے پوچھا لڑکا کیسے مرا۔ اس نے کہا اس پر گھر گر پڑا۔ دیہاتی نے جب گھر کی بربادی کے یہ احوال سنے اس نے سر پر مٹی ڈالی۔ اور کھانے کو وہیں چھوڑدیا۔ اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ اس شخص



[illegible] طعام یافت۔

## حکایت چہل و نہم

سوداگراں پیش بادشاہ رفتند و اسپاں را برو عرض نمودند (۱) بادشاہ بسیار پسندید و خرید و لک روپیہ زیادہ از قیمت بسوداگراں داد و فرمود کہ از ملک خود باز اسپاں را بیارید۔ سوداگراں رخصت شدند۔ روزے بادشاہ در حالت خوشی و مستی وزیر را گفت کہ اسامیٔ جمیع احمقاں بنویس۔ وزیر عرض کرد کہ پیش ازیں نوشتہ ام و اول نامہا نام حضرت [illegible] بسیار چرا؟ گفت سوداگراں را لک روپیہ کہ برائے آوردنِ اسپاں بے ضامنی و [illegible] مسکن آنہا عنایت شد علامتِ حماقت ست۔ بادشاہ گفت اگر سوداگراں اسپاں را بیارند پس چہ باید کرد؟ گفت اگر بیارند نام حضرت از دفتر احمقاں محو خواہم کرد و نام سوداگراں آنجا خواہم نوشت۔

## حکایت پنجاہم

[illegible] مال بسیار صرافے را سپرد و بسفر رفت۔ چوں باز آمد تقاضا نمود۔ صراف انکار کرد و قسم خورد کہ مرا ہیچ نہ سپردہ۔ آں شخص پیش قاضی رفت و احوالِ خود گفت۔ قاضی تامل کرد و فرمود کسے را مگو کہ فلاں صراف مال من نمیدہد تدبیرے برائے مال تو خواہم کرد۔ قاضی آں صراف را طلبید و گفت کارہائے بسیار من پیش آمدہ [illegible] تنہا کردن نمی توانم ترا نائب (۱) خود کردن میخواہم زیرا کہ متدین ہستی۔ صراف قبول کرد و بسیار خوش گردید۔ چوں بخانہ رفت قاضی آں شخص را طلبید و گفت حالا مالِ خود از صراف طلب البتہ خواہد داد۔ شخص مذکور پیش صراف رفت۔ صراف چوں روئے [illegible] گفت بیا بیا خوش آمدی مال تو فراموش کردہ بودم دی شب مرا یاد آمد۔ القصہ

نے اس چالاکی سے کھانا پایا۔

## انچاسویں حکایت

بہت سے کاروباری لوگ بادشاہ کے سامنے گئے اور گھوڑوں کو اس پر پیش کیا (دکھایا) بادشاہ نے بہت پسند کیا اور خریدا اور قیمت سے ایک لاکھ روپیہ زیادہ سوداگروں کو دیا اور فرمایا کہ اپنے ملک سے پھر دوبارہ گھوڑوں کو تم لاؤ تاجر لوگ رخصت ہوئے۔ ایک دن بادشاہ نے مستی اور خوشی کی حالت میں وزیر کو کہا تمام بے وقوفوں کے ناموں کو تو لکھ۔ وزیر نے عرض کیا اس سے پہلے ہی میں نے لکھا ہے اور ناموں کا سب سے پہلا نام حضرت کا نام ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کیونکر وزیر نے کہا سوداگروں کو ایک لاکھ روپے جو کہ گھوڑوں کو لانے کیلئے بغیر ضمانت کے اور انکے گھروں کی اطلاع کے بغیر دینا بے وقوفی کی نشانی ہے۔ بادشاہ نے کہا اگر سوداگر لوگ گھوڑوں کو لائیں تو کیا کرنا چاہئے۔ اس نے کہا اگر وہ لائیں تو حضرت کا نام احمقوں کے دفتر سے مٹادوں گا اور اس جگہ سوداگروں کا نام لکھ دوں گا۔

## پچاسویں حکایت

کسی شخص نے بہت مال ایک صراف کے حوالے کیا اور وہ آدمی سفر کو چلا گیا جب واپس آیا تو اس نے تقاضا کیا صراف (سکے بدلنے والا) نے انکار کیا اور قسم کھائی کہ مجھے تو نے کچھ حوالے نہیں کیا تھا۔ وہ شخص قاضی کے سامنے گیا۔ اور اپنے احوال کہے۔ قاضی نے سوچ کر فرمایا کہ کسی کو تو مت کہہ کہ فلاں صراف میرا مال نہیں دیتا ہے۔ تیرے مال کیلئے کچھ تدبیر میں کروں گا۔ قاضی نے اس صراف کو بلایا اور کہا بہت سے کام مجھ کو پیش آئے ہیں اکیلا میں نہیں کر سکتا ہوں تجھ کو میں اپنا نائب کرنا چاہتا ہوں اسلئے کہ تو دیندار ہے۔ صراف نے قبول کرلیا۔ بہت خوش ہوا۔ جب گھر کو قاضی گیا۔ قاضی نے اس شخص کو طلب کیا اور کہا اب اپنا مال صراف سے تم مانگو ضرور وہ دے گا مذکور شخص صراف کے پاس گیا۔ صراف نے جب اس کا چہرہ دیکھا تو کہا آیئے آیئے۔ آپ اچھے آئے۔ آپ کا مال میں بھول گیا تھا۔ کل رات مجھے یاد آیا القصہ اس کو



مال باو دادو از طمع نیابت پیش قاضی رفت۔ قاضی گفت، امروز پیش بادشاہ رفتہ بودم، شنیدم کہ کارے بزرگ ترا سپردن می خواہد، خدارا شکر کن کہ مرتبہ بزرگ خواہی یافت۔ حالا نائب دیگر برائے خود تلاش خواہم کرد۔ القصہ قاضی اورا بدیں حیلہ (۲) رخصت کرد۔

## حکایت پنجاہ و یکم

روزے بادشاہے باوزیر برائے سیر رفت۔ بکشت زارے رسید و درختانِ گندم دید از قد آدم دراز تر، بادشاہ متعجب شد و گفت، چنیں دراز درختانِ گندم گاہے ندیدہ ام۔ وزیر عرض کرد کہ اے خداوند! در وطن من درختان گندم ہمچو قد فیل بلند می شوند، بادشاہ تبسم نمود، وزیر با خود گفت کہ بادشاہ سخن من دروغ پنداشت، ازیں سبب تبسم کرد۔ چوں از سیر باز آمد، خط بمردمان وطن خود برائے چند درختانِ گندم فرستاد، و تاکہ خط آنجا رسید فصل گندم گذشتہ بود۔ القصہ بعد یک سال درختانِ گندم آنجا رسیدند وزیر پیش بادشاہ برد، بادشاہ پرسید، چرا آوردی؟ عرض کرد کہ در سالِ گذشتہ روزے عرض کردہ بودم کہ درختان گندم ہمچو قد فیل بلند می شوند، حضور تبسم کردند، باخود گفتم کہ سخن من دروغ پنداشتند، برائے تصدیق سخن خود آوردم۔ بادشاہ گفت کہ حالا باور (۱) کردم لیکن زنہار پیش کسے چنیں سخن مگو کہ بعد سالے باور کند۔

## حکایت پنجاہ و دوم

سوارے در شہرے رفت، شنید کہ اینجا دزداں بسیار اند، وقت شب سائیس را گفت کہ تو بخسپ، من بیدار خواہم ماند، زیراکہ مرابر تو اعتماد نیست۔ سائیس گفت، اے خداوند! ایں چہ سخن ست، نمی پسندم کہ من در خواب باشم و صاحب بیدار، زنہار ایں

مال دیا اور قائم مقامی کی لالچ میں قاضی کے پاس گیا۔ قاضی نے کہا آج بادشاہ کے پاس میں گیا تھا۔ میں نے سنا کہ بادشاہ ایک بڑا کام تیرے حوالے کرنا چاہتا ہے۔ خدا کا شکر ادا کرو کہ بڑا عہدہ تو پائے گا اب دوسرا نائب اپنے لئے میں تلاش کر لوں گا۔ المختصر قاضی نے اس کو اس بہانے سے رخصت کیا۔

## اکاونویں حکایت

کسی دن ایک بادشاہ وزیر کے ساتھ سیر کیلئے گیا۔ ایک کھیت میں پہنچا۔ اور گندم کے پودے کو دیکھا آدمی کے قد سے زیادہ لمبے بادشاہ حیران ہوا اور کہا گندم کے درختوں کو ایسا لمبا میں نے کبھی نہیں دیکھا ہے۔ وزیر نے عرض کیا کہ اے آقا۔ میرے وطن میں گندم کے درخت ہاتھی کے قد کی طرح اونچے (لمبے) ہوتے ہیں۔ بادشاہ مسکرایا۔ وزیر نے اپنے آپ کو کہا کہ بادشاہ نے میری بات جھوٹی معلوم کی۔ اسی وجہ سے وہ مسکرایا۔ جب سیر سے واپس آیا۔ اپنے وطن کے لوگوں کو گندم کے چند درختوں کیلئے خط بھیجا۔ جب تک کہ خط وہاں پہنچا گندم کی فصل گذر چکی تھی۔ المختصر ایک سال کے بعد گندم کے درخت وہاں پہنچے۔ وزیر بادشاہ کے سامنے لے گیا بادشاہ نے پوچھا تو کیوں لایا؟ اس نے عرض کیا کہ پچھلے سال ایک دن میں نے عرض کیا تھا کہ گندم کے پودے ہاتھی کے قد کی طرح اونچے ہوتے ہیں۔ حضور نے تبسم کیا۔ میں نے اپنے آپ کو کہا میری بات کو حضور نے جھوٹ معلوم کیا۔ اپنی بات کی سچائی کیلئے میں لایا۔ بادشاہ نے کہا اب میں نے یقین کر لیا۔ لیکن کبھی کسی کے سامنے ایسی بات نہ بولو کہ ایک سال کے بعد یقین کرے۔

## باونویں حکایت

ایک گھڑ سوار کسی شہر میں گیا۔ اس نے سنا کہ یہاں چور بہت ہیں۔ رات کے وقت سائیں کو کہا کہ تو سو جا میں جاگتا رہوں گا۔ اس لئے کہ مجھے تجھ پر بھروسہ نہیں ہے۔ سائیں نے کہا اے آقا! یہ کیا بات ہے میں نہیں پسند کرتا ہوں کہ میں سو جاؤں اور آقا جاگتے رہیں۔



چنیں نخواہم کرد۔ القصہ صاحب او خفت وبعد یک پاس بیدار گردید' سائیس را گفت چہ میکنی؟ گفت در فکر ہستم کہ خداز میں را بر آب چگونہ گسترد؟(۲) گفت' می ترسم کہ دزداں آیند و ترا خبر نشود' گفت' اے خداوند! خاطر جمع دارید' خبردار ہستم۔ سوار بار خفت و بہ نصف شب بیدار شد و پرسید' اے سائیس! چہ میکنی؟ گفت' در فکرم کہ خدا چگونہ آسماں را بے ستون استادہ کرد! گفت در فکر تو می ترسم مبادا کہ دزداں بیایند و اسپ را بہ برند۔ اگر خفتن می خواہی خسپ من بیدار خواہم ماند' گفت' مرا خواب نمی آید سوار خفت و چوں ساعتے شب باقی ماند بیدار شد۔ سائیس را پرسید' چہ میکنی؟ گفت در فکر ہستم' کہ اسپ را دزد بردہ ست' فرد ازین را من بر سر خواہم داشت یا صاحب؟

## حکایت پنجاہ و سوم

دانشمندے ہزار روپیہ عطارے(۱) را سپرد و بسفر رفت' بعد مدت از سفر باز آمد و روپیہ خود از عطار خواست۔ عطار گفت' دروغ میگوئی مرا نسپردہ' دانشمند باوے در آوےخت۔ مرداں جمع شدند و دانشمند را تکذیب کردند و گفتند ایں عطار بسیار دیانتدار ست' گاہے خیانت نکردہ' اگر با ایں مناقشہ خواہی کرد' سزا خواہی یافت۔ دانشمند ناچار شد و احوال بر کاغذے نوشت و بادشاہ را نمود۔ بادشاہ فرمود برو! نزد دکان عطار سہ روز بنشیں و اورا ہیچ مگو۔ چہارم روز آں طرف خواہم رفت' ترا سلام خواہم کرد' سوائے جواب سلام ہیچ بامن مگو۔ چوں از انجا بروم نقد خود از عطار بخواہ آنچہ او گوید مرا خبر کن۔ دانشمند موافق حکم بادشاہ بر دکان عطار نشست روز چہارم بادشاہ با حشمت بسیار آں طرف

یا ہرگز میں نہیں کروں گا۔ قصہ مختصر اس کا آقا سو گیا اور ایک گھڑی کے بعد جاگ گیا۔ سائیں کو اس نے کہا تو کیا کرتا ہے۔ اس نے کہا میں سوچ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے پانی پر زمین کو کیسے بچھایا اس (آقا) نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ چور آئیں اور تجھے خبر نہ ہو سائیں نے کہا۔ اے آقا! آپ اطمینان رکھیں۔ میں ہوشیار ہوں سوار پھر سو گیا۔ اور آدھی رات کو بیدار ہوا اور پوچھا۔ اے سائیں تو کیا کرتا ہے۔ اس نے کہا میں سوچ میں ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آسمان کو کس طرح بے ستون (پلر) کھڑا کر دیا۔ تیری سوچ میں میں ڈرتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ چور آئیں اور گھوڑے کو لے جائیں۔ اگر تو سونا چاہتا ہے تو سو جا۔ میں جاگتا رہوں گا۔ اس سائیں نے کہا۔ مجھے نیند نہیں آتی ہے۔ سوار ہو گیا۔ اور جب ایک گھڑی رات باقی رہی جاگ گیا۔ سائیں سے پوچھا۔ تو کیا کرتا ہے۔ اس نے کہا سوچ میں ہوں کہ گھوڑے کو چور لے گیا ہے۔ کل زین کو میں سر پر رکھوں گا یا صاحب رکھیں گے۔

## ترپنویں حکایت

کسی عقلمند نے ہزار روپے کسی عطار کو سونپے (حوالے کیے) اور سفر کو چلا گیا کئی مدت کے بعد سفر سے واپس آیا اور اپنا روپیہ عطر فروش سے مانگا (چاہا) عطار نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے۔ تو نے میرے حوالے نہیں کیا ہے۔ عقلمند اس سے لپٹ گیا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ اور عقلمند کو جھٹلایا (جھوٹا کہا) اور لوگوں نے کہا یہ عطار بہت دیانتدار ہے۔ کبھی خیانت نہیں کی ہے۔ اگر اس کے ساتھ تو جھگڑا کرے گا۔ تو سزا پائے گا۔ عقلمند مجبور ہوا اور حالات ایک کاغذ پر لکھے۔ اور بادشاہ کو دکھلایا۔ بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ عطار کی دکان کے قریب تین دن بیٹھو اور اس کو کچھ نہ کہو۔ چوتھے دن اس طرف میں جاؤں گا۔ تجھے میں سلام کروں گا۔ سلام کے جواب کے سوا کچھ مجھ کو نہ کہو۔ جب میں وہاں سے جاؤں اپنی رقم عطار سے تو چاہ (مانگ) جو کچھ وہ کہے مجھے خبر کرو بادشاہ کے حکم کے مطابق دانشمند عطار کی دکان پر بیٹھ گیا چوتھے دن بادشاہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ اس طرف گیا۔ جب عقلمند کو دیکھا گھوڑے کو کھڑا کیا۔ اور عقلمند پر



رفت' چوں دانشمند را دید' اسپ را استادہ کرد و بر دانشمند سلام خواند' دانشمند جواب سلام گفت۔ بادشاہ فرمود اے برادر! گاہے نزد من نمی آئی و ہیچ احوال خود با من نمی گوئی۔ دانشمند اندک سر جنبانید و دیگر ہیچ نگفت۔ عطار ایں ہمہ دیدو می ترسید' چوں بادشاہ رفت' عطار دانشمند را گفت کہ ہرگاہ(۲) نقد مرا سپردی کجا بودم؟ و کدام شخص نزد من حاضر بود؟ باز بگو' شاید فراموش کردہ باشم۔ دانشمند ہمہ احوال باز گفت۔ عطار گفت' راست میگوئی' حالا مرا یاد آمد۔ القصہ ہزار روپیہ دانشمند را داد و عذر بسیار نمود۔

## حکایت پنجاہ و چہارم

طبیبے ناداں' خود را از ہمہ افضل می پنداشت۔ بارے در مجلسے زبان بجشودہ خود را می ستود و گفت' ہرچہ تلخ ست گرم ست' حکیمے حاذق در مجمع حاضر بود' گفت' ہر کہ بے تجربہ بر زبان بر آورد خود را در محل زیاں در آورد کہ خاصیت مرز(۱) در ایام سرما خلاف پندار تست۔

## حکایت پنجاہ و پنجم

آوردہ اند کہ ہرگاہ شاہ محمد ہند و پارس را فتح کرد و در تصرف خود در آورد و ارادۂ ملک مغرب کہ از مدت تصمیم کردہ بود قاسد نمود' زنے پیش او حاضر شد و گفت' در ضلع عراق پارس رہزناں(۲) پسرم را کشتند و متاعش بغارت بردند' ملک گفت' از ملک دور ست' چگونہ داد گرفتہ شود؟ زن گفت' شاہ' والی ایں ملک دور و دراز چگونہ شدند؟ ملک خندید و بداد مظلومہ رسید۔

## حکایت پنجاہ و ششم

آوردہ اند کہ در شہر قلاندرس معمارے از بالائے دیوارے بر سر مردے بر افتاد۔ بے

سلام کیا۔ عقلمند نے سلام کا جواب کہا۔ بادشاہ نے فرمایا۔ اے بھائی۔ کبھی تو میرے پاس نہیں آتا اپنے احوال مجھ کو تو نہیں کہتا ہے۔ عقلمند نے تھوڑا سر ہلایا اور دوسرا کچھ نہ کہا۔ عطار نے یہ سب دیکھا اور ڈرا۔ جب بادشاہ گیا۔ عطار نے عقلمند کو کہا کہ جس وقت رقم تو نے میرے سپردگی میں کہاں تھا۔ اور کون آدمی میرے قریب حاضر تھا۔ پھر کہو۔ ہو سکتا ہے میں نے فراموش کردیا ہو (بھول گیا ہوں) عقلمند نے تمام احوال دوبارہ کہے۔ عطار نے کہا تو سچ کہتا ہے اب مجھے یاد آیا۔ قصہ مختصر ہزار روپے عقلمند کو دیے اور بہت عذر کیا۔

## چوونویں حکایت

ایک بے وقوف حکیم اپنے کو سب سے افضل سمجھتا تھا۔ ایک مرتبہ کسی محفل میں زبان کو کھول کر اپنی تعریف کرتا تھا۔ اور کہتا تھا جو کچھ کڑوا ہے گرم ہے۔ (جو چیز کڑوی ہوتی ہے گرم خاصیت رکھتی ہے) ایک ماہر طبیب مجمع میں موجود تھا۔ اس نے کہا جو کوئی بغیر تجربے کے زبان پر لائے (بولے) اپنے کو نقصان کی جگہ میں وہ لائے کیونکہ مر (ایک قسم کی جڑی بوٹی ہے) کی خاصیت سردی کے دنوں میں تیری معلومات کے خلاف ہے۔

## پچپنویں حکایت

لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جس وقت محمد بادشاہ نے ہندوستان اور ایران کو فتح کیا۔ اور اپنے قبضے میں لایا اور ملک مغرب کا ارادہ کیا کہ ایک زمانے سے پختہ ارادہ کیے ہوئے تھا فاسد کردیا (چھوڑ دیا) ایک عورت اس کے سامنے حاضر ہوئی اور کہا پارس کے عراق ضلع میں ڈاکوؤں نے میرے بیٹے کو قتل کردیا اور اس کا سامان لوٹ لے گئے۔ بادشاہ نے کہا دور ملک سے ہے۔ کس طرح انصاف حاصل کیا جائے۔ عورت نے کہا بادشاہ اس دور دراز ملک کے مالک کیسے ہوگئے بادشاہ ہنسا۔ اور مظلوم عورت کے انصاف کو پہنچا۔

## چھپنویں حکایت

لوگوں نے بیان کیا ہے کہ فلاندرس کے شہر میں ایک راج مزدور دیوار کی اونچائی سے کسی مرد کے



چارہ بماندم جاں بداد و معمار بسلامت ماند۔ وارثانش چنگ دردامنش زدند و دعویٰ خوں پیش حاکم بردند۔ فرمود کہ خوں بہا بگیر ند کہ پیش اجل نمیر ند' راضی نشد ند و سگی دیفائدہ کردند' حاکم دانست کہ جہل(۱) را بجز جہل نتواں شکست و آہن را بغیر آہن نرم نتواں کرد۔ گفت' یکے وارثاں برباد بر آید و بر سر ایں مرد در آید تا بمیرد و فتنہ قرار گیرد۔ مدعیاں عاجز گشتند ولب از دعویٰ فروبستند واز سر خون او در گذشتند۔

## حکایت پنجاہ و ہفتم

شاہ حلب را ضرورتے پیش آمد کہ رفتن خودش ناگزیر افتاد' ہمیں کہ از شہر خود بیروں میرفت۔ پیر زنے سد راہش(۲) گشت و گفت' خدارا ساعتے توقف نما' وایں غریق ظلم وستم را از گرداب جور و بیداو بساحل نجات بر آر۔ ملک گفت' چندے صبر کن کہ کم فرصتی مانع اشتغال ست۔ زال گفت' اگر طاقت احمال(۳) ضعیفاں نداری' خود را بادشاہ چرا شماری؟ ملک را لطیفہ اش خوش آمد' بعرش در رسید واز جورش نجات بخشید۔ بیت

ملوکاں کہ راہِ خدا دیدہ اند
خسک از سر راہ برچیدہ اند

## حکایت پنجاہ و ہشتم

ابلہے مالِ فراواں یافت و در خیالِ خام چناں تصور کرد کہ زیادہ از شصت سال نخواہم زیست' پس ہماں بہتر کہ ایں نقد خود صرف کنم کہ بعد از من رائگاں خواہند برد' و من در گور تاسف(۴) خواہم خورد' الحاصل در چند ماہ فرصت آں نقد را برباد داد و عمرش از شصت درگذشت' کوچہ بکوچہ گدائی اختیار کرد وی گفت اے بیخبر داں! مالِ من بسبب

سر پر گر پڑا بے چارے نے اسی وقت جان دے دی۔ اور راج مزدور سلامت رہا (بچ گیا) مرنے والے کے وارثوں نے اس کے دامن میں چنگل مارا (پکڑ لیا) اور خون کا دعوئ حاکم کے پاس لے گئے۔ حاکم نے فرمایا کہ اس کا خون بہا (خون کی قیمت) لے لیں کیونکہ موت سے پہلے لوگ نہیں مرتے ہیں وہ لوگ راضی نہیں ہوئے۔ اور لوگوں نے بے فائدہ کوشش کی۔ حاکم نے معلوم کیا کہ جہالت کو جہالت کے بغیر شکست دینا ممکن نہیں ہے۔ اور لوہے کو لوہے کے بغیر نرم نہ کر سکیں۔ حاکم نے کہا وارثوں میں سے ایک بالا خانے پر آئے۔ اور اس مرد کے سر پر آجائے (گر جائے) تاکہ وہ آدمی مر جائے۔ اور فتنہ دب جائے۔ دعوئ کرنے والے لوگ عاجز ہو گئے۔ اور دعوئ سے ہونٹ کو باندھ دیا (دعوئ اٹھا لیا) اور اس کے خون کے خیال سے در گزرے (چھوڑ دیا)۔

## ستاونویں حکایت

حلب کے بادشاہ کو کوئی ضرورت پیش آئی کہ اس کا اپنا جانا ضروری ہو گیا۔ یہی جبکہ اپنے شہر سے باہر جاتا تھا کہ ایک بوڑھی عورت اس کے راستے کی رکاوٹ بن گئی اور کہا خدا کیلئے ایک گھڑی رک جایئے اور اس ظلم و ستم کی ڈوبی ہوئی کو ظلم و بے انصافی کے بھنور سے نجات کے ساحل پر آپ لایئے۔ بادشاہ نے کہا چند دن صبر کرو کیونکہ وقت کی کمی مشغولیت کیلئے رکاوٹ ہے۔ بوڑھیا نے کہا اگر کمزوروں کے بوجھ کے اٹھانے کی طاقت آپ نہیں رکھتے اپنے آپ کو آپ بادشاہ کیوں شمار کرتے ہیں۔ بادشاہ کو اسکا لطیفہ پسند آیا۔ اور اس کے معاملے کے غور کرنے میں پہنچا۔ اور ظلم سے اسے نجات بخشی۔

شعر: وہ بادشاہ جنہوں نے راہِ خدا دیکھی ہے کہ تنکا راستے سے چن لیا ہے۔ (ہٹا دیا ہے)

## اٹھاونویں حکایت

کسی بے وقوف نے بہت سا مال پایا اور خام خیالی میں ایسا تصور کیا۔ کہ ساٹھ برس سے زیادہ نہیں زندہ نہیں رہوں گا۔ پس وہی بہتر ہے کہ یہ اپنی رقم خرچ کروں کیونکہ میرے بعد لوگ ضائع کر دیں گے اور میں قبر میں افسوس کروں گا۔ حاصل کلام کہ چند فرصت کی پونجی میں اپنی رقم کو برباد کر دیا۔ اور اس کی عمر ساٹھ سے زیادہ گزر گئی گلی گلی بھیک مانگنے لگا۔ اور کہتا تھا اے نیک لوگوں میرا مال غلط خیال کے سبب سے ہاتھ سے نکل گیا خدا کیلئے



خام خیال از کف رفت برائے خدا چیزے بمن دہید و دست من گیرید۔

## حکایت پنجاہ و نہم

ملاحے، یکے را بہ بندوق کشت والیانِ مقتول دست در کمرش زدند و پیش شاہِ چین حاضر کردند، وکیلے یکے از شاہداں(۱) را پرسید تو گواہِ مدعی ہستی یا مدعا علیہ؟ گفت، من معنئ ایں نمیدانم لیکن کسے کہ اورا قتل کردی شناسم و گواہِ او ہستم، وکیل گفت، تو عجب کسی! ہنوز مدعی و مدعا علیہ نمیدانی و گواہیش میدہی، باز پرسید کہ جہاز تو کدام سمت ست؟ گفت، در پس ہنگل(۲)۔ وکیل گفت، پس ہنگل کدام طرف را می گویند؟ ملاح گفت، صاحب عجب کس اند کہ ہنوز از پس ہنگل واقف نیستند و سوال میکنند!

## حکایت شصتم

دہقانے ہر روز پنج ناں میخرید۔ روز شخصے پرسید کہ ہر روز پنج نان خرید میکنی آیا میخوری یا می افگنی؟ گفت یکے می اندازم و بہ یکے اوائے قرض می سازم و یکے می نہم و دو، وام(۳) می دہم۔ سائل ازیں مسائل در عجب ماند و گفت ایں معما بارے معنی چہ باشد؟ دہقاں گفت آنکہ می نہم، خود می خورم و آنکہ می اندازم خوشدامن میدہم و آنکہ از ادائے قرض می کنم بہ پدرم میخورانم کہ در طفلی مارا ہم قرض دادہ بود و آنکہ قرض میدہم بدو پسر عطائے کنم کہ در پیری(۴) بکار خواہد آمد۔

## حکایت شصت و یکم

تاجرے از اسپانیا بنواحی امریکا رسید، شخصے از متعلقانِ ملک جمیع املاکش را بغارت برد۔ تاجر ہر چند آہ و نالہ کشید سودے نہ بخشید، مرد جہانگرد(۱) ناچار شد بمدراں پیشہ پر خار

کچھ مجھے آپ لوگ دیں، اور میرا ہاتھ پکڑیں (مدد کریں)

## انسٹھویں حکایت

کسی ملاح نے کسی ایک کو بندوق سے مار ڈالا۔ مقتول کے وارثوں نے اس کی کمر میں ہاتھ مارا (پکڑلیا) اور بادشاہ چین کے سامنے اس کو حاضر کیا۔ وکیل نے گواہوں میں سے ایک سے پوچھا۔ تو مدعی کا گواہ ہے یا مدعی علیہ (جس پر دعویٰ کیا جائے) کا۔ اس نے کہا۔ میں اس کا معنی نہیں جانتا ہوں۔ لیکن جس آدمی نے قتل کیا اس کو میں پہچانتا ہوں اور اس کا میں گواہ ہوں۔ وکیل نے کہا تو عجیب آدمی ہے۔ تو ابھی مدعی اور مدعی علیہ کو نہیں جانتا ہے اور تو اس کی گواہی دیتا ہے۔ پھر پوچھا تیرا جہاز کس طرف ہے۔ اس (گواہ) نے کہا ہکل کے پیچھے (ہکل جہاز میں وہ جگہ کہ جہاں قطب نماز رکھا جاتا ہے) وکیل نے کہا پس ہکل کس سمت کو کہتے ہیں۔ ملاح نے کہا وکیل صاحب آپ عجیب آدمی ہیں؟ کہ ابھی پس ہکل سے واقف (باخبر) نہیں ہیں۔ اور سوال کرتے ہیں۔

## ساٹھویں حکایت

کوئی دیہاتی (کسان) ہر روز پانچ روٹیاں خرید تا تھا۔ ایک روز کسی آدمی نے پوچھا کہ ہر روز پانچ روٹیاں خریدتے ہو کیا تم کھاتے ہو یا پھینک دیتے ہو۔ اس نے کہا۔ ایک کو میں ڈال دیتا ہوں اور ایک سے قرض ادا کرتا ہوں اور ایک رکھ دیتا ہوں اور دو کو قرض میں دیتا ہوں۔ پوچھنے والا ان مسئلوں میں حیران رہ گیا۔ اور اس نے کہا اس معمے (پہیلی، بجھارت) کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ کسان نے کہا۔ وہ جو کہ میں رکھتا ہوں۔ میں خود کھاتا ہوں۔ اور وہ جو کہ میں ڈال دیتا ہوں ساس کو دیتا ہوں اور وہ جس سے کہ قرض ادا کرتا ہوں اپنے ابا کو میں کھلاتا ہوں کیونکہ بچپن میں ہم کو بھی اس نے قرض دیا تھا۔ اور وہ جو کہ بطور قرض دیتا ہوں لڑکے کو دیتا ہوں جو کہ بڑھاپے میں کام آئے گا۔

## اکسٹھویں حکایت

ایک تاجر ملک اسپین سے اطراف امریکہ میں پہنچا۔ بادشاہ کے کارندوں میں سے ایک شخص نے اسکے سارے سامان کو لوٹ لیا۔ تاجر نے ہر چند (جتنا) رویا پیٹا کوئی فائدہ نہ ہوا سیاح تاجر مجبور ہو گیا (جہانگرد اسم فاعل



اقامت کرد، تاباشد کہ کسے بفریادش رسد و دلوش دہد پس از مدتے سلطانِ آں بیاباں بر سرو قتش گذر کرد۔ مظلوم گستاخانہ و دلیرانہ عنان اسپش بگرفت و فریاد بر آورد کہ داد ایں نامراد بدہٗ عمریست کہ در انتظارِ قدومت(۲) بسر می برم و خبرت می جویم شاہ بر دلیریٔ آں حال تباہ متغیر گردید و پرسید کہ مراچگونہ شناختی و قرعہ بنام من چہ سال انداختی کہ والیٔ ملکم و سلطانِ اقلیمم؟ داد خواہ گفت، شمع لگن انجمن را کثرت ہجوم پروانہ تیرہ نمی گرداند و چہرۂ درخشانِ ماہ شب افروز از ازدحام نجوم و سیارہ خیرہ نمی ماند۔

## حکایت شصت و دوم

مردے را تمنائے سرور(۳) در سر افتاد، بدکان میفروش رفت و قدحے بادہ خواست میفروش ترشروئی و تند خوئی بود، ساغر پر ازبادہ نمودہ قطعے بر خاک ریخت و ماتقی باآں مرد دادہ سخنے درشت گفت، آں مرد نیک نہادی و بردباری را پیش بردو گستاخیٔ اورا تحمل کردو تخشم(۴) فرخوردہ مشفقانہ پرسید اے عزیز! چرا چنیں کردی وبادہ فرو ریختی؟ گفت، ناداں نمیدانی کہ ایں فال نیک اختری ست ومایۂ شخوری؟ حالا از جائے منبع خواہی شدو پیرایۂ مکنت خواہی یافت۔ مرد نجیب(۱) ازیں وارداتِ عجیب، خیلے متعجب گردید، باز ہم حلم ورزید و رنجہ اش نرسانید و درے بدست او داد کہ اند کے نیز بیار، بادہ فروش اندرونِ حجرہ رفت جوانِ حلیم خم بادہ اش سرنگوں ساخت وبادہ را بر زمیں انداخت۔ میفروش چوں باز گردید حال بریں منوال دید، سخت برہم شد و دست در گریبانش کرد، و تاوانِ(۲) نقصان خواست، آں مرد گفت تو گفتہ بودی کہ ریختن ے فالِ نیک ست حالا چرا برہم شدی؟

# پند و نصائح

## پہلی نصیحت

علم تمام دولت سے زیادہ بہتر ہے۔ علم عزت و دولت کا سبب ہے(۱)۔ کچھ جاننا کچھ نا جاننے سے بہتر ہے۔ خاندان اور عہدہ بغیر علم کے نامکمل (ادھورا) ہے عالم جس جگہ جائے اس کی عزت اور احترام لوگ کرتے ہیں۔ بڑے ہونے کا سرمایہ عقل اور ادب ہے ناکہ خاندان اور عہدہ۔ آدمی کو خاندان ہنر سے درست کرنا چاہئے ناکہ باپ کے رشتے سے۔ عمل کے بغیر علم ایسا ہے جیسے بغیر شہد کے موم کچھ لذت نہیں رکھتا۔ جو کچھ نہ جانو اس کے معلوم کرنے سے شرم نہ رکھو۔

## دوسری نصیحت

آدم کی اولاد کا بہترین سرمایہ ادب کرنا ہے۔ تحفوں میں سب سے بہتر تحفہ نصیحت کرنا ہے عیب دکھلانے سے نصیحت کرنا محبت کی نشانیوں سے ایک ہے۔ دوستوں پر نصیحت کرنا لازم ہے۔ اور نیک نصیب لوگوں پر نصیحت سننا ہے۔ جو کہ بزرگوں کی نصیحت نہیں سنتا ہے۔ اپنی تباہی میں کوشش کرتا ہے۔

## تیسری نصیحت

نرم ہونا اور ملائم ہونا اتحاد اور محبت کا سبب ہے۔ تواضع اور انکساری تمام آدمیوں سے کرنا خوشنما دکھتی (نظر آتی) ہے۔ اور دولت والوں سے زیادہ خوشنما ہے۔ شکر ادا کرنا نعمت کی زیادتی کا سبب ہے۔ جس نے صبر اختیار کیا بہت جلد مقصد کو پہنچا۔ جس نے اپنا کام خدا کے حوالے کیا۔ دل کی پسند کے موافق (دل کی خواہش کے مطابق) بنایا جائے گا۔ دشمن کے ساتھ صلح صفائی اچھا ہے۔ تکلیف والا آدمی علاج کو پہنچتا ہے۔



## نصیحت چہارم

تاثیر صحبت لازم ست۔ مصاحبت کتاب از ہمہ بہتر ست۔ از صحبت ناداں بادیہ(۲) خوشتر۔ در صحبت نیکاں بنشیں، از صحبت بداں پرہیز نما۔ از صحبت جاہلاں پرہیز کہ صحبت جاہلاں وبال جان ست۔ صحبت نیکاں را منفعتِ بے غایت ست صحبت بداں مضرتِ بے نہایت۔ صحبت بداں زود اثر کند و ضرر آں در اندک زما بظہور رسد۔ ہر کہ بابداں نشیند نیکی نہ بیند۔

## نصیحت پنجم

راست بازی شعار کن۔ راست باز را دوست بسیارست ع راستی موجب رضا خدا است۔ راستباز را گاہے ضرر نمی رسد۔ ہر قصورے کہ کنی قبول(۳) نماد منکر مشو مردم دیانتدار، نزد ہمہ کس عزیزاند۔ خائن بہمہ حال مردود ست، و خلق خدا ازو خوشنود۔

## نصیحت ششم

دروغگو ہمیشہ ذلیل و خوار ست، ہر کہ بدروغگوئی مشہور شود، اگر راست ہم گوید اعتبا نکنند۔ در خوشحالی ہر کس دوست میشود، و در افلاس امتحان دوستی ست۔ وقت چیزیست بس عزیزالوجود، چوں میرود باز نمی آید۔ درکارہا تعجیل و شتاب نباید کرد۔ ہر کاریکہ کن بمشورۂ عاقلاں کن۔ اگر بے تحقیق عیب، کسے را اعتبار کنی حق پوشیدہ ماند، بے تامل کار نباید کرد و برائے خورد و نوش تعین وقت ضرورست۔

## چوتھی نصیحت

صحبت موثر ہوتی ہے۔ (یہ بات ضروری ہے) کتاب کی سنگت (دوستی) اختیار کرنا تمام صحبتوں سے بہتر ہے۔ نادان کی صحبت سے جنگل زیادہ اچھا ہے نیک (اچھے) لوگوں کی صحبت میں بیٹھو۔(۱) جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کرو(بچو) کیونکہ جاہلوں کی صحبت جان کیلئے عذاب ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت کیلئے بے انتہا منافع ہے۔ بروں کی صحبت کیلئے بے انتہا نقصان ہے۔ بروں کی صحبت جلد اثر کرتی ہے اور اس کا نقصان تھوڑے وقت میں ظاہر ہو جاتا ہے جو کہ بروں کے ساتھ بیٹھتا ہے بہتری (اچھائی) نہیں دیکھتا ہے۔

## پانچویں نصیحت

سچ بولنے کو عادت بناؤ۔ سچے کے بہت سے دوست ہیں۔ ع راستی موجب رضائے خداست۔ سچائی خدا کی خوشنودی (رضامندی) کا سبب ہے۔ سچے کو کبھی نقصان نہیں پہنچتا ہے۔ (سانچ کو آنچ نہیں) جو قصور تم سے ہو جائے اقرار کرلو اور انکاری نہ ہو۔ دیانتدار لوگ سب کے نزدیک پیارے ہیں۔ خیانت کرنے والا ہر حال میں مردود ہے۔ اور مخلوقِ خدا اس سے ناراض۔

## چھٹی نصیحت

جھوٹا ہمیشہ ذلیل و خوار ہے۔ اگر کوئی جھوٹ بولنے میں مشہور ہو جائے اگر سچ بھی بولے تو لوگ اس کا اعتبار نہ کریں (نہیں کرتے ہیں۔ نہیں کریں گے) خوشحالی میں ہر آدمی اس کا دوست ہو جاتا ہے اور غربت میں دوستی کا امتحان ہوتا ہے۔ وقت ایک ایسی چیز ہے جو بہت نایاب ہے۔ (الوقت ثمین) جب نکل جائے پھر نہیں آتا۔

ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

کاموں میں عجلت اور جلدی نہیں کرنا چاہیے۔ جو کام تم کرو متعلق لوگوں کے مشورہ سے کرو۔ کسی عیب کو تحقیق کے بغیر اگر تو اعتبار کرے حق بات نہیں شیدہ رہ جائیگی بغیر عیب بے تحقیق کام نہیں کرنا چاہیے۔ کھانے پینے کا ایک وقت مقرر کرلینا ضروری ہے۔



## نصیحت ہفتم

در احیان(۱) کلام سخن کردن عیب ست، ہر کاریکہ کنی بحضور دل باید کرد۔ سخن بیفائدہ نمودن عیب ست۔ از سخن بیہودہ خاموشی خوشتر۔ فکر بد عقل را تباہ میسازد و سخن بد زبان را خراب مینماید، سوگند خوردن معیوب ست۔ اطاعت مادر و پدر واجب۔ بر قولِ بزرگاں عمل ضرورست، عیب جوئی ہم عیب ست، منفعت خویش و مضرت دیگراں خواستن حماقت ست۔ درپے ایذاء و تکلیف کسے نباید شد۔ آزار(۲) رسانیدن نتیجہ نکونہ دارد۔

## نصیحت ہشتم

دل کسے را رنجہ مساز۔ گناہ خود را از مردم میتواں پوشید، لیکن از خدا پنہاں کردن نمی توانی۔ آدمی گناہ خود رایاد نمی دارد لیکن پیش خدا ہمہ موجود ست۔ کارِ امروز را بر فردا نباید گذاشت۔ مرگ را ہر دم حاضر داں۔ مرگ بانیکنامی بہترست از حیات بدنامی۔ کرم بہر حال پسندیدہ است۔ عدل باعث ترقی دولت ست۔ ظلم بنیادِ سلطنت را میکند۔ محافظت جاں از ہمہ مقدم۔

## نصیحت نہم

ہر سرے کہ داری مخفی بہترست، زیراکہ محرم اسرار در عالم کمتر۔ افشائے(۱) سر خود بازناں نادانی ست۔ ثمرہ نیکی نیکی ست، و ثمرہ بدی بدی۔ ہر کہ بد کند طمع نیکی نباید داشت۔ دشمن دانا از دوست ناداں بہترست۔ از دشمن حذر باید نمود و دشمن را حقیر نہ باید شمرد۔

## ساتویں نصیحت

گفتگو کے دوران بات کرنا عیب ہے۔ جو کام کہ آپ کریں دل کی موجودگی کے ساتھ کریں (دل لگا کر کریں) بے کار بات کرنا عیب ہے۔ بیہودہ بات سے چپ رہنا بہتر ہے۔ بری سوچ عقل کو تباہ کردیتی ہے اور بری بات زبان کو خراب کرتی ہے۔ بات بات پر قسم کھانا عیب کی بات (بری عادت) ہے۔ ماں باپ کی فرمانبرداری واجب (ضروری) ہے۔ بڑوں کی بات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ عیب تلاش کرنا بھی عیب ہے۔ اپنا نفع چاہنا اور دوسری کا نقصان چاہنا حماقت (بے وقوفی) ہے۔ کسی کی تکلیف اور ایذارسانی میں نہیں رہنا چاہئے۔ (مشغول نہیں ہونا چاہیے) ایذارسانی (تکلیف پہنچانا) کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا ہے۔

## آٹھویں نصیحت

کسی کے دل کو رنجیدہ مت بناؤ۔ اپنے گناہ کو لوگوں سے جہاں تک ممکن ہو چھپاسکتے ہو۔ لیکن خدا سے چھپانے کی طاقت تو نہیں رکھتا ہے۔ آدمی اپنے گناہ کو یاد نہیں رکھتا ہے (بھول جاتا ہے) لیکن اللہ جل شانہ کے سامنے تمام خطائیں موجود ہیں۔ آج کے کام کو کل پہ نہیں چھوڑنا چاہئے۔

ع
کارے امروز بفردا مگزار اے آہی
آج ہی چاہئے اندیشہ فردا دل میں

موت کو ہر وقت موجود سمجھو' نیک نامی کے ساتھ موت بہتر ہے۔ بدنامی کے ساتھ زندہ رہنے سے ہر حال میں سخاوت کرنا پسندیدہ ہے۔ انصاف کرنا دولت کی ترقی کا سبب ہے۔ ظلم سلطنت کی بنیاد کو کھود ڈالنا (اکھیڑنا) ہے۔ جان کی حفاظت سب چیزوں سے پہلے ہے (جان ہے تو جہان ہے۔)

## نویں نصیحت

جو راز کہ تو رکھتا ہے اس کا پوشیدہ رہنا ہی بہتر ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں راز کو پوشیدہ رکھنے والے بہت کم ہے۔ عورتوں کے سامنے اپنے راز کو ظاہر کرنا بے وقوفی ہے۔ نیکی (بھلائی) کا نتیجہ (انجام) بھلائی ہے اور برائی کا نتیجہ برائی ہے۔ جو کوئی برائی کرے اس کو نیکی کی امید نہیں رکھنا چاہئے۔ عقل مند دشمن بے وقوف دوست سے بہتر ہے۔ دشمن سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور دشمن کو معمولی (چھوٹا) نہیں شمار کرنا چاہئے۔



## نصیحت دہم

آدمی را باید کہ ہمت بلند دارد و عزم درست۔ علامت غلبہ و نصرت ہمت بلند ست۔ از تحمل مشقت مترس۔ سخاوت بہ از عبادت۔ بخشیدن گناہ بہترین خصلتہاست۔ چوں عہد کنی درو فائے آں جہد نما' تادوست و دشمن را بر تو اعتماد باشد۔ عفو علامت علو ہمتی' (۲) وہمہ را برابر دانستن نشان ریاست ست' درشتی و ترشروئی سبب مخالفت ست۔ خود ستائی نمودن برائے افزونی عزت خود' موجب ذلت می گردد۔

## نصیحت یاز دہم

تکبر آدمی را خوار و بمقدار می سازد۔ ہرچہ بر خود پسندی بر دیگرے پسند۔ ہر کہ دراصل بدست امید نیکی ازو مدار۔ احمق را ستائش خوش آید۔ طفلاں را ستائش بجا نمودن بدراہ کردن ست۔ نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرت زیبا دراوست۔ ہر کرا (۱) خوشامد خوش آمد خود را فراموش کرد۔ طمع بدست' واز زیادہ طلبی اصل سرمایہ ہم از دست میرود۔

## نصیحت دوازدہم

ذوالنون مصری را پرسیدند کہ عبادت چیست؟ گفت درہمہ حال بندۂ او باشی' چنانکہ او درہمہ حال مولائے تست' الحق نوعے کہ در خواجگی او تقصیرے نیست' باید کہ در بندگی واطاعت وے ازما مردم نیز قصورے نباشد۔

## دسویں نصیحت

آدمی کو چاہئے کہ ہمت بلند رکھے اور صحیح ارادہ۔ غالب ہونے اور بلند ہونے کی نشانی۔ بلند ہمتی ہے۔ مشقت اٹھانے سے نہ ڈرو۔ سخاوت عبادت سے بہتر ہے۔ غلطیوں کا معاف کرنا خصلتوں میں سب سے بہتر خصلت ہے۔ جب اقرار و وعدہ کرو اس کے پورا کرنے میں کوشش کرو۔ تاکہ دوست اور دشمن کو تجھ پر اعتماد ہوئے معاف کرنا بلند ہمتی کی نشانی ہے۔ اور سب کو برابر سمجھنا حکمرانی کی نشانی ہے۔ سختی اور ترشروئی (بدمزاجی) مخالف بنانے کا سبب ہے۔ اپنی عزت بڑھانے کیلئے اپنی تعریف کرنا۔ (اپنے منہ میاں مٹھو بننا) رسوائی کا سبب ہوجاتا ہے۔

## گیارہویں نصیحت

غرور آدمی کو بے عزت اور بے وزن کردیتا ہے۔ جو کچھ اپنے لئے تو پسند نہ کرے کسی دوسرے کیلئے پسند نہ کر۔ جو کہ بنیاد میں برا ہے۔ اس سے نیکی کی امید نہ رکھو۔ بے وقوف کیلئے تعریف اچھی لگتی ہے۔ بچوں کی بے موقع تعریف .کرنا بچوں کو گمراہ کرنا ہے۔ جو کہ ظاہر میں اچھا ہے ضروری نہیں کہ اخلاق حسنہ بھی رکھتا ہو۔ جس کو خوشامد اچھی معلوم ہوئی وہ اپنے آپ کو بھول گیا۔ لالچ برا ہے۔ (لالچ بری بلا ہے) اور زیادہ طلب کرنے سے اصل پونجی (سرمایہ) بھی ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ (ضائع ہوجاتی ہے)

## بارھویں نصیحت

حضرت ذوالنون مصری سے لوگوں نے پوچھا عبادت کیا ہے (عبادت کس چیز کو کہتے ہیں) انہوں نے کہا ہر حال میں تو اس کا غلام رہے۔ جیسا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہر حال میں تیرا مولا (آقا) ہے۔ حق بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مالک ہونے میں کسی طرح کی کوئی کمی نہیں ہے۔ چاہئے کہ اسکی غلامی اور بندگی میں ہم لوگوں سے بھی کوئی کمی نہ ہونے پائے۔



## نصیحت سیزدہم

ہرگاہ دوکار کہ نقیض یکدیگر اند، بناگاہ ترا رو دہند و نمی دانی کہ کدام یک ازیں دو بکنی کہ حق و صواب ست، وکدام را ترک نمائی کہ غلط و باطل ست، پس نظر کن کہ دریں کدام یک ازیں دوکار خواہش وہوائے تو نزدیک ترست آنرا مخالفت بکن و بفعل میار، زیرا کہ حق و صواب در خلاف ہوا و ہوس آدمی ست۔

## نصیحت چہاردہم

ہر کہ تلخ گوئی و ترش روئی وزشت خوئی بود، ہمہ کس اورا دشمن گیرند، وہر کہ دروغ نگوید، دوعدہ خلاف بکند، و مردم را نیازارد ہمہ کس اورا دوست دارند۔

## نصیحت پانزدہم

چہار چیز دلیل بزرگی ست۔ علم را عزیز داشتن وبدرا(۱) بہ نکوئی دفع کردن و خشم را فرو خوردن، و جواب باصواب دادن۔

## نصیحت شانزدہم

از داناترین مردم کسے ست کہ ازنا موافقت روزگار دل تنگ نباشد، وبلند ہمت کسے کہ نعمت آخرت رابر نعمت دنیا اختیار کند، و بیخرد کسے کہ تواضع کند آں کس راکہ تواضع اورا مکروہ دارد، و بجے نزدیکی(۲) بجوکہ از تو بیزار باشد۔

## تیرھویں نصیحت

جس وقت ایسے دو کام جو دو ایک دوسرے کے نقیض (ضد' مخالف) ہوں جب اچانک تیرے سامنے آئیں۔ اور تجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں میں سے کون سی تو کرے کہ یہ حق اور بہتر ہے۔ اور کس کو تو چھوڑدے کیونکہ یہ غلط اور باطل ہے۔ دیکھو ان دونوں میں سے کونسی تیری خواہش اور آرزو کے زیادہ قریب ہے۔ تو اس کی مخالفت کر اور کام میں نہ لاؤ (یعنی عمل نہ کرو) کیونکہ حق اور صواب آدمی کی نفسانی خواہش کا مخالف ہے۔

## چودھویں نصیحت

جو کوئی کڑوی بات بولنے والا اور خوش اخلاقی سے بات نہ کرنے والا اور بد اخلاق ہو' سب لوگ اس کو دشمن سمجھتے ہیں اور جو کوئی جھوٹ نہیں بولتا اور وعدہ خلافی نہیں کرتا اور لوگوں کی دل آزاری نہیں کرتا۔ سب لوگ اس کو دوست رکھتے ہیں۔

## پندرھویں نصیحت

چار چیزیں بڑے ہونے کی دلیلیں ہیں۔ نمبر ۱ : علم کو پیارا (محبوب) رکھنا۔
نمبر ۲ : اور برائی کو بھلائی سے دور کرنا۔ نمبر ۳ : اور غصے کو پی جانا (دبانا)
نمبر ۴ : اور بہتری سے جواب دینا۔

## سولھویں نصیحت

عقلمندوں میں سے سب سے زیادہ عقلمند وہ آدمی ہے کہ زمانے کی ناموافقت سے دل تنگ نہ ہو (مایوس نہ ہو) اور بلند حوصلہ (ہمت) وہ آدمی ہے جو کہ آخرت کو دنیا کی نعمت پر پسند کرے۔ بے عقل وہ ہے جو ایسے شخص کی تواضع کرے جو شخص اس کی تواضع کو ناپسند کرتا ہو اور ایسے شخص کی قربت کو نہ چاہو جو تم سے بیزار ہو۔



## نصیحت ہفدہم

یکے از بزرگاں می فرمایند کہ عالم آں کس راتواں گفت کہ علم اورا از ناکردنیہا باز دارد۔

## نصیحت ہیجدہم

سقراط گوید بدنے کہ از اخلاط فاسد پاک نیست ہرچہ اورا غذائی دہی' موجب تزاید(۲) مادۂ مرض گردد' وایں رمزیست ازاں کہ اگر نفس ناطقہ' از اخلاقِ ذمیمہ پاک نباشد تعلیم علوم اورا موجب ازدیاد فسادی شود۔

## نصیحت نوزدہم

حکمائے ہند گفتہ اند کہ دوستی چہار درجہ دارد :

درجۂ اوّل : آنکہ بخانہ دوست بردد و دوست را بخانہ خود بیارد' ہرگاہ آں مرتبہ دست دہد چہارم(۱) دوستی حاصل شود۔

درجہ دوم : آنست کہ بخانۂ دوست چیزے بخورد و دوست را بخانہ خود چیزے خوراند چوں بدیں حد برسد نیم دوستی حاصل شدہ باشد۔

درجہ سوم : آنست کہ دوست را چیزے بدہد و اگر دوست چیزے بدہد بگیرد چوں بدیں پایہ برسد سہ ربع دوستی حصول انجامد۔

درجہ چہارم : آنست کہ از راز دل خود دوست را آگاہ نماید و دوست را نیز باید کہ بر اسرار دلی اورا مطلع گرداند و چوں بایں مرتبہ برسد تمام دوستی حاصل شدہ باشد و مرتبۂ دوستی ازاں بالاتر نیست۔

---

(۱) اظہار' ظاہر کرنا۔ ثمرۂ نیکی' بھلائی کا نتیجہ۔ حذر' بچاؤ۔ شمرد' شمردن سے۔ شمار کرنا۔ عزم' پختہ ارادہ۔
(۲) علو ہمتی' بلند ارادہ۔ ریاست' سرداری۔ زشتی' بھونڈاپن۔ خود ستائی نمودن' اپنی تعریف کرنا۔ بے مقدار' بے قدر۔

## سترہویں نصیحت

بزرگوں میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ عالم اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کو علم ناقابل عمل باتوں سے روکے۔ (بری باتوں سے روکے)

## اٹھارویں نصیحت

سقراط حکیم کہتے ہیں۔ جو بدن فاسد اخلاط سے پاک نہیں ہے جو غذا تم اس کو دیتے ہو وہ مرض کے مادے کے اضافے کا سبب ہوگا۔ اور یہ ایک راز (اشارہ) ہے اگر نفس ناطقہ بری عادتوں سے پاک نہ ہو تو علوم کا حاصل کرنا فساد کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔

## انیسویں نصیحت

ہندوستان کے حکیموں نے کہا ہے کہ دوستی چار درجے رکھتی ہے پہلا درجہ یہ ہے کہ وہ دوست کے گھر میں جائے اور دوست کو اپنے گھر میں لائے (آنے جانے میں کوئی تکلف نہ ہو) یعنی یہ اس کے گھر جائے اور وہ اس کے گھر آئے) جب یہ مرتبہ حاصل ہو جائے دوستی کا چوتھائی حصہ حاصل ہو جاتا ہے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ دوست کے گھر میں کچھ کھائے اور اپنے گھر میں دوست کو کھلائے (کھانے پینے میں کوئی تکلف نہ ہو) جب اس حد کو دوستی پہنچ جائے آدھی دوستی حاصل ہو گئی ہوگی۔ تیسرا درجہ یہ ہے کہ دوست کو وہ کوئی تحفہ دے تو دوست لے لے اور جب دوست اسے کوئی تحفہ دے تو یہ قبول کرے۔ اور جب اس مرتبے کو یہ دوستی پہنچ جائے۔ تین چوتھائی کو دوستی پہنچ جائیگی۔ چوتھا درجہ یہ ہے کہ دوست کو اپنے دلی راز سے آگاہ کرے اور دوست کو بھی چاہئے کہ اپنے دلی راز سے اس کو آگاہ کرے اور جب اس مرتبہ کو پہنچ جائے۔ پوری دوستی حاصل ہو گئی ہوگی۔ اور دوستی کا کوئی مرتبہ اس سے اوپر نہیں ہے۔



## سوال و جواب

سوال: از خداوند تعالیٰ چہ باید خواست؟

جواب: خیریت و عافیت دارین۔(۲)

سوال: زندگانی چگونہ بسر باید کرد؟

جواب: خوشنودی و کم آزاری۔

سوال: عمر بکدام شغل صرف باید کرد؟

جواب: در تحصیل علم۔

سوال: علم چہ نتیجہ دہد؟

جواب: خوانندۂ علم اگر کہ باشد مہ گردد واگر فقیر باشد، توانگر گردد۔

سوال: عزت چہ افزوں شود؟

جواب: بکم گفتن۔

سوال: نیک بخت چہ دلیل شناختہ شود؟

جواب: بسہ دلیل، یکے طلب علم، دوم سخاوت، سوم شگفتہ روئی۔

سوال: نیک تریں کارہا چیست؟

جواب: در مجلس علماء و حکماء نشستن واز صحبت ایشاں متمتع(۱) شدن۔

سوال: مرد را از جان چہ عزیز ست؟

جواب: دیندار را دین وبیدین را درم۔

سوال: یار چگونہ شناختہ شود؟

جواب: در وقت حاجتمندی یار و اغیار را معلوم تواں کرد۔

# سوال اور جواب

سوال: اللہ تعالیٰ سے کیا مانگنا چاہئے؟

جواب: دونوں جہانوں کا آرام اور خیریت (طلب کرنا چاہئے)

سوال: زندگی کیسے بسر کرنی چاہئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی (رضامندی) حاصل کرنے میں اور لوگوں کو کم ستانے میں۔

سوال: کس مشغلے (کام) میں زندگی گذارنی چاہئے؟

جواب: علم حاصل کرنے میں۔

سوال: علم کیا نتیجہ (فائدہ) دیتا ہے؟

جواب: علم حاصل کرنے والا اگر حقیر ہو تو عظیم ہو جاتا ہے۔ اور اگر محتاج ہو تو مالدار ہو جاتا ہے۔

سوال: (انسان کی) عزت کس طرح بڑھتی ہے؟

جواب: کم بولنے سے۔ (خاموش رہنے سے)

سوال: خوش قسمت کس علامت سے پہچانا جاتا ہے؟

جواب: تین نشانیوں سے پہلی طلب علم کا جذبہ ہونا۔ دوسری سخاوت کرنا۔ تیسری ہنس مکھ ہونا۔ (سب کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا)

سوال: کاموں میں سب سے بہتر کام کیا ہے۔

جواب: علماء اور حکماء (داناؤں) کی صحبت میں بیٹھنا اور ایسوں کی صحبت سے فائدہ اٹھانا۔

سوال: مرد کیلئے جان سے زیادہ پیاری چیز کیا ہے؟

جواب: دیندار کیلئے دین اور بے دین کیلئے پیسہ۔

سوال: دوست کیسے پہچانا جاتا ہے؟

جواب: محتاجی کی حالت میں یار اور غیر کو معلوم کیا جاسکتا ہے۔



سوال: آں کدام کس ست کہ اگر صد عیب داشتہ باشد برو عیب نگیرند؟

جواب: مرد غنی۔

سوال: آں چہ چیزہاست کہ بہتر از زندگانی و بدتر از مرگ باشد؟

جواب: بہتر از زندگانی 'نیکنامی ست و بدتر از مرگ 'بدنامی۔

سوال: صحت جسم در چہ چیز ست؟

جواب: باشتہائے صادق (۲) طعام خوردن و ہنوز اند کے اشتہا باقیست کہ دست از طعام باز کشیدن۔

سوال: انساں از کدام عمل محبوب دلہا شود؟

جواب: از راست معاملگی و شگفتہ روئی۔

سوال: کم آزاری چگونہ حاصل شود؟

جواب: خود را از جمیع ذی حیات کمتر و بدتر داند۔

سوال: ایں صفت چگونہ حاصل آید؟

جواب: از برکت صحبت علماء و حکماء۔

سوال: فرزند ناخلف' چگونہ باشد؟

جواب: چنانکہ انگشت ششم' اگر ببرند درد کند و اگر بگذارند عیب بود۔

سوال: صاحب دولت را کدام عمل بہتر ست؟

جواب: ہمتا جاں نان دادن و بتواضع مہماناں پرداختن۔

سوال: نشان دوست صادق چیست؟

جواب: آنکہ در نیکی یاری کند و از بدی ترا مانع آید۔

## تمت بالخیر

س: وہ کون سا آدمی ہے اگر سو عیب رکھتا ہو اس پر عیب نہیں پکڑتے ہیں۔ (شمار نہیں کرتے ہیں)؟

ج: سخی مرد۔

س: وہ کیا چیزیں ہیں جو زندگی سے بہترین اور موت سے زیادہ بری ہیں؟

ج: زندگی سے بہتر نیک نامی ہے اور موت سے زیادہ بری چیز بدنامی ہے۔(بد اچھا بدنام برا)

س: جسم کی تندرستی کس چیز میں ہے؟

ج: بچی بھوک سے کھانا کھانا اور ابھی تھوڑی بھوک باقی ہو کہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا۔

س: کس کام سے انسان تمام دلوں کا پیارا ہو جاتا ہے؟

ج: سچائی کے ساتھ معاملہ کرنے سے اور خندہ پیشانی کے ساتھ معاملہ کرنے سے۔

س: کم آزاری کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟

ج: اپنے آپ کو تمام جاندار سے کمستر (حقیر) اور برا جانے۔

س: کم آزاری کی صفت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟

ج: علماء اور حکماء کی صحبت کی برکت سے (حاصل ہو سکتی ہے)

س: ناخلف لڑکا کیسا ہوتا ہے (اگر لڑکا ناخلف ہو جائے تو والدین کو کیسی تکلیف ہوتی ہے)

ج: جیسا کہ اپنے ہاتھ کی چھٹی انگلی اگر ہو تو اس کو کاٹنے سے تکلیف ہو گی۔ نہ کاٹنے سے (چھوڑ دینے سے) ہاتھ کا ایک عیب بن جائے گا۔

س: دولت مند کیلئے کونسا عمل (کام) بہتر ہے۔

ج: محتاجوں کو روٹی دینا (ان کی حاجت بر آری کرنا) اور مہمانوں کی تواضع میں مشغول رہنا۔

س: سچے دوست کی پہچان کیا ہے؟

ج: وہ جو کہ نیکی کرنے میں تیری مدد کرے اور برائی میں تیرے لئے رکاوٹ بن جائے۔

## تمت بالخیر
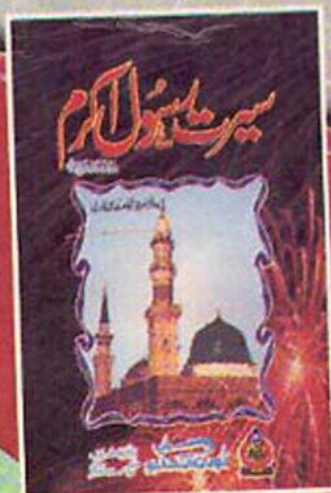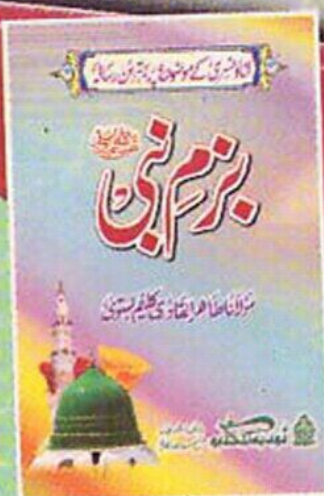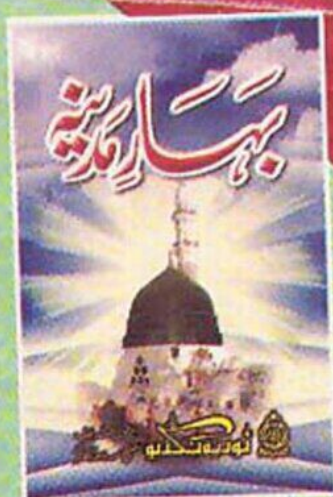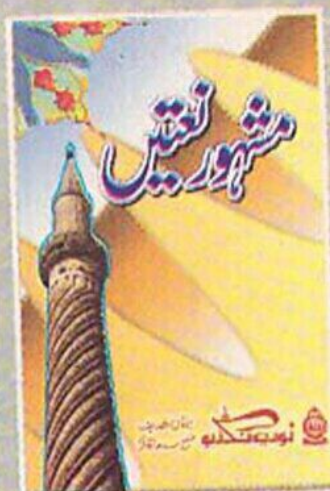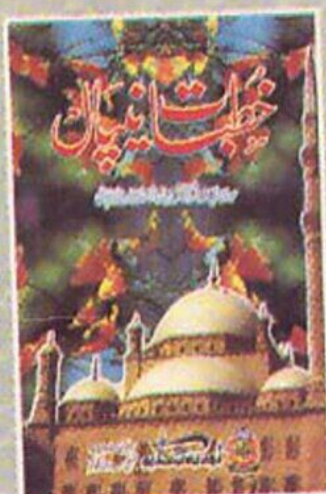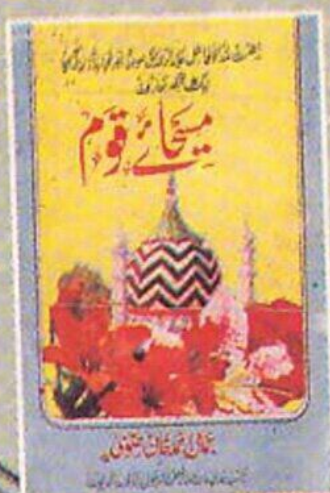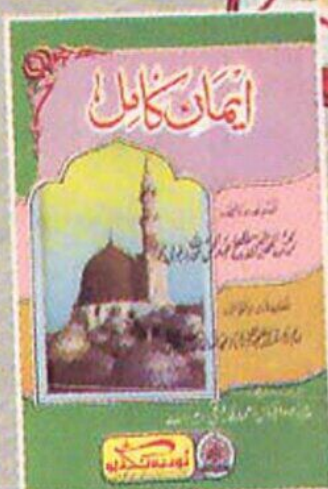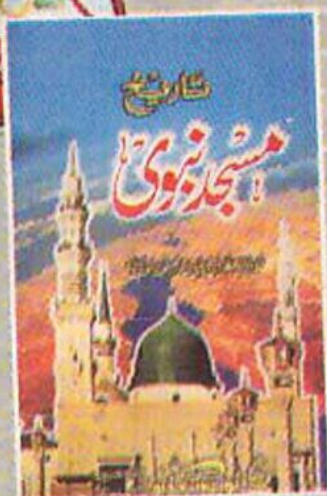
NOORIYA BOOK DEPOT
Baraon Shareef Siddarth Nagar-(U.P.) Ph: 05544-22310